

حَقَائِقُ بَابِلِ الْمُقَدَّسِ

از تصنیف

پال ارلست بی۔ اے

حَقَائِقُ بَابِلِ مُقَدَّسِ

از تصنیف

پال ارنسٹ بی۔ اے

ملنے کا پتہ: رپورٹ فادرستانی سلاسل حافذ آباد ضلع گوجرانوالہ

ریورنڈ فادر جان جوزف صاحب ایس۔ ٹی۔ ڈی کی طرف سے
 "تذاتی بائبل مقدس" نامی کتاب کی تصدیق اور اسکی اشاعت کا

اجازت نامہ

اولیٰ پر اسقفیہ کے مشہور کیتھولک فاضل مشر پال ارلٹ صاحب
 نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جو بائبل کے حقائق سے آگاہی بخشنے والی
 ہے۔ وہ اسے لفظ بائبل کے معنی بیان کرنے سے شروع کرتے ہیں
 اور پھر اسکی تصنیف اس کے قانون یعنی معیار کتب بائبل، صدیوں کے
 دوازدہ ایس کے ترجموں، اسکی اشاعتوں، تعلیم پال اس کے مقام
 اس کے الہام اور اس کی اقسام تفاسیر وغیرہ کی بڑی وضاحت سے بیان
 کرتے ہیں۔ یہ کتاب عالمانہ اور فاضلانہ جہات سے لکھی گئی ہے۔ مشر
 پال ارلٹ صاحب نے اسکی اپنا تجربہ علمی اور تجربہ رکھ دیا ہے۔ یہ سب
 صاحبان، کیٹی کسٹ صاحبان اور مائینٹر مینز یونیورسٹی کے طلباء
 مارکس، کمانٹ کسٹ ورسٹی کمانوں کے طور پر استعمال میں لائی جاسکتی ہے
 اسے اس کی تفسیر و صورت میں پڑھنے کے بعد میں اس کے بارے میں یہ
 فتویٰ دیتا ہوں کہ اس میں کچھ کہہ ایمان اور اخلاق کے بارے میں کوئی
 غلطی نہیں پائی جاتی۔

اجازت ہے
 فادر جان جوزف (ڈی آف شریز)
 کرائسٹ دی کنگڈم سینٹر - کراچی
 مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۷۱ء
 عزتہ آپ ایضاً: بی۔ پی۔ ایس
 او۔ پی۔ ڈی۔ ڈی۔ ایسپ آف لٹریچر

انتساب

میں اپنے اسے کتاب کو

ریورنڈ برادر پیپسٹ کروئس صاحب
 کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

پیش لفظ

”میرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ ہے اور میرا راہ کے لئے روشنی ہے۔“
 مزمور ۱۰۵
 یہ سچ ہے کہ دوسری دیکھیں کونسل بائبل کے بارے میں مطالعہ کی نسبت بائبل کے مطالعہ پر زیادہ زور دیتی ہے۔ بائبل کے بارے میں مطالعہ کی نسبت بائبل کا مطالعہ زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ ہم اس سے کئی صدیاں غافل تھے۔ ہم بائبل کے بارے میں تو جانتے ہیں پڑھتے رہے ہیں لیکن ہم نے بائبل کا مطالعہ نہیں کیا۔ میرا یقین یہ ہے کہ خدا کی لامحدود محبت کو سمجھنے اور اس کی تعلیم روحانی دولت کی تہہ تک پہنچنے کیلئے وہ لوگوں کو مطالعہ ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کلیسا کے سرداروں کی طرف سے بائبل کے پڑھنے سے ہمارے میں کچھ غیر متعاطف ممانعتیں ہوتی رہی ہوں۔ بہر حال کسی کا یہ جھگڑنا نہ تو حق ہے کہ وہ لوگ جو بائبل سے بالکل نادان تھے وہ رومن کیتھولک ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس بات میں سائل ہو لیکن اس میں ضرور سہاؤ بھی ہے کہ اس بیان میں پوائنٹس کی کمی سے کہیں آگے ہیں۔ مجھے آپ کو بڑی خوشی کی خبر دینا ہے کہ میٹر بال آرٹسٹ صاحب ڈائریکٹ آف سینٹ

سولیسٹر لا سال تحفہ فضیلت از روم (سے بائبل کے بارے میں ایک اعلیٰ کتاب تصنیف کی ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ بائبل کے بارے میں یہ ایک چوتھی ایسا جگہ پیش کیا ہے، یہ علم کا خزانہ ہے۔ اس میں آپ کو وہ سب کچھ دستیاب ہوگا جس کی آپ کی جستجو ہے۔

یقیناً میٹر بال صاحب بائبل کے پڑھے ماہر ہیں اور بائبل کے بارے میں ان کی آراء قابل قبول ہیں۔ وہ اپنے تجربے کے ذریعے سادوں میں سے پسندیدہ بائبل لائے ہیں اور باقرط لائے ہیں یہ فصل مختصر اور واضح ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے سب پڑھنے والے بہت نیچے ماحول کریں گے اور اس کے پڑھنے سے انہیں بڑی خوشی حاصل ہوگی۔ اس کتاب میں بائبل کے بارے میں علم وسیع پیمانے پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ صحیح اور مفصل علم کا شاہکار ہے۔ ان کے خیالات بطور کثرت صاف ہیں اور انہوں نے ہر سوال کو حل کرنے کی پوری کوشش کی ہے جو بائبل کے بارے میں طلبہ تھے اور جن کے جواب درکار تھے وہ سب اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔

میٹر بال صاحب سے پڑھنے والے نادان تھے نہیں ہیں وہ اپنے مبلغ ہیں جو ہر کہیں تبلیغ کیلئے جاتے ہیں اور لوگ ان کی تقریروں کو بہت پسند کرتے ہیں اور اس لئے پاکستان کی کیتھولک آبادی ان سے خوب واقف ہے۔ سالہا سال سے وہ تبلیغ انجیل کر رہے ہیں۔ تبلیغ انجیل کو چاہتے ہیں، سبھی رمالوں میں مضامین لکھتے رہے ہیں اور لکھتے رہتے ہیں۔ یہ طرزِ مانتہ انسانی ہیں اور ایک بالی گلاش میں بھی متعدد زبانیں جانتے ہیں جو یہ ہیں۔ عربی، آرامی یا شامی، یونانی، لاطینی، انگریزی، عربی

باب اول

بائبل • بائبل الہامی کتابوں کے مجموعے کی ایک کتاب ہے، جس میں وہ مسطور پایا جاتا ہے جو خدا نے بنی نوع انسان کو بخشا۔ بائبل کی سب کتابوں کا حقیقی اور اولین مقصد خدا ہے کیونکہ اسی نے یہ سب کتابیں ہمیں سے کھلائی تھیں۔ ان میں ایک ہی مقصد اور ایک ہی تجویز پائی جاتی ہے اور وہ مقصد اور تجویز انسانی کی نجات ہے اور ان کتابوں میں اس تجویز کی تشریح اور تکمیل پائی جاتی ہے۔

اس مجموعے کا نام بائبل ہونے کی وجہ • انسانی کتابوں

ہے۔ اس کے معنی کتاب ہیں اور یہ لاطینی لفظ ہے۔

نام ایک لاطینی لفظ ہے۔ چونکہ کتب عام میں سے یہ کتاب ایک خاص

بلکہ اخص کتاب ہے اس کو ایضاً خاص یعنی خاص کتاب کہتے ہیں۔ اس

کا مشہور ترین نام بائبل یا الکتاب ہی ہے۔

پھر یہ کتاب یا دستہ ویز یا فرمان مہربانہ تو اسے یونانی زبان میں

ہیلوس کہتے تھے اور کتاب کو ہیلوس کہتے

تھے اور اس کی جمع اسمیہ Bibles ہے۔ کتاب کو ہیلوس اور

فارسی، اردو، ہندی اور پنجابی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کو لکھنے سے پہلے انہوں نے متعدد زبانوں میں بہت سی کتابیں چھپی تھیں تاکہ اس کے لئے مواد حاصل ہو۔ یہ کتاب ایک یا دو کا رہے۔ یہ پاکستان کے ان چند غیر پادری مسیحوں میں سے ہیں جنہوں نے مسیحی ادب کو پیدا کرنے میں بڑا حصہ لیا ہے۔ انہوں نے اپنی حادی زندگی اور اپنا سارا زور انجیل کی اشاعت کے لئے وقف کر رکھا ہے تاکہ مسیح کی خوشخبری پاکستان کے گوشے گوشے میں پہنچ جائے۔

مسیح کا یہ حکم جاری اور سب قوموں کو سکھاؤ اب بھی قائم ہے، اور سکھانے کے بہت سے طریقے ہیں۔ صرف مادی اور نیک نمونے ہی سے نہیں بلکہ مسیحی ادبیات کے ذریعے سے بھی۔ مسٹر پال صاحب نے پہلے طریقوں کے علاوہ پچھلے طریقے کو منتخب کیا ہے۔ انسانی کیلئے خدا کی لامحدود محبت، اس کا رحم اور اس کی مہربانی بائبل کے مطالعے سے معلوم ہوتی ہے۔ خدا کے کلمات ہم سب کیلئے زندگی، اور محبت کے چشمے ہیں۔

اور اگر اس سے کہ جائے کہ اس سے کچھ اور کچھ حاصل ہو گا۔ اس سے

برادر پبلسٹ کوکس
ڈبلیو اینجیل

پبلش کیجئے۔ جو یہ تھی کہ جس چیز پر یقین جس قسم کے کاغذ پر تحریر کئے تھے وہ کاغذ لٹری نامی درخت کے اندرونی چھلکے سے تیار کیا جاتا تھا۔ لٹری LINDEN کے پھول خوشبودار اور ذریعی فائل ہوتے ہیں۔ ایک اور پورے کے اندرونی چھلکے سے بھی کاغذ تیار کیا جاتا تھا۔ یہ مرکزے کی قسم کا بہت بڑا پتہ ہوتا ہے اسے یونانی میں پاپیروس Papyrus اور انگریزی میں پے پائی رس Papyrus کہتے ہیں۔ یہ ایک آبی پتہ ہے جو کتاب آج یا دلدلوں میں ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر مصر میں ہوتا ہے مصری اور دیگر ملک کے لوگ اس کے اندرونی چھلکے سے کاغذ تیار کرتے تھے۔ اسی وجہ سے انگریزی میں کاغذ کو پپر Paper کہتے ہیں۔ پاپیروس Papyrus مرکزے کی وہ قسم تھی جس سے کاغذ بنایا جاتا تھا۔ جو کہ لٹری اور پاپیروس کے اندرونی چھلکے کو یونانی میں پبلش Papyrus اور پبلش "Papyrus" کہتے تھے اور کھائی کرنے کی چیز یعنی کاغذ پبلش یا پبلش کو بنایا جاتا تھا اس لئے کتاب کو پبلش یا پبلش کہتے تھے۔ جتنا بڑا ہوتا ہوتا تھا۔ جتنا بڑا ہوتا تھا۔ کتاب یا نصاب کی کتاب یا نصاب نامہ کیلئے یعنی کتاب کیلئے لفظ پبلش Papyrus استعمال میں آیا ہے۔ اور تو قاطعاً یہ طومار یا کتاب کے لئے لفظ پبلش Papyrus وہ وقت استعمال کیا گیا ہے۔ مصری لوگ پبلش سے مرعے میں بناتے تھے کتاب کو یونانی میں پبلش اور پبلش کیجئے کی یہی وجہ ہے کہ کتابوں کا کاغذ لٹری اور پاپیروس کے اندرونی چھلکے یا پبلش سے بنایا جاتا تھا۔ کتاب مقدس کا نام پاپیل یا الکتاب یعنی خاص کتاب اس لئے ہے کیونکہ اسے دنیا جہاں کی دانی

تمام کتابوں پر طبیعت اور فطرت حاصل ہے۔ اس جیسی کتاب کو کئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

لفظ پاپیل ہم تک نیچے عقول کی لاطینی کے لفظ پاپیل "PAPILLA" کی راہ سے یونانی زبان سے پہنچا ہے۔ لاطینی کا لفظ پاپیل تو واحد مؤنث ہے لیکن یونانی کا لفظ پاپیل Pappos ہاں نہ واحد ہے اور نہ مؤنث ہے بلکہ غیر جنس جمع ہے یعنی جمع ہے اور غیر جنس ہے اور غیر جنس سے مراد ہے کہ یہ نہ مذکر ہے اور نہ مؤنث۔ پس لاطینی لفظ پاپیل کے معنی تو کتاب ہیں لیکن یونانی لفظ پاپیل کے معنی کتابیں ہیں۔ یونانی لفظ کے جمع اور لاطینی لفظ کے واحد ہونے کا فرق اہم اور معنی بڑا ہے۔ یونانی اصطلاح جو جمع ہے وہ تو کتابوں کی کثرت کے خیال پر زور دیتی ہے لیکن لاطینی اصطلاح جو واحد ہے وہ اس وحدت اور یکانیت کے خیال پر زور دیتی ہے جس وحدت اور یکانیت میں یہ کتابیں متحد ہیں۔ پاک کتابیں جو یونانی مسیحیوں کی کیسیاؤں میں پڑھی جاتی تھیں وہ انہیں پاپیل یا پاپیل کہتے تھے۔ لٹری کتابیں کہہ کر پاپیل کہنے کے ساتھ کہ یونانی صدی مسیح سے پہلے کھوج نہیں پاتا۔ پرتھی صدی مسیح میں مقدس مرد سوئم کی تصانیف میں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔ "پاپیل" کا لفظ تو مقدس کلیسٹ رومی کے خط میں بھی آیا ہے جو اس نے گرنفک کیسیا کو لکھا تھا مگر اس وقت جمود پاپیل کو پاپیل یا کتابیں کہنے کا رواج نہیں تھا۔ نوشتوں کے لئے لفظ کتابیں کا استعمال کلیسٹ رومی کے پہلے خط میں پایا جاتا ہے۔ پراخط تریقہ اس کا ہے لیکن دوسرے خط کو علماء کی اکثریت اب مقدس کلیسٹ رومی کی تصنیف تسلیم نہیں

کرتی۔ علماء کی رائے یہ ہے کہ مرقا خط سیکندرم کے قریب لکھا گیا تھا۔ مقدس ٹھیکٹ رومی نے فرسالی روم کا اصف رہ کر پہلی صدی مسیحی کے آخری سال میں یعنی سیکندرم میں روم میں وفات پائی تھی وہ دوسرے خط کا مصنف نہیں ہو سکتا کیونکہ دوسرا خط سیکندرم کے قریب لکھا گیا تھا لہذا دوسرا خط اس کی تصنیف نہیں بلکہ کسی نامعلوم مسیحی مصنف کی تصنیف ہے۔ مقدس ٹھیکٹ کے خط کے چودھویں باب کے دوسرے فقرے میں یہ مرقوم ہے کہ میں نے خیال نہیں کرتا کہ تم اس سے ناواقف ہو کر نہ کہ کلیسیا مسیح کا جسم ہے کیونکہ اوستہ کہتا ہے کہ خدا نے آدمی کو مرد اور عورت بنایا مرد تو مسیح ہے اور عورت کلیسیا اور کہ کتاب میں اور بول جو یہ کہتے ہیں کہ کلیسیا مردانہ حال میں موجود نہیں بلکہ ابتدا ہی سے ہے مرقا خط کے مراد زبانہ کے ساتھ پہلی کتاب میں کی اصطلاح عام ہو گئی اور یہ نام صیت سے آری لومانی ناموں کے ساتھ معترکہ کلیسیا کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ مرقا خط کے ساتھ مرقا خط لکھا جانے لگا کیونکہ لاطینی میں یہ واحد مؤنث کا صیغہ ہے اور یوں کتابیں کو سب لوگ کتاب کہنے پر متفق ہو گئے اور انگریزی زبان میں اس نام نے لفظ بائبل کی صورت اختیار کر لی۔ اس کے صیغہ واحد میں تبدیلی ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ پہلی لاطینی میں صیغہ واحد ہے پس اس لفظ کے بائیس میں قدرتا غلط فہمی ہوئی اور دوسری وجہ یہ ہوئی کہ بائبل کی حقیقی خصیلت کے نہایت درست مرقا اور کہتے

۹۳

۹۴

۹۵

احساس کے باعث حج نام کو واحد نام میں تبدیل کر دیا کیونکہ اگرچہ بائبل کے محوئے کے انسان مشقت تو بہتیرے ہوئے ہیں لیکن الہی مصنف ایک اور صرف ایک ہی ہے۔

اس کا ایک نام مقدس بائبل بائبل مقدس کتاب ہے، ایک اور

بائبل مقدس کے نام

نام الکتب ہے یعنی خاص کتاب، جیسے کہ اوپر پہلی سوچکا ہے اس کا نام کتابیں بھی تھا اور کتابیں کے ساتھ حرف تخلص آتا تھا اور یوں اس کا نام الکتب یا خاص کتابیں ہوتا تھا۔ جب بائبل مقدس کو کتابیں کہتے کی اصطلاح عام ہو گئی تو اس کے ساتھ مرقا کی نام صفت ایسا کی جاتی تھی مثلاً پاک، مقدس، الہی یا قانونی کی اسم صفت لگائی جاتی تھی یعنی ان کتابوں کو پاک کہتے ہیں، مقدس کہتے ہیں، الہی کہتے ہیں یا قانونی کہتے ہیں کہا جاتا تھا پس لفظ بائبل اپنے ائمہ کی تدوین سے ایک کتاب کا نہیں بلکہ کتابوں کے مجموعے کے کا اظہار کر کے لکھا گیا ہے۔ یہ نام پہلے پہل مقدس جیروم نے استعمال کیا تھا۔ لاطینی آری جیروم اور ایفریہ و دیگر مشہور مقدس کتب خانہ کے تھے اور لفظ بائبل میں یہ اجتماعی تصور ہی پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ بائبل کتابوں کے اجتماع کا نام ہے اور یہ مجموعہ تمام الہامی کتابوں پر مشتمل ہے اس مجموعے میں کوئی کتاب ایسی نہیں جو الہامی نہ ہو۔ چونکہ اس مجموعے میں سب کی سب اور تمام کی تمام الہی اور الہامی کتابیں شامل ہیں، اس لئے اسے الہی کتب خانہ کہتے ہیں مگر انہوں نے اسے کہ لفظ بائبل

آج کل کتاب مقدس کا محض نام ہی خیال کیا جانے لگ گیا ہے اور اس کا ابتدائی مفہوم و مطلب کھو جانے کے خطرے میں ہے۔ اس کا نام نوشنے بھی ہے یعنی دو تصانیف جن میں خدا کا کلام مرقوم ہے۔ اس کا نام ذریعہ اظہار مکاشفہ یا وحی یا الہام بھی ہے کیونکہ بائبل وہ کلام ہے جو خدا نے انسان سے کیا اور اس سے خدا کی باتیں یا پیغام معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح خدا کا کلام اور جو بات خدا کو کہنے ہوتے تھے، خدا وہ کلام اور جو بات قدس الاقدس میں دیتا تھا اسی طرح اسی کتاب سے خدا کے کلام اور اس کے جواہرات کا پتہ چلتا ہے۔ پس یہ کتاب بھی تیسرا کتاب ہے۔ اس کا نام کلام بھی ہے اور اس کا ایک نام عہد نامہ ہے کیونکہ یہ انسان کیلئے خدا کی گواہی ہے۔ اس میں وہ سچائیاں ہیں جن کی گواہی خدا دیتا ہے اور اس میں انسان کی نجات کے لئے خدا کا عہد پایا جاتا ہے۔ اس میں خدا کے مفقود عہد پائے جاتے ہیں لیکن خاص دو عہد ہیں ایک تو وہ جو خدا نے حضرت موسیٰ کے ذریعے ہی اسرائیل سے ساتھ بنا رکھا تھا اور جس عہد میں یہ عہد پایا جاتا ہے اسے پرانا عہد نامہ کہتے ہیں۔ دوسرا عہد خدا باپ نے یسوع مسیح کی وساطت سے کل نیا نوع انسان کے ساتھ بنا رکھا اور جس عہد میں یہ عہد پایا جاتا ہے اسے نیا عہد نامہ کہتے ہیں۔ پس الہامی کتابوں کا وہ سارا مجموعہ جو مسیح کی آمد سے پہلے لکھا گیا، اسے پرانا عہد نامہ کہتے ہیں اور الہامی کتابوں کا وہ مجموعہ جو مسیح کی آمد کے بعد لکھا گیا اسے نیا عہد نامہ کہتے ہیں۔ اور انہی دو عہد ناموں کی وجہ سے بائبل مقدس کا ایک نام عہد نامہ بھی ہے۔ اس کا ایک

اور نام شریعت بھی ہے۔ کیونکہ اس میں خدا کے وہ احکام پائے جاتے ہیں جو اس نے انسانوں کو دیے۔

کتاب مقدس کا معروف نام بائبل میں یہ یاد دلانا ہے کہ اگرچہ مکاشفہ کی روش ایک ہی ہے لیکن مکاشفہ کے ظاہر کرنے کے بہت سے طور و طریقے ہیں یعنی یہ طرح طرح سے اور مختلف صورتوں میں ظاہر کیا جاتا ہے، اور اگرچہ مکاشفہ بالکل مختلف صورتوں میں ظاہر کیا گیا ہے تاہم اس میں لازمی اور ناگزیر وحدت اور یکسانیت پائی جاتی ہے اور گو اس مکاشفہ کی تقریباً توحید بعد ہوئی ہے لیکن اس سے اس کے پیغام میں کوئی برج اور نقصان واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ مجرمی صورت میں یہ پیغام کامل طور پر موجود ہے۔ اس میں ایک ہی مکاشفہ ہے جو خدا کی ہے کیونکہ وہ درجہ بدرجہ ظاہر ہوتا رہا اور بہت سی صدیوں تک آہستہ آہستہ منکشف ہوتا رہا کہ پائے تکمیل کو پہنچا۔

چونکہ بائبل کی کتابیں مختلف وقتوں اور مختلف جگہوں میں مختلف خیالوں کے آدمیوں نے لکھیں۔ یعنی وقت، جگہ اور خیال کے لحاظ سے بالکل مختلف خیالات میں بھی نہیں اس لئے ادبی حیثیت سے ان کتابوں کی انسانی خاصیت پر یا ان کتابوں کے انسانی پہلو پر گہرا اثر پڑا ہے مگر تاہم دقتوں، جگہوں اور خیالوں کے مختلف حالات ایسے متحد ہوئے ہیں کہ انہوں نے بائبل کو خدا کے کلام کے اظہار اور کشف کی کامل گواہی کا آثار بنا دیا ہے۔ یعنی یہ ایسے متحد ہونے ہیں کہ ان کے اتحاد سے بائبل کا کلام الہی ہونا کامل طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ پس ساری بائبل ایک ہی کتاب ہے کیونکہ اس کا حقیقی اور اولین مصنف خدا ہے۔

اس لحاظ سے یہ ایک ہی مصنف کی کتاب ہے اور گو خدا و دیوی کثابت کے مطابق نئے نئے مصنفے ہر شمار ہوں۔ تاہم جو کچھ ایک دفعہ شفت کر دیا جائے تھا وہ اسے تبدیل نہیں کرتا تھا۔ بائبل کی کتابوں میں اتنا دلور و حدت پائی جاتی ہے کیونکہ اس میں ایک ہی مقصد پایا جاتا ہے اور وہ مقصد انسان کی نجات ہے۔ خدا کی سیرت، خصلت اور اس کے اخلاق کے بارے میں کیسا نیت پائی جاتی ہے۔ اخلاقی شریعت کیسا ہے اور اس میں جو چیزیں تعلیم کی تدریج اور تکمیل پائی جاتی ہے۔ پس بائبل میں جیسا کہ بڑی باتوں میں اتنا دلور و حدت پائی جاتی ہے۔ پھر ساری بائبل میں ایک ہی مقصد پایا جاتا ہے اور وہ مقصد انسان کی نجات ہے۔ دوسرے خدا کا اخلاق کیسا اور ایک سا ہے۔ تیسرے اخلاقی شریعت ایک ہی ہے اور جو تھے۔ اس میں ایک ہی جو چیزیں تعلیم کی تدریج اور تکمیل ہے۔

کتابوں کے اجتماع یا مجموعے کو خطا ہر کرنے والا امام اس نکتے میں استعمال کیا جانے لگا جبکہ مجموعے کے مکمل ہونے کو تسلیم کئے ہوئے نہ تھے۔ سید لورینچی بھی اور اسی لحاظ سے یہ اجتماعی نام ہے ناموں سے مختلف ہے کیونکہ پہلے نام کتابوں کا مقدس ہونا اور ان کی قسم کو دلور و حدت ہے لیکن ان کی وحدت یا ان کی تکمیل اور بالآخر ان کے ایک مجموعہ ہو جانے کو ظاہر نہیں کرتے۔ مقدس ہیروم بائبل کی کتابوں کے مجموعے کو مقدس کتب خانہ یا الہی کتب خانہ کہتا ہے اور جو شقیہتی سے یہ نام بائبل کی وحدت دیکھا گئے اور اس کا تذکرہ خطا ہر کرتے۔ کتب خانہ واحد ہے اور اس سے بائبل کی وحدت اور یکا نکتہ ظاہر ہوتی ہے۔

سید

کیس کتب خانے میں طرح طرح کی کتابیں ہوتی ہیں۔ اس سے اس کا تذکرہ یعنی رنگ رنگ اور رنگا رنگ ہونا یعنی مختلف اقسام کا اور طرح طرح کا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

ساری بائبل کا الہی مصنف لورینچی ایک ہی ہے اور اسی وجہ سے آپ اسے کہیں مقدس نوشتوں کو خدا کا کتب خانہ یا الہی کتب خانہ کہتے تھے۔ ساری بائبل کا ایک ہی مصنف ہونے کے بارے میں مقدس جیرم نے کہا ہے کہ "یہ وہ کے قبلے کا شہر تیر ہمارا خداوند ہیروم صبح ہے اس نے کتاب کی ٹہریں لڑیں اور جیسا کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں اس طرح دو کتاب محض زبور کی کتاب ہی نہیں ہے بلکہ ساری نوشتوں یعنی ساری مقدس کتابوں کی کتاب ہے کیونکہ وہ سب ایک ہی روح القدس سے لکھی گئی تھیں اور اس لئے ایک کتاب کہلاتی ہیں۔" پس کو کتاب مقدس کا الہی مصنف ایک ہی ہے مگر انسانی مصنفین چالیس بیس کے لگ بھگ ہیں انہوں نے ان کتابوں کو تھیں تیرا علموں کے بہت سے ممالک میں ہر ایک انسانی نقطہ نظر سے تین زبانوں میں خطا۔ دو تین برا عظم ایشیا، یورپ اور افریقہ ہیں۔ دو تین زبانیں عبرانی، آرمی اور لاتی ہیں۔ ان مصنفوں میں سے بعض بادشہ تھے۔ بعض کسان، بعض کاریگر، بعض جرنل، بعض سپہ سالار، بعض چھوٹے، بعض سائنس دان، بعض عہدہ دار، بعض کو ہیں، ایک معمول لینے والا اور ایک طیب تھا۔ ان میں سے بعض امیر تھے بعض غریب، بعض شہری تھے بعض دیہاتی۔ پس بائبل کے مصنفوں کی جماعت کو انسانوں کے سب تجربات حاصل تھے۔ بائبل کے مصنفوں کے زمانہ تصنیف کی مواصلت ساڑھے تیرہ سو سال ہے۔

یعنی ساڑھے بارہ سو سال مسیح کی پیدائش سے پہلے اور ایک سو سال اُس کی پیدائش کے بعد۔

مسیح زمانے سے پہلے نوشتہ کتابیں، مقدس کتابیں، شریعت کی کتاب، عہد کی کتاب اور شریعت کا طومار کہلاتے تھے۔ ملاحظہ ہو۔

”اُس کے عہد سلطنت کے پہلے برس میں جیسا دانیال نے کتابوں میں اُن سالوں کے حساب پر غور کیا جس کی بابت ارمیا نبی نے خداوند کا حکم دیا تھا کہ یہ تعلیم کی دیرانی بدستور برس پورے گزریں گے“ دانیال ۲۔ ”ہمارے تہی اُن مقدس کتابوں میں ہے جو تیار ہوئے ہیں۔“ ۱۔ مکا ۲: ۱۳۔ ”انہوں نے خدا کی شریعت کی کتاب میں سے صاف صاف پردے کاٹ دیے تھے۔“ ۲۔ مکا ۲: ۱۴۔ ”یہ شریعت

کی کتاب تیرے منہ سے جڑا نہ ہو۔“ ۳۔ مکا ۲: ۱۵۔ ”عہد کی کتاب نے کہ لوگوں کو بدستور سنائی۔“ ۴۔ مکا ۲: ۱۶۔

”اُس نے انہیں عہد کی کتاب کی سب باتیں جو خداوند کے حکم میں پائی گئی تھیں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔“ ۵۔ مکا ۲: ۱۷۔ ”شریعت کے نئے طومار پائے جاتے تھے وہ عہد کی کتاب کے برابر دینے جاتے تھے اور جس بھی کے پاس عہد کا طومار پایا گیا یا جو کوئی شریعت کو عمل میں لانا تھا وہ شاہی فرمان کے مطابق تہی کر دیا جاتا تھا۔“ ۱۔ مکا ۲: ۱۸۔ ”انہوں نے طومار شریعت اُن باتوں کے بارے میں کھولا جن کے بارے میں غیر قیوم اپنے جہاز سے سوال کرتے تھے۔“ ۱۔ مکا ۲: ۱۹۔

عہد عہد یہ ہیں ان کتابوں کو نوشتہ یا پاک نوشتہ کہا گیا ہے اور

”نقل اوقات و احوال خاص کتابوں کے نام سے کہلاتی ہیں جو اُن میں پائی جاتی ہیں مثلاً شریعت انبیاء اور مزامیر اور بعض مقاموں میں تہیت اور انبیاء کہا گیا ہے اور بعض اوقات صرف تہیت کہا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔“ ۱۔ مکا ۲: ۱۹۔ ”اُس سے کہا کہ تم خود شریعتوں اور خدا کی قدرت کو نہیں جانتے۔ تم گمراہ ہو۔“ ۲۔ مکا ۲: ۲۰۔ ”کیا تم نے فرشتوں میں نہیں دیکھا“ ۳۔ مکا ۲: ۲۱۔ ”جس کا وعدہ اُس نے پہلے اپنے انبیاء کی معرفت کیا تھا۔“ ۴۔ مکا ۲: ۲۲۔ ”فرشتوں میں اپنے بیٹے کے حق میں کیا تھا۔“ ۵۔ مکا ۲: ۲۳۔ ”فرشتوں میں سے اُن پاک فرشتوں سے واقف ہو۔“ ۶۔ مکا ۲: ۲۴۔ ”وہ رہے جس سے تم آئیں گے اور ہمارے لئے فرشتوں کو تکشف کرتا تھا۔“ ۷۔ مکا ۲: ۲۵۔ ”انہوں نے...“ ۸۔ مکا ۲: ۲۶۔ ”خداوند اور فرشتوں نے...“ ۹۔ مکا ۲: ۲۷۔ ”خداوند نے...“ ۱۰۔ مکا ۲: ۲۸۔ ”خداوند نے...“ ۱۱۔ مکا ۲: ۲۹۔

پورا عہد نامہ خداوند نے۔ ”خداوند نے عہد نامے کے تحت نوشتہ تھے اور تہیت انبیاء اور نوشتہ کہلاتے تھے۔ نوشتوں کی خاص کتاب یعنی وہ نامہ جس سے کہ شریعت میں جو کتاب تہیت میں سب سے پہلے لکھی ہوئی تھی وہ مزامیر یا زبور کی کتاب تھی لہذا خداوند انہوں سے کہتا تھا کہ تم ان کو پڑھ کر سنو اور ان کی باتیں اور ان کے نام یعنی تہیت اور انبیاء اور ان سے کہتے تھے یعنی نوشتوں کی پہلی اور خاص کتاب کے نام کا ذکر کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔“ ۱۔ مکا ۲: ۳۰۔ ”خداوند نے کہ وہ سب کچھ پورا ہو جو موسیٰ

کی توحید اور ہوا اور مزمیر میں میرے حق میں لکھا ہے "تو توحید ہے"۔
 اور نہ لکھو کہ میں توحید اور نبی کو مسوخت کرنے آیا ہوں مسوخت کیلئے
 نہیں بلکہ نہیں پورا کرنے آیا ہوں، مکی چلے۔ "توحید اور انبیاء
 یہی ہے، مکی چلے۔ "وہ خدا کی ادوس ہی کی گواہی دے دے کہ
 اگر مومن کی توحید اور نبی سے سبوح کی امت دلائل دے کہ سبوح
 سے تم ملک ان سے بیان کرتا رہا، عمل چلے۔ "ہجوم نے اسے
 جواب دیا کہ ہم نے توحید میں سے سنا ہوا ہے کہ مسیح جیسے ملک ہے
 کا "یوحنا چلے۔"

مرد جسے بالا آیات میں دولت نبیہ اور مزمیر سے سارے عہد عتیق
 مزمیر سے نوشتے جو عہد عتیق کا تسلسلہ تھا اس کی پہلی کتاب زبور
 تھی، اس کے میں نوشتوں کو مزمیر کا نام دیا ہے۔ مسیحی بیٹوں
 اس اس جتنے میں زیادہ تر پور بھی ہیں۔ مکی چلے۔ "توحید اور انبیاء
 چلے۔ میں توحید اور نبی سے سارا عہد عتیق مزمیر سے اور پورا
 ہے۔ "یوحنا چلے۔ "توحید اور نبی سے سارا عہد عتیق مزمیر سے
 ہے کہ میں لکھ ہے کہ "کیا تبار کی مشریت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں
 سے کہا کہ تم خدا ہو، مگر یہ حوالہ زبور چلے۔ میں پایا جاتا ہے۔
 اس سے لے کر ہے کہ پہلے میں ہجوم نے اور پھر میں مسیح نے
 سارے عہد عتیق کو توحید یا مشریت کہا لیکن فی الحقیقت عہد
 عہد عتیق میں جسوں میں مستقیم تھا پہلے جیسے کہ توحید کہتے تھے،
 دوسرے جیسے کہ انبیاء اور جیسے کہ نوشتے، توحید میں چلے
 کتابیں ہیں۔ نبیہ میں انکیں اور نوشتوں میں نیز اور کتب چلے

اور انکیں در تیرہ کل منت میں کتابیں نوٹیں۔ عہد عتیق میں کتابیں
 کتابیں ہی ہیں۔ مکی طرح عہد عہد میں عہد عتیق میں کتابیں
 میں لیکن سارے عہد عہد کو بھی لکھتے ہیں کیونکہ اس میں انکیں کا
 مذہب پایا جاتا ہے۔ انکیں مقدس کیلئے ہندانی کلیسیا کی تھا سب
 میں ہونام مجوز اور کثرت سے استعمال میں آتا تھا وہ نوشتے تھا اور اس
 کے ساتھ کوئی رسم صفت میں لاوا جاتی تھی مثلاً مقدس نوشتے، میں نوشتے
 دناونی نوشتے دھو۔

یہودی کی تعریف میں یہودی انکیں میں عہد عتیق کا جو
 نام کثرت سے استعمال میں آتا ہے وہ اس کے مقدس کو لکھ کر ہے
 یعنی جو کچھ اس میں مذکور ہے اس نام سے اس کا پتہ چل جاتا ہے وہ
 وہ نام سے توحید، انبیاء اور نوشتے۔ وہ عہد عتیق کو چھوٹے
 کرتے تھے کیونکہ میں مرقی سے عہد عتیق کی کتابوں کا وہ شمار کرتے تھے اس
 طرح ان کی تعداد جو میں مکی مکی وہ توحید کی پاکی کا اس کو یک
 کتاب عہد عتیق میں لکھا ہے کہ "توحید اور انبیاء"۔

کی تیرہ کیوں کتابیں شمار کرتے تھے۔ میں ایک اور اس اور تیرہ جو میں
 کتابیں نوٹیں۔ مگر کوئی دلی یہ کہتا تھا کہ جو میں میں یہ لکھا ہے تو اس کا
 مطلب یہ ہوتا تھا کہ عہد عتیق میں یہ لکھا ہے یہودی ہی انکیں کو لکھ رہا
 بھی کہتے تھے کیونکہ وہ اس کا ورد کیا کرتے تھے۔

یہودی تو پہلے مقدس نوشتوں کو توحید، انبیاء اور نوشتے لکھتے
 تھے لیکن جب کلیسیا نے بھی عبرانی نوشتوں میں یہودی نوشتوں کے ساتھ
 مستند کیوں کتاب کا ایک مجموعہ رکھ دیا تو انکیں انکیں کے درمیان چلے

عبدالغنی اور عبدجبار کے بارے میں لکھ گئے۔ یکساں ذکر اور ان کی اتفریق
کے علاوہ قانون کی ضرورت کتاب کے واسطے میں کام اتفاق ہے۔ یونانی عبد
جبار میں چند ایسی کتابیں پائی جاتی ہیں جو عربی عبدغنی میں نہیں ہیں۔
وہ ہیں: ۱۔ طبعی ترجمہ جابر بن عبدجبار اور احمد بن حنبل کی کتب میں آیا ہے
۲۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔
۳۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔
۴۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔
۵۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔
۶۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔
۷۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔
۸۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔
۹۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔
۱۰۔ کتب میں لکھی کہ بہت پرانے کتب میں لکھی گئی ہیں۔

جس طرح کہ عہدہ علیین کے یہودی نام سے ظاہر ہوتا ہے اس کے تین حصوں میں غالباً ان سے ان حصوں کا جتنے بعد لکھے ان

[illegible]

سچے چھ کتابوں کے مجموعے میں خود ریت کی پانچ گنا ایک سو تیسویں
 کی کتاب شامل کرنے سے چھ کتابوں کا مجموعہ بنتا ہے۔ پہلی پانچ کتابوں
 میں قدم کے پانچ حصے ہیں۔ ایک ملک میں کاغذ کا پابجا تاج مقرر
 کاغذ سے کاغذ ہونا تو ریت میں مذکور نہیں۔ اس واسطے کے پانچ
 ہونے کی تفصیل پیش کرتا ہوں پانچ کتابوں میں پانچ کتابوں میں
 کہتے ہیں کہ پہلی پانچ کتابوں کی سلاشیں پہلی چھ کتابوں کی ایک گروہ بننا چاہیے

چھ کتابوں کے اس مجموعے کو قوم در ملک بھی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ مجموعہ کتابت
جس میں قوم کے بننے اور ملک کے بننے کا بیان پایا جاتا ہے۔ وہ علامہ
کہتے ہیں کہ جن کتابوں سے قوریات تالیف کی گئی ہے۔ لیکن شروع کی کتاب
مصحف انیس کتابوں سے تالیف کی ہوئی ہے یہی جو کتابیں قوریات میں آئے
گئی ہوئی ہیں وہی مشورع میں بھی محفوظ ہیں اور جب تک مشورع کا کتاب
قوریات کے ساتھ یکساں نہ کی جائے در یک نہ سمجھی جائے تب تک پہلی
چار کتابوں کا بیان پور در شکل نہیں ہوتا بلکہ مکمل نہ ہوتا ہے لہذا شروع
کی کتاب لازم پہلی پانچ کتابوں کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے در پہلی
مجموعہ بنائے پانچ کتابوں کے چھ کتابوں کا ہونا چاہیئے۔ وہ علامہ ایہ سب
مشاور در خط کو بھی ایک مجموعہ قرار دیتے ہیں اور اس مجموعہ کا اہمیت
محکم کہتے ہیں۔

[illegible][illegible]

میں نے یہ بھی سوچا کہ اگر وہ میری طرف سے کوئی کام کرے گا تو اسے اس کے لئے
 جو کہ میری یہ عہدہ نہ دے گا۔ میری یہ فہم کرے گا۔ میری یہ فہم کرے گا۔
 میری یہ فہم کرے گا۔ میری یہ فہم کرے گا۔ میری یہ فہم کرے گا۔
 میری یہ فہم کرے گا۔ میری یہ فہم کرے گا۔ میری یہ فہم کرے گا۔
 میری یہ فہم کرے گا۔ میری یہ فہم کرے گا۔ میری یہ فہم کرے گا۔

کچھ سوچا۔ اس کے فیصلے کے مطابق وہ ایک اور شخص کے ساتھ مل کر
 بنیادی کام کرے گا۔ وہ ایک شخص کے ساتھ مل کر بنیادی کام کرے گا۔
 اس کے بعد وہ ایک شخص کے ساتھ مل کر بنیادی کام کرے گا۔
 اس کے بعد وہ ایک شخص کے ساتھ مل کر بنیادی کام کرے گا۔
 اس کے بعد وہ ایک شخص کے ساتھ مل کر بنیادی کام کرے گا۔

10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841. 842. 843. 844. 845. 8

[illegible][illegible][illegible]

حصہ کتابوں کے قدیم مخطوطات یا قلمی نسخے

مکتبہ جہیں کتاب دل میں کی کتاب ہے کہو کہ وہ بھی مکتبہ کی کتاب ہے اور خطوط کے مقابل کی کتب کسب ایام ہیں کہو کہ وہ بھی مکتبہ کی کتاب ہے اور ناچیز ہر اور اہمال کے مقابل کی کتب ہیں کہو کہ وہ بھی مکتبہ کی کتاب ہے اور قرینہ کے بعض جتنے ہیں ۔

[illegible][illegible]

موت سے۔ اے "اے" کے کہہ رہے ہیں سے صراحتاً نہیں ہے
 سود و مایاں جہل سے تھے کوست میں۔ ان کی سحر کے "اے" سے
 خبردار نہ کہ ایک مسخِ برطانوی چائے ٹھہری ہو جو نوویں صدی عیسوی
 ہے۔ یہ ایک کامیاب سولس گزریں ہے۔ ایک چھری مسخ کی ج میں ہے
 ان کے علاوہ ہیبت سے نئے۔ اس میں محفوظ ہیں۔

موت میں پہلے مہلکوں کے اکتھار سے گھر کی تعمیر وہ مکتوب
میں وقت سنبھالنے کے واسطے وہ مکتوب وہ مکتوب
میں اس کی بھی اہمیت موجود ہیں۔ ہر چہ عالم کی اہمیت کو ہم
میں مکتوب بھی ایسی نہیں ہے جس کی اہمیت کتاب کو تو یہ مکتوب
کی اہمیت بھی موجود ہیں۔ اصل کتاب سے وہ مکتوب کی اہمیت
پہلے اکتھار سے کسی مکتوب یا جس نے خود کسی سے اپنی زیر نگین لکھو
تھی۔ لہذا اسکا وہ مکتوب مکتوب کی اہمیت کتاب اور یا مکتوب
میں سے کسی کتاب کا بھی اصل یا پہلی کتاب کو موجود نہیں ہے۔

[illegible]

لگائے گئے۔ اور اُن شخص کو صحت کے ساتھ قائم رکھنے کیلئے، عربیہ لگائے گئے۔ یہ کام اُن ہیرووی علم دانے کیا جو طریاس میں اور وہ پٹے فرات کے کنارے سوار میں رہتے تھے۔ انہوں نے یہ کام بھی سے بادھویں صدی تک کیا۔ انہوں نے اعراب اور علمائے وقت اور اور کے نشانات ایجاد کر کے متن میں لگائے تاکہ عربی کا پڑھنے کا آسان نسخہ ہو۔ وہ ان کو در مختلف قسم کے نوٹوں یعنی حاشیوں میں لکھ دیا اور ان کو مشورہ دیتے تھے۔ مسودہ کے معنی روایت ہیں لیکن۔ مسودہ ایسی ہی ایک متن میں لکھلاتا ہے۔ اس متن کی صحت پر مشورہ ہے کہ اس میں بہت بڑی سچ ہے۔ یہ سب سب علمائے زمانہ سے جو کہ سحر کے شرا سکنہ ہیں میں کیا گیا تھا اور سچ سے فریاد و حاشیہ سالانہ سوسالی پہلے کیا گیا تھا۔ یہ تو پھر پھر مسودہ انہوں سے ملے جس سے مسودہ ایسی متن کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

عراق میں تین تہے بے اعراب ہوئے کی مثال قدیم عربی رسم خط کا ملا کر
 دریا نقاد ہوا ہے اور جس طرح جزائی عرب زمین میں اعراب و غیر اعراب
 کے ساتھ رہتے کی طرح وہاں عرب و غیر عرب رہتے رہے۔ یاد رہی برکت اللہ صاحب اپنے اہل محبت کے
 مقدس کلمہ صفحہ پانچ پر فرماتے ہیں کہ "عربی زبان چند اور زبانوں کے
 برعکس علیٰ غایت درجہ میں فصاحت کی کامیابی کے ساتھ عربوں کے
 ہاں ہی پر مشتمل رہی۔ عربی زبان اور عربی اہل بیت میں اعراب
 نہیں ہوتے۔ یہی حال مصری زبان کا ہے جس میں اہل بیت اسلام کی مقدس
 کتاب لکھی گئی تھی۔ عربوں کی زبان میں یہ لکھے گئے، عربوں کے

•

•

•

صدی کے پہلے بھی اس سالوں میں کسی وقت لکھا گیا تھا۔ جو کچھ بہت مشہور
ہیں یہ لکھنا کہ جس سے کہ جو ان میں قدیم ترین ہیں اور سب سے
پڑھکر صحیح ہے۔ اسے جس میں عالم ڈاکٹر شندراف سے سنگت میں مقدر
کیتھن کی مذکورہ ضابطہ سے حاصل کیا۔ اس سے پہلے ہی اس کی
مذکورہ پر مینٹ ڈیٹر ہرگ کے کتب خانہ میں بکھرا ہوا ہے جس کا نام
لیوں گرڈ ہے۔ لکھنا میں اس کے کوئی تحریری سند سے سنگت کی
حکومت سے ایک لکھ لائبریری پر اور اب یہ مشورہ کی کتاب گھر
میں ہے۔

۱۔ شیروین۔ اس کے بیٹے اس نے کہتے ہیں کہ یہ پوپ جب
وینس کی لائبریری میں ہے۔ یہ سنگت کے سنگت کے ذریعہ تحریر
ہیں لکھا گیا تھا اس کا متن نہایت اعلیٰ پایہ کا ہے۔

۲۔ لکھنا اسکندریہ۔ اس کو اسکندریہ میں ملے کہتے ہیں کہ یہ
نقطہ ماسکو سنگت کے پڑھنے کے مطابق سرور کے کتب خانہ سے
سرحد کے سے سنگت میں حراقہ نامہ سنگت کی مذکورہ
سنگت۔ اس کے نام پر بھی ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ پہلے جس
نکاح تھا۔ اس کی صحت نہایت بہتر ہے۔ اس کے سنگت بھی سنگت
کے لیے لکھا گیا ہے۔

۳۔ لکھنا افریقی۔ یہ پانچوں صدی کا ہے اور اب پیرس کی قومی
لائبریری میں ہے۔ سنگت کے نسخوں میں حصص درج ہیں کہ پائے
جائے ہیں مگر عہد جدید میں اس کا سارا پیا چاہا ہے۔

۴۔ لکھنا یونانی۔ یہ تیسری صدی کی ہے۔ یہ شریعتی کے ایک

و جب خانے میں تھا جہاں سے تیسری صدی میں حاصل کر کے کیمبرج
کی لائبریری کو دیا گیا تھا۔ اس میں آجیل اور اعمال یونانی اور لاطینی میں
پائے جاتے ہیں۔

۵۔ لکھنا کارولونٹائنس۔ چھٹی صدی کی ہے اور اب پیرس کی
قومی لائبریری میں ہے۔ اس میں مقدس پوٹوس رسوں کے خطوط پڑھنا اور
لاطینی میں پائے جاتے ہیں۔

۶۔ اور بھی مشہور نسخے میں لیون ان کی تحصیل ہیں کرنا باغیہ طوالت
ہے۔ مختلف نسخوں کی کتابوں میں نسخوں اور یکشنز کی تعداد مختلف
ہوتی ہے کیونکہ اور اور قدیم نسخے دستیاب ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے
نے ان میں سے قدیم نسخوں کا سارا خزانہ اکٹرا دیا ہے تاکہ وہ جو پہلے
کریولی ہوئی اور غرق کہتے ہیں ان کے طور پر محفوظ ثابت ہوں۔



مردی کرت تھی اور یہودی لوگ بھی یونانی دیبا میں جا رہے تھے۔ ہر سنے
تھے جس طرح سبکل عام یوں جانے والے زبان انگریزی ہے اسی طرح
میں نے میں عام یوں جانے والے زبان یونانی تھی۔ اسی زبان کے ہیں
یہودیوں اور غیر یہودیوں میں مذہبی کی جاسکتی تھی چنانچہ یہودی غیر
ممالک میں آباد تھے اسی کیلئے ترجمہ صحیح ہی کے درجے سے سمجھ ثابت
کی جانتی تھی اور یہودیوں اور غیر قوم کے لوگوں کے سامنے غیر عینی
سے کلام ہی پیش کرتے ہوئے تھے تو وہ ترجمہ سمجھنے میں سے میں کیا جانتا
میں نے اسے ہی یہودی بہت سے ممالک میں آباد ہو چکے تھے تھے بہت
میں چنگوں میں تو تجارت کی غرض سے چلے گئے سڑتے تھے۔ زبانانہ سے
میں بہت سے یہودی تجارت کی غرض سے غیر ممالک میں نقل مکان کر گئے
تھے۔ سڑی صدی قبل مسیح میں یہودیوں کی بڑی بڑی آبادیاں تھیں۔ تو ہم
پہنچے کہ چیک۔ جسو پوتا میر۔ باہن۔ مارسل یونان اور اسی میں تھے
جو چکی ہوئی تھیں۔ غیر ممالک میں آباد ہوئے۔ یہودیوں نے یہودی
لاکھوں بلکہ کروڑوں تھی۔ ان کی زبان یونانی تھی۔ اس کی کیا حالت
کی تھی کہ وہ آباد۔ بڑے بڑے شہر۔ اس کی کیا حالت تھی۔
اسکندریہ اور روم میں خاصگی کے باہر یہودیوں کا جو سب سے بڑا
مرکز تھا وہ اسکندریہ میں تھا۔ یہاں یہودی بہت بڑی تعداد میں سے
تھے اور وہ بہت دولت مند تھے اور علاوہ اس کے یہ مقام
یہودیوں کا بہت بڑا بھی مرکز بھی تھا۔

مسیحی مہینیں یہودیوں کے لئے صحیح ہے۔ یہ شروع کا مسیح ہوا
تاکہ یہ کہتے تھے۔ یہودی مہینوں کو یہ سمجھتا تھا کہ یہودی

مہینوں کے مہینوں کی جہاز کا عطر ترجمہ نہیں کرتے نہ وہ کیا ہیں میں
مسیح کی پیشین گوئیوں کی جاتی ہیں مثلاً زور میں ہے نہ یہ میرے
ہاتھ اور میرے پاؤں چھبے ہیں۔ وہ میں کا ترجمہ یہ پیش کیے تھے
کہ "میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھبے ہیں" یہی دیکھ میں ہے
شیر کے پتے جوتے ہیں۔ اور مسیح کا کھاروی سے پہرہ پہنی مہینا
میں ایک سے ثابت کرے تھے۔ دوسری صدی کے بھی مہینے ہوئے
مناظرین سے کہتے تھے کہ انہم ترجمہ کچھ کا کچھ کہتے ہونا کہ وہ شروع
کے حق میں پیشین گوئی ثابت نہ ہو سکے۔ ہم سوقت کا یہودی ترجمہ
میں کرتے ہیں جب مذہب دوسری صدی مسیحی دے یہودی تھے اور نہ
اس وقت ہو سکتی تھی۔ وہ ترجمہ آواز میں صحت سے پہلے کا ہے
وہ پہلو سننا ترجمہ سے شروع کا مسیح ساتویں کریتے تھے۔ وہ ترجمہ
میں مہینے و مہینے مہینے کر لیتے تھے کہ مسیح ہونے کے شکر یہودیوں کو
دھوکہ دے اور ترجمہ نہایت کرے تھے۔ جب یہودیوں نے دیکھ کر
ترجمہ کرنے سے سمجھ جگست کا باعث ہے تو دوسری صدی مسیح
میں نے اس ترجمہ کو رد کر دیا۔ یہ ترجمہ چند صدیوں سے مٹوا رہے ہیں
میں نے اس ترجمہ کو قبول کرنا اور اسے اس میں لانا یہودیوں
کے لئے رد کرنے کا باعث ہوا وہ اس ترجمہ کے بعد مخالف در دشمن
ہو گئے کہ بعض اس کے لئے ہیں کہتے تھے کہ جب میں نے اسٹاک
یونین دن تک نہیں پر مہینہ چھپا رہا اور دیگر کہتے تھے کہ وہ دن
کے لئے ایسا ہی مہینہ تھا جب وہ دن تھا جس میں مہینوں نے مہینے

ہیٹو جنتِ علیہ علیہ کی کہ ہیں ہیں۔ عہدِ عہد میں ہیٹو، جنتِ علیہ علیہ
ہی کے اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ صرف دو چار جگہیں ہی ایسی ہیں
جہاں میں اس کا اقتباس نہیں بلکہ اور طرح کا اقتباس ہے۔ عہدِ عہد
میں ہیٹو جنتِ علیہ کے قرباتیں مسو، اقتباسات پائے جاتے ہیں۔

ہرگز اس طرح کے ہوسے پر دنیا پر تین دن اندھا چھا رہا تھا
محض نرمی گپ ہے حق یہ ہے کہ سر تر جھرتے دنیا کو نورانی نور
روشنی، درخشش اندر پڑا رہا دیا۔ اندر گزیریں کا استعمال اور ایسے
مانٹ سنبری بچھڑے کی وجہ کے مترادف اور برابر ہے، بالکل بھڑٹ
اور مل ہے۔ اس طرح کے ذریعے سے خدا کا جلال ہی ہر جگہ
ہے اور خدا کی عبادت بری رہی ہے اور بے شمار مومنوں نے
نجات پائی ہے۔

تذکرہ عظیم جمع ہے تشریح کی۔ یہ آڑھی زبان کا لفظ ہے، خود اس کے معنی ترجمہ ہیں اور آڑھی کے گک کو عربی کے ج میں تبدیل کرنے سے معلوم ترجمہ اور باقیہ ج کا عربی نام ترجمہ ہے اور ترجمہ عظیم کہتے عرب لفظ تراجم ہے۔

جب پیوری بائی جیسلہ دلی میں حرکت کر رہی تھی تب کہ تو اپنی جہت میں
 زمین کی بوجھ سے بائیں طرف گرنے لگی تھی یعنی آگ میں گرے ہوئے ٹھک گئے۔
 آگ کی کھٹی شعلیں یا بولیں ہیں۔ جب وہ بائی جیسلہ دلی سے واپس آئے
 تو وہ جہاز میں بیٹھ سکتے تھے اس سے قوم کو خبر نہ آئی کہ آگ میں تہرج
 کر کے سہا جاتا تھا۔ تو ایک ایک آیت کا یاد دو تین ہیں۔ انہوں نے تہرج

زبان کی کر کے سنا دیا تھا۔ مترجم آنکھوں سے غبار دیکھا، درپٹھٹھ و
لیکن وہی سے فی امید یا فوراً اسی ترجمہ بولتا تھا اُسے یہ اجازت نہیں
ہوتی تھی کہ جبری استغاک کا وہی ترجمہ سنانے لیکن کچھ عرصہ کے بعد فی امید سے
ترجمہ کی بجائے مرقوم دیکھے ہوتے ترجمہ غور ہو گئے، ترجمہ کو وہی
ترجمہ کر سکتے ہیں یہ زبانی فلسطین و شام، و روسیہ و پاکستان میں بول جانے
تھی۔

میں جو وہی آدب میں جس ترگوئے کے سب سے پہلے ملکی ہوئی ہوئے
کا ذکر ہے وہ الوب کا کتاب کی ترگوئے ہے۔ یہ پہلی صدی مسیحی میں صوفیوں
میں آئی تھی۔ جس ترگوئے کے کئی، حوا قرآن میں دستیا بہت سے ہیں۔
قرآن میں اور ترگوئےوں کے، جدا جدا ہیں۔ ترگوئےوں کے اجزاء جو
مختلف مقاموں میں ہرے ہرے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں ان
سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا تعداد کثیر ہے اور ایک ہی عبارت کے متعدد
ترجمہ ہیں۔ ترگوئی ترجموں کی قسم ایک عام قسم تھی، دوسری قسم، آپ لکھی
یہ کہ وہ صرف عقل یا با محاورہ ترجمہ ہی نہیں ہوتا تھا بلکہ کبھی وہ عقل
یا محاورہ یا کبھی محاورہ و عقل کا ترجمہ ہوتا تھا۔
اور کبھی کسی کی شرح یا تفسیر ہوتی، ابی ترگوئی ایسی لکھی ہیں کہ بعض اہل
علامہ نے ترجمہ کیا ہوا ہے جس میں آدب کی گورنری دہلی نہیں لکھی بلکہ
ترگوئےں گزرا، مختصر، وسعت یا تہ، گنت وہ، طویل و طریض اور بعض
وقات ترجمے ہونے کی بجائے تفسیریں ہیں مثلاً اشعار ۵۵۰ آدب کی
ترگوئے ایسی تفسیر ہے جو اس عبارت کے مطلب کو بالکل نشاندہی
کے بغیر کہ وہ اس میں ہے دکھ اور بعد لید دے کے حیا کو بالکل خارج

مسروری میری متن سے صنف و سہنو جنٹ کے موافق و مطابق تھا۔
 شامی بائیں مشرقی شامی میں ہے۔ مغربی شامی فلسطینی شامی ہے جو
 یسوع مسیح اور سکول کی بولی تھی۔

بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ ترجمہ فلسطینی وسیطہ دوسری صدی
 مسیح میں ہوا تھا۔ یہ ترجمہ بڑے علی و پاک ہے اور عرب مشرقی سٹ

فلسطینی میں صریح ہے۔
 فلاسین شامی ترجمہ صوبہ کے ابو فریث شہبہ کیسین سے
 عام پر فلاسین کہتا ہے۔ یہ ترجمہ میں نے چھٹی صدی مسیح کے آثار میں
 پایا تھا۔ یہ ترجمہ یونانی سے کیا گیا تھا۔ عربی سے نہیں۔ اور یہ سن دیکھ
 کا ترجمہ کوئی حصہ باقی نہیں ہے۔ بلکہ سارے کا سارہ گھٹا ہوا ہے۔

شامی فلسطینی عہد عتیق چوتھی اور چھٹی صدی مسیح کے درمیانی عرصہ
 میں کہیں وقت کیا گیا تھا۔ یہ بھی یونانی سے کیا گیا تھا۔ اور یہ سب سب کو دیکھ
 تو گنگا جو عربی شامی ہوتے تھے۔ اب یہ ترجمہ سیکشنز میں بھی کتاب
 در دیں باقی ہے۔

یہ سب سب کے سب یہ ہے کہ یہ ترجمہ عربی سے ہوا ہے۔
 تھا اس یونانی ترجمے کا شامی ترجمہ تھا۔

ایک پانچ سو سالوں والی عہد عتیق کی کتاب تھی۔ یہ بھی سنہ قمری میں
 ایک کتاب تھی جس کے چھ خانے یا چھ کام تھے۔ پہلے کام میں عربی متن
 دوسرے میں دہرا عربی متن یونانی حروف میں لکھا تھا۔ تیسرے کام میں
 کو لاکا یونانی ترجمہ۔ چوتھے کام میں تانکس کا یونانی ترجمہ۔ پانچویں کام میں
 پہلو اجنت یونانی ترجمہ اور چھٹے کام میں تانکس کا یونانی ترجمہ تھا۔

اور میں نے اس شخص کی کتاب کو ۱۲۷۵ء سے ۱۲۸۰ء تک پانچ گنوں کو
 پہنچا۔ فیصلہ یہ میں اس کی جس ڈائریکٹری کے ساتھ ہی اس کے صنف
 والوں سے اس کتاب کو بھی چھوڑ کر دیا۔ غائب اس ساری کتاب کی کوئی نقل
 نہ کی گئی اور جب محرم نے فلسطینی کو فتح کیا تو اس کتاب اس وقت
 تلف ہو گئی۔ چھپے چارہ کالوں میں سے جس سے پانچویں درجہ کا کام کی
 نقلیں و ہونے میں بھی لکھی پہلے اور دوسرے کام کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔ یہ
 مذکورہ چارہ کالوں میں سے کوئی کسی کام کی نقل کرتا تھا۔ اور کوئی کسی کی جس
 کام کی سب سے زیادہ نقل کی جاتی تھیں وہ مسیحا صحت یونانی ترجمے و

پانچواں کام تھا۔ مختصر جبرو سے اس کتاب کو منتقل کیا تھا اور اس کتاب
 کی موجودگی کا سراغ چھٹی صدی مسیح کے آخر تک ملتا ہے۔ مسیحیم کتاب
 کے لکھے سے یہ بھی عرض ہو سکتی ہے کہ یہ مسیحوں کی پہلو صحت کا وہ متن دیکھا
 جانے جو یہودیوں کے ساتھ بحث کرتے وقت کام لے سکے۔ اس کتاب
 کا نام مسیحا تھا۔ اور اس کے پانچویں کام میں جو پہلو صحت یونانی ترجمے
 کا متن پانچواں تھا اس کے شامی ترجمے کا نام شامی ہیکسلا ہے۔ ترجمہ

یہ بھی کی اس تصنیف کے سہارے اس کی بولی میں سے ایک گونہ ہے
 کہ یہ بھی کی تصنیف اس شخص تھی کہ یہ دیکھ سکتا ہوں کہ ہر ایک کتاب
 تھی۔ اس کو ہیکسلا یا یہ بھی کہتے ہیں یہی چھ گنا ہیں۔ یہ بھی کہ گونہ ہے کہ
 چھپے چارہ کام کی بھی یونانی ترجمہ کی ایک ہی کتاب میں نقل کی گئی تھی جس کو
 تیسرا چھپتے تھے۔ اس کے مصری چھ گنا تھا۔ چار گنا ہیں اور ہیکسلا ہے
 یعنی شش سو گنا چھ گنا ہیں۔

عبد جبار کے شاہی ترجم

۱۔ دوسری برکت وہ ہے جو اس ترجمہ جبار کے پیشروانہ سے
زاد و سدید میں۔ ان لوگوں کی جگہ پر بیٹھنے سے واپس رہنا

شاہی کیونکہ شاہی ترجمہ : سے کیونکہ شاہی اس نے کہتے ہیں کہ چونکہ
اسے لکھو کہ اسے شاہی سے شہر میں مانع کیا جس قدر کہ جو لوگ وہاں
جاء وہ جبار میں جو میں سے شاہی کہ اس لئے کہ یہ اس کے نام کا
تحریر ہے جو شاہی کے شاہی کہ جو ترجمہ : کیونکہ شاہی : جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
کیونکہ شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ

۲۔ شاہی کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ

۳۔ شاہی کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ

۱۔ شاہی کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ

۲۔ شاہی کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ

۳۔ شاہی کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ
اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ : اس لئے کہ اس کے شاہی کہ جو ترجمہ

اگر مدنی خیالات کو اپنا چمکا ہوا تھا، اس وقت تصنیف ہوئی تھی۔
تبعیہ کی کتاب لکھنے سے تاقتان کی عرض یہ تھی کہ وہ اپنے بل ملک
لکھنے کی رسم کی حالت اس طرح سے مرتب کرے جس طرح سے وہ
عالم کیلئے مودری ہوں ان کے حسب حال چوں جو اناجیل وہ بعد تیار
کئے ہوئے ہوں اور حوز ہوں یعنی مؤرخین نے نہ کی طرح معشرہ میں
حال کے لئے ہوں اور مسیح کے کام اور کلام اور اس کے حالات
کے بارے میں معتبر تر ہے چنانچہ اناجیل اور یہی تھیں پس انہیں سے اس
نے دیکھ لیا کہ یہ تھی اور مطابقت پیدا کرنے کی راہ میں انجیل بتاتا
میں جو مشکلات پیدا ہوئی تھیں ان مشکلات کو اس نے دور کرنے کی کوشش
کی۔ پس یہاں پر ناچیل میں مطابقت پیدا کرنے کے بارے میں یہ تھی
مفید اور مددگار ہے۔ اس نے مفاسد کو ایسی حد کی سے تہ تہ تہ تہ
اور ایسی خوبصورتی سے پیش کیا ہے جس سے اس نے عقل اور دلچسپی پیرنے
میں پیش کیا ہے کہ اس کتاب کو مری مقبولیت حاصل ہوگی۔ اس کتاب
کی کامیابی کا سبب اس کے مددگار ہونے کی تہ تہ تہ تہ اور اس کا وکٹش
و اعجاز ہوا ہے۔

پیشینہ عجب عجب رہا۔ تاچیل میں موجود تھا۔ اس سے
کنا عرصہ پہلے یہ ترجمہ ہو رہا تھا۔ ایک ٹھیک زمین نہیں کیا جاسکتا۔
چند ایک علاقہ کی رسم یہ ہے کہ یہ ترجمہ مشہور و معروف رہیو لائن کیا
تھا جو لائن سے ۲۳۵ ملکہ اور کتبہ کا مشاب تھا۔

خلاسی عجب عجب رہا۔ چندیہ کی نظرانی کردہ مشرقی۔ شامی
نسخین عجب عجب رہا۔ اس وقت کا ترجمہ ہے جب شامی نسخین عجب عجب

ترجمہ ہو گیا

عجب عجب رہا۔ شامی لائین ترجمہ اس ترجمہ میں مددگار رہا۔
اسے وہاں سے کیا تھا۔

اس لائین ترجمہ

مدنی کیلئے میں تاچیل لائین زبان میں کئے گئے نہیں تاچیل
ترجمہ کئے ہیں۔ لائین ترجمہ کے سلسلے کی آخری کڑی مقدس ہے۔
دنگا۔ دلائل نامی راجینی ترجمہ تھا۔ یہ ترجمہ کو اس سے حوصلہ
آج اور پانچویں صدی سے شروع میں کیا تھا۔ اس نے
یہ عرصہ میں صدی تھی۔

لاطینی زبان کی ضرورت تھی۔ پہلی پہلی علاقوں میں پیشینہ
مدنی لائین زبان کی جاتی تھی مثلاً شمالی فریقہ اور گال و شمالی اٹلی میں۔
شمالی اٹلی میں اس کتاب سے فریقہ کے ایک لائین ترجمہ کا جائزہ ہے اس
سب میں اس کا شروع پانچواں ہے۔ لائین کے پہلے ترجمے جو دیکھتے
ہے ان میں اس میں اس کے اجزاء، مقامات میں ہیں۔ اور یہ عرصہ
مدنی لائین میں ہے۔

اس سے حق فرہادی اور پورے مسرتوں میں۔ فریقہ پورا لائین ترجمہ تھا۔
اس سے شروع وروہی ترجمہ اصل کر تھاں ملی ہیں وہ ترجمہ حوالہ ملی ہیں
و اس تھا۔ اس کو مقدس انگلیں مددگار کہتا ہے یعنی طاری۔ مدنی و
اطالہ ترجمہ دوسری صدی میں کئے گئے تھے۔ لائین کے سب قیام ترجمہ
برآنی سے کئے گئے تھے۔

دلائل یا دنگا تا۔ یہ ترجمہ مقدس جہودم نے طلب لائین کے

عزیزیتِ اہلِ علم میں شہادت سے مشہور ملک میں سال کے عرصے میں کیا تھا۔
 یہ ترجمہ جس نے عربی زبان سے کیا تھا۔ چوتھوں تک کیسی کامیاب شدہ شہادت
 اور مشہور ترجمہ رہا ہے۔ یہاں ترجمہ عربی کے کیا گیا تھا کیونکہ جو لاطینی تراجم
 اس سے پہلے ہوئے وہ سب لڑائی سے بچے گئے تھے۔
 (۵) تہذیبی یا مصری تراجم:

[illegible]

قطبى محمد بن عبد الله

عمر حیدر کے سہیلی اور بھینجی نازیباؤں کے قریب پرے سے کھینچ کر لائے۔
گرونانٹا ہر جگہ ہیں اور منہ بولوں کی کتابوں کی نظر دینی صورت میں ہیں
چند ایک شاخیں ہر جگہ ہیں یہ ایک ایک کتاب کے کبھی کبھی کھینچ کر لائے۔

چند چیدہ بزرگ، اصل زمانہ کی یونانی ہے، یونانی عہد چیدہ بزرگ پہلے یونانی میں لکھا گیا تھا اور یہ لکھی ان تمام اصل یونانی سے کئے ہوئے ہیں مگر عبد شمس کے نزدیک وہ زمانہ نہیں جو جس سے کئے ہوئے ہیں۔

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

رش لکھنؤ میں رہا ہے۔ رش لکھنؤ میں رہا ہے۔ رش لکھنؤ میں رہا ہے۔
 رش لکھنؤ میں رہا ہے۔ رش لکھنؤ میں رہا ہے۔ رش لکھنؤ میں رہا ہے۔
 رش لکھنؤ میں رہا ہے۔ رش لکھنؤ میں رہا ہے۔ رش لکھنؤ میں رہا ہے۔
 رش لکھنؤ میں رہا ہے۔ رش لکھنؤ میں رہا ہے۔ رش لکھنؤ میں رہا ہے۔

۱۸۱ عربی ترجمہ :

کتاب مقدس کا عربی میں ترجمہ ہونے کا انھوں نے عہد ہی سے پہلے
 شرط نہیں مانتی۔ مصلحتاً، اس میں اور عہد جدید کی دیگر کتابوں کا ترجمہ عربی
 پیشہ ترجمہ سے عربی زبان میں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد تا دیہہ اس
 کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ دوسری عہد کی کسی میں عہد نطق کا عربی سے عربی
 میں ترجمہ کیا گیا اور ترجمہ جو غائب اس سے پہلے کے ہے وہ عربی
 پیشہ ترجمہ اور دینا کی پیشہ ترجمہ سے کئے گئے تھے۔ عربی متن جو
 مدنی اور ایسی کے عربی نسخوں میں آیا ہوا ہے وہ قرأت کا متن مسنون
 عربی والا متن ہے۔ یہ بھی کتابوں اور الہامیہ کا متن پیشہ ترجمہ والا متن ہے
 اور یہی درجہ کی کتابوں کا متن پیشہ ترجمہ والا متن ہے۔
 ۱۹۱، ایٹلی اور پیری با عہدش ترجمہ یا مکمل جملش یا جملہ کی زبان
 میں ترجمہ :

یہ ملک مصر کے جنوب میں واقع ہے اس کو عہدش جملہ، انھوں نے
 یہ میں اس کا نام اس سبب سے ہے۔ اس ملک کے باشندوں کے چھ متن
 یہ ہیں۔ یہ سب سے پہلے اس کا نام تھا۔ یہ جو ترجمہ عربی کی زبان میں کیا گیا وہ
 یہ چھ مصری کے بعد اس سے پہلے یہ نہیں آیا۔ یہی عہد کی کا یا اس سے پہلے کچھ
 پہلے اس سے۔ یہ ترجمہ عربی زبان سے کیا گیا تھا۔

۱۸۱، سلاوی ترجمہ :

یہ ترجمہ ایم زونے کے ترجمہ میں سے سب سے بعد میں کیا گیا
 تھا۔ یہ ترجمہ عربی عہد کی کا ہے اور یونانی زبان سے کیا گیا تھا
 پڑھانے کے واسطے میں بالین مقدس کے بہت سی زبانوں میں ترجمہ

کئے گئے اور ان میں سے بعد میں میکٹوڈی کی تعداد میں بالین کے ترجمہ
 پڑھانے میں۔ دنیا میں سٹائیس سے پولیوں بول جاتی ہیں۔ اب تک بالین
 مقدس کا ترجمہ پندرہ سو سے بھی زیادہ زبانوں میں ہو چکا ہے، سب سے
 پوری زبانیں اس کے حصص دنیا کی پندرہ سو سے بھی زیادہ زبانوں میں
 پڑھانے کے واسطے ہیں اور یہ بالین مقدس کے متن میں کتابی مقررہ ہے۔



باب سوم

بائبل مقدس کی ابواب و آیات میں تقسیم

میں ہوں کے نام مثلاً بیوٹش، تروچ، روت، نفاذ اور سیریل کی
 پہلی کتاب وغیرہ بھیجیں گے دینے ہوئے۔ مہ نہیں ہیں درجن کتابوں کے
 نام خود کتاب سے نام پر ہیں۔ ہر کتاب میں کتابوں کے مصنفوں کے نام
 ہیں۔ مثلاً کتاب کا نام روت سے گایہ، مطلب نہیں ہے کہ روت
 روت پر روت سے لکھی تھا اور مصنفوں کی کتاب سے یہ مراد نہیں کہ اس کا
 مصنف روت پر روت سے لکھی تھا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ روت پر روت سے لکھی
 ہے لکھی تھا۔ روت پر روت سے لکھی ہے کہ روت پر روت سے لکھی ہے۔
 یا اس کی تاریخ پائی جاتی ہے۔ موسیٰ کی کتاب کا مطلب یہ ہے کہ اس میں
 موسیٰ کی تاریخ اور اس کی تعلیم پائی جاتی ہے یعنی اس کتاب میں اسکا مذہب
 پایا جاتا ہے۔ اور یہی سچ کی سچیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس
 میں یہی سچ کی تاریخ اور اس کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ کتابوں کے
 مصنف کتابوں کا نام رکھے ہیں کتابوں کا صرف متن لکھتے تھے۔ کتابوں کی
 اور کتابوں میں تقسیم بھی مصنفوں کی طرف سے نہیں ہے۔ سچ کل پر اگر دوس

میں تقسیم ہونے لگ گئی ہے جو بہتر تقسیم ہے جو سب سے پہلے دیکھنے والے نے دیکھا
 دینے میں سموت پیدا کر کے کیلئے پہلے بابوں میں تقسیم کی گئی۔ پھر کتابوں میں
 بابوں اور کتابوں میں تقسیم ہونے سے پہلے تقسیم نہ تھے۔ بابوں اور
 تھے کہ جس جگہ میں کوئی خاص بات مرقوم ہوئی تھی وہ خاص بات ہی اس
 جگہ کا نام ہوتا تھا مثلاً جس جگہ میں خدا کے حضرت موسیٰ کو بھاری میں
 ملنے کا ذکر ہے اس جگہ یا سیکشن کا نام بھاری تھا۔ جو لوگ پہلے لکھے
 بھاری میں لکھے ہیں۔ یعنی فصل ہوتی یا بھاری نامی سیکشن میں لکھے ہیں کہ
 میں ابیریم کا خدا۔ اسحاق کا خدا۔ در یعقوب کا خدا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے
 ہنسے مردوں کی نبوت کے بارے میں موسیٰ کی کتاب میں بھاری میں
 ہیں۔ پھر خدا کے بارے میں سے معاملہ ہو کر کس طرح کلام کیا کہ میں براہیم
 کا خدا۔ اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔ "موسیٰ پہلے" مردوں
 کی نبوت کے بارے میں موسیٰ نے بھاری میں انکار کیا۔ "موسیٰ پہلے"
 بھاری سے مرد بھاری کی فصل یا بھاری دلا کر ہے۔ "بھاری کے
 "موسیٰ" کی کتاب سے بھاری کی فصل میں یا بھاری دے کر "موسیٰ پہلے"
 "موسیٰ پہلے" کی کتاب سے "موسیٰ پہلے" کی کتاب سے "موسیٰ پہلے" کی کتاب سے

ایسا ہے کہ کتاب ہے۔ "موسیٰ پہلے" کی کتاب سے "موسیٰ پہلے" کی کتاب سے
 سیکشن میں کیا جاتی ہے۔ پس یہاں ایسا ہے کہ "موسیٰ پہلے" کی کتاب سے
 ایسا یا خود ایسا ہے۔ سموت سے جو شے کیلئے درج ذیل میں
 بابوں اور کتابوں میں تقسیم کی گئی۔ ساری بابوں میں موجودہ تقسیم
 کارڈ میں ہیں۔ گے "موسیٰ پہلے" کے قریب کی تھی اور "موسیٰ پہلے" کے قریب
 قریب کے آیات میں تقسیم کی اور "موسیٰ پہلے" کی کتاب سے "موسیٰ پہلے" کی کتاب سے

مباح ہو۔ ورنہ اس نے دلکیش نہیں لایا جس کا نہیں کرکھیں آیت ہیں تقسیم کیا اور
انہی کی بات میں مشترکہ پیشکش ہے شائع ہو اور یہی انگریزی بائبل
جو ان لمب اور آیت کے ساتھ چھپی وہ عین بائبل یعنی قرآن و کتب بائبل
چھپی یعنی قرآن و کتب بائبل درستی سلسلہ میں ارباب قرآن کے ساتھ چھپی
تھا۔ ہر باب کی چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو کر کسی بیہوش شہر سے
کی تھی اور اس سے اس کی غرض یہ تھی کہ علماء و دانشوروں کے ماحول کا اثر
سانی سے دے سکے۔ کسی مصلوب ملاح کو سانی سے تلمذ کر سکیں۔ اس
مقصد کے لئے اس سے ہر باب کو سات سات حصوں میں تقسیم کیا تھا۔

۱۹۲۷ء میں ایک طاواری ڈومینیک سائیس پائینواری سے ایک
بائبل شائع کی جس میں ہر باب آیت میں تقسیم کیا ہوا تھا ایک ایک آیت عموماً
ایک ایک فقرہ تھا۔ رابرٹ سٹیون مشہور فرانسس پرنسپل یعنی چھپر تھا۔ اس
چھپر سے بھی چھپا ہے وہ سے بائبل مقدمہ میں ہے متعدد بائبل شائع
کئے جہاں عہد عتیق کی چھ کتابوں میں قرآن و کتب بائبل کی تقسیم آیت کو قدرتی
تین بائبل کی درک ہو گیا ہے اس سے بھی تقسیم استغاث کی اس سے وہ
۱۹۲۷ء

تیار ہوئی وہ رہیں یہ خصوص پر مبنی تھی اس کی یہ تقسیم سائنس میں
(STANDARD) تقسیم قرار پائی۔

ڈیوڈ (ڈیوڈ) DUBAY بائبل کا جدید اردو ترجمہ ۱۹۶۷ء میں
بنیام رابک شائع ہوا اور عہد عتیق ۱۹۶۹ء میں ڈیوڈ سے چھپا اس
میں ڈیوڈ بائبل میں خاص طور پر اس کے مطابق اس کا متن ہر آیت میں ترتیب
درج کیا گیا ہوئے آیت کا گنتا بائبل کے ساتھ ان کے عدد لگاتا

آیت کو الگ الگ کر کے لکھنے کا باعث ہو گیا اور کیتھولک بائبل میں اس طرح
سب سے پہلے بشپ کاوسر کی نظر ثانی کردہ بائبل میں کیا گیا۔ کیتھولک میں
عہد جدید میں اور کیتھولک میں ساری بائبل میں عہد عتیق اور عہد جدید
دو دو میں سطرچ کیا گیا سرکس مین کا الگ الگ کر کے لکھنا اور اس کے
ساتھ اس کا سرنگان کیتھولک اور پراٹسٹنٹ بائبلوں میں آجکل کے روزے
تک شروع رہا ہے۔ اس سے بائبل کا مطالعہ آسان نہیں ہوتا اور نہ یہ
مسیح کے خوش کے مطابق ہے جس کا بہت بڑی حد تک شکر کے طور پر پڑھا
چنانچہ مقصود ہوتا ہے جس پر گزراؤں کیتھولک ہونا ایک ایک آیت میں
ہونے کی نسبت بہتر اور مفید ہے۔

سرکس مین کاوسر کے شری (CONFRATERNITY) نظر ثانی کردہ
ترجمہ میں اس کے ایڈیٹروں سے ڈیوڈ کی بائبل ترجمہ کو دیکھا گیا ہے اور
نہیں کرکھو یا ترجمہ کرکھو سرکس مین کاوسر کے ہے۔ اب جو بائبل شائع
ہوتی میں اس میں سرکس مین کاوسر کی تقسیم کو ترک ہوتا ہے اور ہر آیت
تین بائبل میں عہد عتیق کے جو سے ہے۔



باب چہارم

اشاعتِ بائبل

بائبل مقدس دنیا کی سب کتابوں سے بہت ہی زیادہ شائع اور فروخت ہوتی ہے۔ یہی کتاب ہے جو ہر سال کروڑوں کی تعداد میں پھرتی ہے۔ بائبل مقدس کو شائع کرنے والی کیتھولک، پروٹسٹنٹ، اور ارتھوڈوکس یا مسیح لائٹھو اور دیگر مسیحی کلیسیاؤں کی بائبل سوسائٹیاں ہیں جو انھوں نے اور ہر قسم کے مذہب کی تعداد میں اس کو ہر صاف شائع کرتی ہیں مثال کے طور پر ان میں سے صرف ایک، ایس ایس ایم کی بکری بین الاقوامی ہے۔

۸۔ حج مشاعرہ یا پھر بھارتی کے ساتھ میں سمجھا ہے کہ ہندو مذہب کا موجودہ مذہبیں جو فرشتہ سورتا ہے اس کو شائع ہونے سے پہلے ہی ایک سال پہلے وہ ہوتے ہیں۔ اس عمر میں میں شائع کے لاکھوں مرد و خواتین ہیں۔ ہر مذہب کے ہر مذہب کی شرح سے آدرا آگے ہیں۔ سوچو کہ کتنے مسیحی امریکہ میں شائع ہوتی ہے۔

بائبل کی اشاعت اور اس کی مالک دیگر مذہبی کتب سے بہت ہی زیادہ ہے۔ اس کا کثرت سے خرید اور مطالعہ کیا جاتا ہے ہر کتاب کے کوئی

بکھشتی ہے کہ ہر روحانی حاجت اس کتاب کے دریچے سے پوری ہو سکتی ہیں۔ یہی کتاب بہترین اور کامل ترین ہدایت و رہنما اور نعت و نصیحت ہے۔ اس کی شائع اور اس کے اثر کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کو اپنے دے سب یہودی اور عیسائی کے کڑے دیکھی ہیں اور بائبل مقدس کو ان چیزوں پر حدیث تشریف میں کلام نبی تسلیم کیا ہے اور قرآن مجید اور حدیث شریف کو اسے دلوں کی نعمت و قربانیاں تیسرے درجے کے درجوں بائبل مقدس کو اپنی اور کلام نبی تسلیم کر سکتا ہوں کی تعداد میں سب سے بھی زیادہ جاتی ہے۔ ایک کتاب کو اس قدر دلوں کی تعداد میں بڑی بڑی بھی کتابی حوالہ ہے اور اس کی نہایت کثیر اشاعت بھی اس کا کافی معرہ ہے جس طرح اس کا پڑھ سونے میں۔ ان میں ترجمہ سونا سونی معرہ ہے



رکھتا تھا۔ پول، نہیں تقصیر ہوتی تھی۔
 پہلے یہاں عبرانی کلیسیا اور اس کی رائیں سے مراد۔ نہیں بلکہ مسیحی
 کلیسیا اور رائیں سے مراد ہے جس کا ایک حصہ تو اس نے پیرو و پیٹ
 اور بیعت بھی عبرانی کلیسیا سے ورثہ میں پایا اور ایک حصہ مسیحی مکاتب
 و مدارس کے ذخیرے سے پایا کیا یعنی اس کا ایک حصہ مسیحی مکاتب
 اور مدارس سے ہے۔ اس کیلئے بھی وہی روایت اور پڑ گزاری موجود ہوئی
 اور پچھلے زمانہ سے بھی بڑھ کر ہر گھڑی جبکہ مسیح کی کلیسیا نے اپنی
 رہنمائی کے کام میں وہی روایت لے کر زمین کی جڑوں تک تمام قوموں
 میں جا کر سر بلند و پٹ شروع کر دی۔ نصیحت کی رو سے بھی یہ لایعنی ثابت
 ہوتا ہے کہ پچھلے وقت کے فاضل پر کسی کتاب کا حرف غالب آئے یا اس
 سے بڑھ کر ہو یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ پینیکو سنت کے نص کی تقریر سے کوئی
 خیر بڑھ کر ہو یا کسی تقریر کو اس فاضل سے کہ جو یہ تقریر پڑھا پڑھ کر
 دی جائے۔ جو تقریریں پینیکو سنت دسے فاضل کی مدد سے مسیح کے رسول
 رسول رہے ہیں سارے عرصہ کے لیے یعنی اپنی اپنی موت کے وہ ایک
 برس پہلے دو سال پہلے سے پایا کرتا تھا۔ یہی خلاصہ ہے۔
 جبکہ اپنے آپ کو مسیح کے کہہ سچتے تھے تو زندہ سلیم جو سچی کا ستون
 اور پایہ ہے بطور آواز کے کام کرتی تھی یعنی تقریر کے درجے سے
 کلام سننے کی تھی اور اس کے خدام تقریری کلام کے خدام تھے اور اس
 کلام سے وہ کلام شروع ہو جاتا تھا۔ بول کر کیا جاتا ہے۔
 زندہ آواز مکاتیب کے تقریری سچنے کے ساتھ ناموافق نہیں ہوتی۔
 سچائی کے تقریری سچنے کے خاص نامد سے ہیں اور وہ لوگ بھی سے

مخصوص ہیں جن وہ نہ تقریری صورت ہی سے پہنچ سکتے ہیں سچائی کا
 تقریری چہرہ اس حالت کا تقریر پڑھنے میں ہے جو کلیسیا کے سرور کیلئے
 اس کتاب مقدس کلیسیا کی مہراث ہے اور یہ فی حقیقت اسے بہت
 پر سے خواروں میں سے ایک خزانہ ہے۔ رہو کلام کی مدد کرتے
 دقت کلیسیا کو مقلد اور مصرعہ متن کا سہارا حاصل ہونے سے ہیں کلیسیا
 کے پاس جو مکاتیب یعنی کلام الہی موجود ہے وہ تراث کی دوسرے کے
 فرودہ کے مطابق ”کھلی ہوئی کتابوں“ ورنہ کھلی ہوئی کتابوں میں
 پایا جاتا ہے جو روایتیں خود مسیح ہی کے سرور و رسولوں سے اصل کی
 گئی تھیں اور جو رسولوں سے روح القدس کے حکم سے منکلی تھیں
 اور وہ ہم نام و سنت بادستہ پہنچے ہیں۔

تھیں اسے کہ پاپا مقدس در روایت کو دو مختلف وجہ سے نہیں سمجھنا
 چاہیے جن میں بھی سچائی کا پاں دو مختلف چہروں سے آنا ہو کشف شدہ
 مکشوف سچائی کا چہرہ ایک ہی ہے درود روح القدس ہے گرام
 چائی ہو تو اس میں سام سام رکھی گئی ہے۔ خدا کا سام سام ہیں
 یہ سام سام روایت ہیں سچے۔ کسی نہ کسی طرح یہ سام سام
 کسی صورت میں خدا کا سام سام ہیں یا جاتا ہے۔ ہاں مسلمان
 تھے کہ ان میں بھی خدا کا کلام جزوی طور پر پایا جاتا ہے۔ ہوس روایت
 ہیں بھی جزوی طور پر ہی پایا جاتا ہے۔ خدا کا سام سام جو باہیں میں
 ہے وہ اپنے سام سام مفہوم تقصیر و دقت صحت کے سام سام ہے کا
 سام سام روایت ہے۔ ہیں رسول روایت پائیل کی طرح حل کو سام
 ہے۔ تراث کی کونسل سے یہ تقصیر برگر ہو ہیں دی کہ باہیں در روایت میں

کلام الہی جزوی صورتوں میں ہے۔ اس نے تو یہ تعلیم دی تھی کہ خدا کا کلام دو صورتوں میں پایا جاتا ہے ایک صورت تو تحریری کا ہے اور دوسری غیر تحریری ہے۔

تشریح سے کی کونسل نے ۱۸۵۸ء میں ۸ فروری سے ۸ اپریل تک یعنی پورے دو ہفتے تک بائبل اور روایت پر مبنی کلام الہی کے موضوع پر بحث کی۔ اس میں بشپ صاحبان کے بڑے بحث رہا بحث کے بعد کونسل اس فیصلے پر پہنچی کہ بائبل اور رسولی روایت دونوں کی دونوں خدا کا کلام ہیں۔ چونکہ کونسل کے بعض علماء کی رائے یہ تھی کہ بائبل میں کشوف کلام الہی کا ایک حصہ پایا جاتا ہے اور روایت میں بھی ایک حصہ پایا جاتا ہے۔ نہ بائبل نہ روایت کا مکمل کلام ہے اور نہ روایت ہی مکمل کلام الہی ہے اور دیگر علماء ایسی کونسل کے دیگر رکنوں صاحبان یہ کہتے تھے کہ ہم کلام بائبل میں اور ہم ہی روایت میں ہے۔ پس کونسل میں متنازعہ مسئلہ کو زیر فیصلہ نہ لائی یعنی اس نے اس بارے میں فیصلہ نہ کیا کہ بائبل اور روایت میں ہم کلام الہی ہے یا جس قدر دی اور فیصلہ طلب امر یہ تھا بھی نہیں۔ فیصلہ طلب امر یہ تھا کہ آیا خدا کا کلام صرف ایک ہی صورت میں ہے یعنی تحریری صورت ہی میں ہے یا وہ صورتوں میں ہے۔ پرنسٹن کی کونسل روایت کے کلام الہی ہونے سے انکار کرتے تھے اور صرف بائبل ہی کو کلام الہی مانتے تھے یہ فیصلہ طلب بات یہی تھی کہ کلام الہی ایک ہی صورت میں ہے یا دو صورتوں میں ہے یعنی تحریری و تقریری صورتوں میں۔ پس کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ کلام الہی صرف تحریری صورت ہی میں نہیں بلکہ تحریری اور تقریری دو صورتوں میں ہے دوسری مطلوب

تھا دوسری مسیحی مذہب کا بہت بڑا کام ہے کہ کلام الہی صرف کتاب کے حرفوں ہی میں نہیں بلکہ کلیسیا کی زندہ آوازیں بھی ہے۔ خدا نے ہی کتاب لکھوا کر ان میں نہیں بھیجا دیا کہ اس کے نیچے جو طرح کوئی چاہے آئے سمجھ لے گا اس کے منکر تاکہ کلام الہی کا مقصد پورا ہو اور اس کا صحیح مفہوم معلوم ہو خدا نے اپنی کلام مفہوم، تفسیر اور رجحانیت کے ساتھ ہمارے کام لیا اپنی کلیسیا میں رکھا۔ اگر بائبل نہ ہوتے ہاتھ میں ہو لیکن ہم اس کے باقوں کا مطلب غلط سمجھیں تو وہ غلط مطلب کلام الہی نہیں ہوگا۔ کلام الہی تو صحیح مطلب ہے اور ہر بات کا صحیح مطلب کلیسیا کی زندہ آواز کی رسولی روایت میں پایا جاتا ہے مثلاً مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ کیا وہ حقیقی معنوں میں خدا کا بیٹا ہے یا مجازی معنوں میں؟ اگر وہ حقیقی معنوں میں خدا کا بیٹا ہے تو وہ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ دوسرے کو جو کی طرح محض عوامی معنوں میں خدا کا بیٹا ہے ان کا یہ مطلب خدا کے کلام کو صحیح معنوں میں پیش نہیں کرنا بلکہ بالکل غلط معنی میں پیش کرتا ہے۔ پس ان کا یہ مطلب کلام الہی پیش نہیں کرنا بلکہ اپنی تفسیر کے کلام سیدنی پیش کرتا ہے۔

کلیسیا میں جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم کا یہ ہوس چلا رہا ہے نہ مسیح مجازی معنی میں نہیں بلکہ حقیقی معنی میں خدا کا بیٹا ہے۔ جب کوئی شخص بائبل کی اس بات کا مطلب یہ نکالتا ہے کہ مسیح صرف مجازی معنی میں خدا کا بیٹا ہے تو کلیسیا اپنی زندہ آواز سے رسولی روایت کے خلاف اس سے اس کا مطلب یہ پیش کرتا ہے کہ وہ خدا کا حقیقی بیٹا ہے پس اس کی جگہ تقریر رسولی روایت میں پائی جاتی ہے جس طرح تحریری کلام الہی میں داپ کو چاہیے کہ خداوند اور روح القدس کو روح کہا گیا ہے اور خدا کو اس

ہو دیوں میں اونٹ تو بھینا حرام تھا لیکن چھڑکا حرام ہونا تھا نہ زنیہ اور غیر یقینی
تھا کیونکہ واضح طور پر نہیں لکھا کہ یہ حرام ہے یا حلال۔ بعض علماء! سے حرام
در بعض حلال سمجھتے تھے پس چھڑکس کا حرام ہونا غیر یقینی تھا اُسے تو چھڑکے سے
تھے کہ کہیں یہ حرام چیز کا ہے، اندر نہ چلی جائے لیکن اونٹ جو واضح طور پر
حرام تھا اس کو نکل جاتے تھے۔ پس چھڑکا اپنے اندر لے جانا بہت چھڑکا
قصور تھا کیونکہ اس کا حرام ہونا مشکوک تھا۔ اور بہت میں اس کو نہ حرام لکھا
ہے نہ حلال لیکن اونٹ کا نکل جانا بڑا قصور تھا کیونکہ اس کا حرام ہونا واضح
و یقینی تھا۔ چھڑکا اپنے اندر لے جانا چھڑک قصور تھا اور اونٹ کا نکل جانا
اونٹ کے برابر قصور تھا۔ لہذا زنیہ رویت میں اس تعلیم کا یا جاننا یا نہیں
اس کی تعلیم کا واضح صورت میں پایا جاتا ہے۔

ما فیہ بل میں صبرہ گندہ کے پائے جانے سے صفیر سزا کے ہونے
کے مقام کا نتیجہ نکلتا ہے۔ "تیس میں مختلف فقوئیں کی سنہر مختلف بین
کی گئی ہے ابھر سب قصور با ہم برابر نہیں بلکہ جو کم کے لحاظ سے مختلف اور
چھوٹے بڑے ہیں یہی تو سنہر مختلف اور کم و بیش ہے ہیں آئندہ جہاں
سنہر درمیان شدہ لگنا ہوں گی بال اندر حضور ہی سے مندر لانے کا مقام ہے
یہی مقام ہی کو اعراف کہتے ہیں "جس کا کام حل جائیگا وہ نقصان اٹائے
گا لیکن خود نیک جائیگا مگر جسے جنت " مگر عقیدہ یہ بھی اعراف
کے متنازع ہے اور اس سے بھی اعراف کے ہونے پر کچھ روشنی پڑتی ہے
کیونکہ عرف میں بھی جنت جنت پہنچاتے ہیں۔
بعض باتیں تحریر کی گام لبی میں حضرت سر صورت میں ہیں میں

بائیں تقریری کا نام رہی ہیں مفصل صورت میں ہیں مثلاً میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیرے ختم اور عورت کے ختم کے درمیان وحدت ڈھانوں گا وہ تیرے ہمبر کو کچلے گا اور تیرے کسی بیڑی پر کاٹے گا وہ پیدائش ۱۱۱ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ سانیوں اور انسانوں میں جو شے ہے اس کی اس کا ہمبر کو کھٹے ہیں اور وہ ہونا چاہئے کوڑتا ہے۔ ہر نے عہد سے کے زمانے میں مغربی ایشیا کی اقوام میں ہر پرستی یعنی سانپ کی پوجا ہوتی جاتی تھی۔ سانپ کو درخت پر کا دیتا مان جاتا تھا۔ اس کہانی کے ذریعہ ہر پرستی یعنی سانپ کی پوجا سے نفرت دلائی گئی ہے اور یہ سببت سکھ گیا ہے کہ سانپ زرخیزی کا دیوتا نہیں یہ تو زرخیزی کے مقام سے ایسی بارش عسریں عیسائی زرخیز جگہ سے نکلائے والا ہے اور انسانوں کا زرخیزی کھٹے والا اور جبرواہ نہیں بلکہ ڈسے والا اور دشمن ہے۔ انسان کو اس کا پڑھنے والا نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کا ہمبر کو کھٹے والا ہونا چاہئے اور انسان اس کا سر کوٹے گا اس سے انسان کی اس پر فتح کا اظہار ہوتا ہے لیکن اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ خدا کی دور رس مقررین عورت حضرت مریم ہے اور اس کا بچہ یا اس کی نسل یسوع مسیح ہے اور سانپ شیطان ہے۔ جسے اس جہنم کے لوگوں نے اپنا سردار بنا رکھا ہے اور ہر سے وسیلے سے فوائد حاصل کرتے ہیں اور ہر سے بھاگ رگے سے دُشیا حاصل کرتی ہے یعنی دُشیا کی زرخیزی حاصل ہوتی ہے۔

جڑے لوگوں کے لئے شہنشاہی زندگی کا وقت ہے۔ وہ ہر دور کا ممبر ہے۔ ہر قوم نے دے ابھی بڑائی ہے اور اس کی طاقت اور خزانہ ہر دور کے لئے جہاں کا سردار بنا رکھا ہے مگر بیوی مسیح اس کا

[illegible][illegible]

وہاں تک کہ وہ خود اپنے ہی ملک میں کامیاب رہتا ہے جس کا غالب نام ہے۔
 اس سبب وہ ملک کا راسخ و مستحکم ہو کر غالب ہوتا ہے۔ یہ مستحضر ہے کہ وہ جس کا یہاں
 ہوتا ہے وہاں ہی رہتا ہے۔ یہ وہی ملک ہے جس کا یہاں ہے۔

”جو غالبؔ نے میں اُسے زندگی کے کس وقت میں سے اپنی
کھانے کو دیا کہ جو خدا کے فردوس میں ہے“ مکاشفہ ص ۱۱ ”جو غالبؔ
نے میں اُسے پارسیدہ من میں سے دیا تھا اور آپ سعید پتھر دوسرا کا۔
میں پتھر پر ایک بادشاہ کی تہ کو کا چھتے اُس کے پاس سے دے کے پتھر
وئی نہیں جانتے گا“ مکاشفہ ص ۱۲ ”جو غالبؔ نے اور جو پتھر کا مولی
کے موافق تھا کیا کر کے میں اُسے غلامیہ حقیر دیا کہ فردوس ہے
سے غلامیہ سے اور حکومت کو دیا کہ ہر طرح کے برائی چکر پتھر کی
سب چرائی میں بھی یہ اعتبار ہے یہ ہے پتھر کا راز۔“
ص ۱۳ ”جو غالبؔ نے“ جو غالبؔ کے صاحبزادے صاحبزادہ
عبدالرشید شاہی نے لکھی کہ اس کا نام یہ ہے جو غالبؔ نے
کاٹا کہ مکہ شریف میں در اُس کے دوستوں کے ساتھ میں نے
قرار کر لیا۔“ مکاشفہ ص ۱۴ ”جو غالبؔ نے میں سے اپنے خاں کے
مقدس میں ایک ستون نادوں کا وہ چکر بھی ہر نہیں لکھا کہ در اُس سے
خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی کس نے یہ وہ شہر کا نام جو میر سے
کے پاس سے لے کر لے دیا ہے وہ اپنا نام اُس پر رکھوں گا“ مکاشفہ ص ۱۵
”جو غالبؔ نے میں اُسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھا دیا کہ جس طرح میں
غالبؔ نے کر کے آپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھا۔“ مکاشفہ ص ۱۶
میں غالبؔ نے اپنا راز اپنے مقصد میں لکھا یہ وہ اور میر کے کا میں

خلوت قدرت کا سایہ میں دھمکی کا ہونا حضرت مریم اور شہیدان میں
 دھمکی کا ہونا ہے۔ اس سے حضرت قمریم کا معصوم ہونا ظاہر ہوتا ہے جبرائیل
 فرشتہ حضرت مریم کا لقب پُر فضل بیان کرتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ
 دیکھ پڑھ سہی تھی وہ درجہ میں اسے سے ولادت ہی سے پُر عقل تھی جس
 سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ پہلے درجہ میں تھی اور محمد کی طرف سے پاک
 صاف پیدا ہوئی اور امرتھ نے اسے اپنے خلاف درجہ کی بات کہ جس سے
 بھی اس کا پاک ہونا یا اس کی پاکیزگی اخذ ہوتی ہے۔ تاہم یہ میں بات
 و محصلہ میں ہے لیکن کلیہ کی زدہ آؤ نہیں یہ صرف درجہ واضح ہے اسی
 طرح وہ اپنے قدس کو سترنے میں دلچا "عبرانی" اور محمد ہے
 اس مقام سے یہ معلوم میں ہوتا کہ وہ قدس کو کئی کر رہے جو سترنے میں
 ہائے کا اور سترنے بھی نہیں ہائے کا جب کہ وہ نہ اندر ہوا ہے۔ وہ ہر

الہامی روح پر شفق سناؤ اپنی سچائی کا رد و مجروحہ جو عاقل کے دوران ریسویوں سے رست بدعت اور عینہ بسید تم تکم سبھی ہے اور سبھی کیلیب کی تعلیم و تدریس و عمل میں پایا جاتا ہے مگر چونکہ الہامی مکلف صحت سے پہلے در س کے حد ضبط و تحریر میں بھی آیا در س لئے کیلیب کے پس اس مکلف کے ذخرا نے ہیں یعنی نیازی رویت کا ذخرا و در کتاب مقدس کا ذخرا نہ کتاب مقدس اپنی مکلف کی تحریر ہے۔ یہ خط کا تحریری الہامی کلام ہے در س کی خاص خاصیت و در سمیت بر سب کے لایہ یکجہتی ہے جو ہر سے سنا فی آپ سے نکلی یعنی جو ہر سے سنا فی آپ کی طرف

1

—

سے ہے اور ایک مضمون سے لکھ کر سالی فوس کو سنجائی جو میں مضاف ہے
درجہ آسانی وطن سے بہت دور ہے ڈا پر قدر میں مقدس برکت
ریز سٹیم ہاں کرڈ سوسٹس کا فرمودہ ہے۔ تحریر سوسٹس کا معنی سونے
کے مشر واکا یا نہیں وہیں ہے۔

تخلیسیا میں بائیں کا ایک مقام پر ہے کہ برضا کا مکمل کام ہے۔
سوازیں صدی کی مسیحی میں جب پرنسٹنٹ مسیحی دجہا پر میر ہوئے اور نہیں
نے اپنا یہ طریقہ پیش کرنا شروع کیا کہ بائیں اور صرف بائیں ہی کافی ہے جس
کا مطلب یہ تھا کہ بائیں کے بارے میں انھوں میں سوسٹس کے کلیپا اور
کئی دیت کی ضرورت میں کوئی شکوک و طین نے ان کے اس نظریہ
کو دوسرے درجہ کی ضرورت ثابت کرنے کیلئے یہ نظریہ
پیش کرنا شروع کر دیا کہ بائیں بائیں کا دوسرے اور اس کی سبکی کو دوسرے
پر رکھتا ہے ان سوازیں میں سے اکثر سے یہ نظریہ قوم کیا کہ بائیں اور
روایت فرد دو دونوں مکمل میں وہ دونوں کے بل کر ایک جیسے سے
فرد کا مکمل کام جتا ہے ایسی خبر کے کام کا ایک جزو بائیں میں ہے وہ
دوسرے جزو روایت ہیں۔ یہ نظریہ پرنسٹنٹ مسیحیت کے دجہا پر میر پہنچے
سے کچھ عرصہ پہلے بھی میں حال پایا تھا تھا مگر میں دوسرے پرنسٹنٹ مسیحیوں کے
ساتھ بحث در رویہ ہوئی ان دنوں میں بھی ایسے شعورک اہمیت دینی جو
تھے جو بائیں کو خدا کا مکمل کام سمجھتے تھے اور ترف کی کونسل کے چند پر کام
کی رائے تھی کہ بائیں خدا کا مکمل کام ہے اور اس نظریہ کے معنی میں
کونسل کے پیش آکر جی سبب وہ کام بائیں تھے۔ دوسرے کونسل میں شریک
جو میر نے قریب سب کے سب ایشیا تھے اور شاووا درہی کوئی ایسا

اہمیت دانی ہو کر جو سبب ہو بلکہ اس سے دوسرے روئے کا کلیپا کی ضرورت
ہو بائیں کے مکمل کام کی سوائے اس طرح ترف کی کونسل میں اور میں سے
پیسے کے پرنسٹنٹ مسیحیت کے زمانے میں جو پرنسٹنٹ مسیحیت کے احاد
پندرہ سو سے پہلے کے ہر زمانے میں پایا جا رہا ہے۔ ہر زمانے میں یہ
بیات دن سونے کے ہیں جو بائیں کو مکمل کام بھی سمجھتے اور دیتے تھے۔
تفریق کی کونسل کے بعد بائیں سے نامکمل کام ہو رہے کا لانا۔
پہلے لگا اور اس کے حامی سے ریت کی کونسل سے سہارا دیتے تھے
حالانکہ ترف کی کونسل سے یہ فیصلہ ہو گیا تھا کہ بائیں خدا کا مکمل
کام ہے اس لئے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ بائیں درہی سوائے دونوں
خدا کا مکمل کام ہیں۔ سبب۔ مکمل کا لفظ جتا ہے اور مکمل کا لفظ بائیں
جو سے کے نظریہ کے حامی اس کا یہ مطلب نکالتے تھے سبب یہ مطلب
نکالتے تھے۔

زمینیں کی دوسری کونسل کے بعد بائیں نے مکمل کام کی سوائے
نظریہ پرمشور ہوئے۔ وہ پچھت شریعت کو کیا ہے کچھ عرصہ سے۔ اس
نئے نظریہ کو عالمگیر مقبولیت حاصل ہونے لگی تھی بائیں۔ اس کام
بانی ہونے کا قدر یہ تھا کہ نظریہ پچھت ہوا ہونے کا۔ بائیں کے نامکمل
کام کی سوائے کے نظریہ نے چار سو سال کی عمر پائی ہے مسیحیت کے
بے شمار کامات میں سے ایک نہایت بڑا کام یہ ہے کہ اس کی فہم کی کتاب
ہو گا کہ ابھی نہیں بلکہ اس کی فہم سرگزشت کی تصدیق و تائید اور شاعت
کرنے والے نہ تھے اور ان کی تعلیم ہندو بیات بھی کام لگی تھی۔ سبکی
مذہب کا یہ کام ہے مثلاً ہے کیونکہ ایسا اور نہیں نہیں ہے۔

ربطانی زوات اور کتاب مقدس کی دونوں مدین آئیں ہیں جس
جس میں کہہ سکے کہ یہی وہی اور استاد کی درپائیں کے پانی میں شہر کی
زندگی کیلئے رکھے ہوئے ہیں۔ گیسو چل کے باغوں میں رہتا ہے وہی
تو کتاب مقدس کے الفاظ ہیں جس کی اس سے۔ پھر نے نے تہت کر دیا ہے
کہ گیسو ہی کی زندگی میں ہو کر مسیح کی کہیں ہے۔ خدا کا یہی کلام بائبل مقدس
اور مقدس اور دور دورہ کا تصور ہے بھی شریہ تیسرا ہو جاتا ہے۔
عزیزوں کیجیے۔

جو کہ بائبل میں وہ وحدانہ، واحد، نہیں جہاں سے مکاشفہ کی
سچی بات حاصل کرنا چاہیں اس لئے قرنت کی محفل کے بزرگانی وہیں
سے ن لوگوں کے دعویٰ کو ٹھکرکھ کر دیکھ کر جو حرف بائبل ہی کو کلام الہی
تسمیہ کرنے سے اور صحت سے بن نہیں لیا کا واحد تسمیہ نہیں کرتے تھے اور
رو بہ کو رد کرتے تھے اور کلیسیا کی تعمیر کے بجائے کھنکھس کو جھٹل
دیتے تھے۔ بائبل میں سے من بائبل کو سمجھنے کا نہیں ہو سکتا وہی وہی
ہے۔ یہ ایمان اور اخلاق کے مسئلے ہیں۔ ایمان اور اخلاق ہی مذہب
ہے اور یہی مسیحی تعلیم کی ساخت اور تعمیر کے لئے موزوں اور مناسب ہیں
ان سچا بگڑل کے ہوتے ہیں بائبل اور روایت کا اختیار کیا ہے ان دونوں
میں سے اس امر کیلئے سہارا دینی ہے کہ کوئی مسئلہ الہی معمولی روایت میں
پیدا ہوا ہے یا نہیں۔ جب کہ آگے چل کر ایمان ہو گا کہ کلیسیا بائبل کی تعلیم کو
اس کے صحیح معنوں اور صحیح صورت میں پیش کرنے کیلئے مسیح کی روایت اور
ہے اور اس سے یہ کہی ورتہا ہی الہی کلام کی لائق تفسیر ہوتی ہے
جبکہ کسی بات کے بارے میں اختیار تفسیر مطلوب ہوتی ہے۔

۱۵۵۹ اس کے یہ بھی درکنن چاہیے کہ بائبل سے یہ پتہ نہیں چل
سکتا کہ ماری بائبل کس قدر سچے یا بول کر سکتے ہیں کہ بائبل کی حدود و بائبل
میں مذکور نہیں ہیں یعنی بائبل میں اس کے مشنڈتے بائبل کی کتابوں کے اہام
سے دی ہوئی تفسیر نہیں پائی جاتی کہ یہ کتاب کس قدر سچے کوئی بھی الہامی
ہاں جانے والی کتاب نہیں بناتی یعنی اس بارے میں جو حال بائبل کا ہے
یہی حال دیکھ کر ہمارا سنا، ترمی پشکا، اگر سچہ حسب و قرآن مجید کا ہے
کسی مذہب کی کتاب مقدس ہی حد و دیکھنے مشنڈت جہاں میں کرتی
مشکا بائبل میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ کام بائبل کی تفسیر کی بات یہ ہے اور اس
لئے سب باتوں کے آخر میں مندرجہ ہے کہ خدا اور خدا فروتا ہے کہ
کتاب الہامی کے مجوسے میں یہ کتاب میں شامل ہیں۔ آپولس، خود ج
خدا و غیرہ۔ جس طرح قرآن مجید میں بھی یہ کہیں نہیں لکھا کہ تو کہ قرآن
دوسریں میں ہے اور وہ یہ ہیں۔ سورہ فاکو، سورہ نفا، سورہ
قرآن و غیرہ۔ چیران کی ہر قرئت یعنی ہر ایک فقرے اور ایک ایک مفہم
اور اس کے پیچھے کی بھی تفسیر ہونا چاہیے۔ اس کام کو سرانجام دینے
کے لئے کئی، مبادی، کہ سبوت اور ہر ہر کار ہونا کا کام کتاب کتاب
فقرے فقرے، لفظ لفظ اور ہر لفظ کے ذمے اور کتاب میں جو ترتیب
پائی جاتی ہے اس کی تصدیق کرنا ہوتی کہ یہ یہ کتاب اور اس کے یہ یہ فقرے
اور یہ یہ الفاظ اور یہ یہ جگہ خدا کی طرف سے ہیں اور ان کو تو کی ترتیب
یہ ہے اور اس تصدیق کرنے والے الہامی کہ ممکن بھی تصدیق ہونا چاہیے
اور چیرا اس کی بھی الہامی تصدیق ہونا چاہیے اور ہر ایک مضمون الہامی سچہ
ہونا چاہیے اور لا متناہی سچہ ہر گاہی طرح قرآن مجید میں بھی یہی

نہیں یاد کرو کہ قرآن مجید کی مرتبہ ۱۱ ہیں۔ ان سے نام یہ ہیں ان کی کتابی ترتیب یہ ہے۔ ان کے فقرات اور الفاظ اور لفاظ کے یکے ہیں۔ ایسا نہ ہو سکتا ہے اور ہوا ہے۔ یہ کتاب دینا کا نہیں کہ انیس کلام الہی ہے اور قرآن الہی سے جلا ہے اس سے کہ ان کا کہنے کے علاوہ پھر بھی یہ معصوم رہا رہتا ہے کہ ان میں کیا ہے اور قرآن کیا ہے یا یہ کہ ان میں اور قرآن کی حدود کی یہیں کیا ہے کہ یہ کتاب باقی ہے اور یہ بہت فرق ہے۔ یہ کہہ مقدس کتاب میں خود نہیں کرتیں اور یہ خود ہی کی کرتی ہیں بلکہ اگر کرتے ہیں۔ ان میں کی حد کو جاننے مانے اور ان کی تعلیم کو سیکھنے سے لڑنے کی تعلیم مقرر کی ہے اس کی تعلیم جس کی تعلیم ہے اور اس کے تعلیم سے بھی حد کی تعلیم ہے۔ ان میں کی حد کا بیان کرنا یعنی یہ صود کرنا کہ ان کتاب الہی ہے یہ فیصلہ خدا کی تعلیم ہے جس طرح جو تعلیم انبیاء اور پیغمبر اور کرام سے تھے وہ تعلیم خدا کی تعلیم ہے کیونکہ تعلیم راہ کی زندگی رہے ہیں اس کا پتہ کیا گیا ہے کہ گنگ سکتا ہے کہ کسی صاحب الہامی ہیں۔

بائبل سے بھی کلام کہہ رہے ہیں حضرت امسا کہ پتہ پتہ ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس نے بعض آدمیوں کو کلمہ کا حکم دیا۔ بعض میں جسے کلمہ کا حکم دیا کسی وقت کے ساتھ ساتھ جو کبری کلام اپنی کا پتہ نہیں چلتا۔ یہ پتہ تعلیم ہی سے نہیں جس کی زندگی میں ہے۔ اس سے پس بائبل کی کتابی کتابوں کی تعلیم فہرست کتابی کی مقرر کر سکتی ہے تعلیم ہی ہے جس سے ہمیں یہ بتا دے کہ الہامی نہیں کون کون سی ہیں یہ کہ جو کتاب باطنی الہامی ہو کیسے ہی الہامی کے الہامی ہونے کا

اعلان کرتی ہے۔ خدا کی تعلیم کسی غیر الہامی کتاب کو الہامی قرار نہیں دیتی اور نہ کوئی غیر الہامی کتاب الہامی بن سکتی ہے۔ تعلیم الہامی کتاب کی کو الہامی قرار دیتی ہے اور کسی غیر الہامی کتاب کو ہرگز الہامی قرار نہیں دیتی۔ نہ تعلیم کسی غیر الہامی کتاب کو الہامی قرار دیتی ہے اور نہ وہ تعلیم کے لئے الہامی بن سکتی ہے اور نہ تعلیم الہامی بن سکتی ہے یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس کتاب کو روح القدس نے دکھایا ہو اس کے نام میں کیا کہہ کر یہ کتاب روح القدس ہے اور پھر روح القدس پہنچا۔ چاہی ہی ہو۔ ایسا ہو کہ جس میں کیا کہہ کر روح القدس کی کتاب کہتی ہے جوئی روح القدس سے کلمہ لے لکھوئی ہو۔ کلمہ سچا اور حق کا سنو ہے۔ تعلیم کا کہہ سچائی کی تعلیم دینا ہے اور کس غیر الہامی کتاب کو الہامی قرار دینا سچائی کی تعلیم نہیں بلکہ جھوٹ کی تعلیم ہے۔ سامی کتابیں روح القدس کے نام سے لکھی جاسے کے باعث الہامی ہیں نہ کہ تعلیم کے نہیں الہامی قرار دینے کے باعث الہامی ہیں

خدا نے جن کتابوں کو ہام سے لکھوایا اس سے ان کے نام میں کلمہ پڑا ہو اور جو کلمہ ان کتاب الہامی ہے اگر حد یہ طرز سے کہوں تو کسی کتاب الہامی سے تو کوئی کہہ رہے ہیں کہ یہ کلمہ نہیں ہو سکتا اور جس میں الہامی کتاب الہامی ہے اور یہ کلمہ اس میں مل سکتی ہیں جس طرح خدا نے اپنے کلام کے میں کے لئے اس کا لکھا جانا ضروری سمجھ کسی طرح بن خدا پر الہامی کتاب کا الہامی سونا طرز کا الہامی ضروری لکھ۔ الہامی کتابوں کے وجود کی حقیقت سے حقیقت خود بخود ہی ہو جاتی ہے کہ یہ بھی اس لازمی اور ضروری ہے کہ الہامی خدا پر ظاہر کرنا ہائے کہ کون کون کا کتاب الہامی ہے اس کا الہامی ہونا ظاہر نہ کرنا مدت کرنا مقبول

ایا ہے یا ارتقا کہ صورت میں پیدا کیا ہے یا ثانوی یا دوسرے درجے کی سچی ہے اور اس کا جو نسا اور مٹا لازمی ہیں ہے لیکن خدا کا حق ہونا اور خدا کی طرف سے سچائی ہے اور اس سے جاننا اور ماننا لازمی اور لازمی ہے جسٹا کی طرف سے سچائی ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ گلیبا اس کے بارے میں براہ راست شرف تعلیم ہے در تعلیم ضرور ہے پس اس کے بارے میں تعلیم لینے اور تعلیم کرنے کا معاملہ براہ راست مثبت تعریف کرنے کا معاملہ ہے کیونکہ مذہبی سچائیاں سکھاتا اور ان کی وضاحت کرنا گلیبا کا وہ کام ہے جو اسے براہ راست کرنا ہے۔ اس لئے خدا کے خالق ہونے اور انسانی تدریج کے غیر قابل ہونے کا معاملہ براہ راست تعلیم لینے یا براہ راست مثبت تعریف کرنے کا معاملہ ہے۔ ایمان سے اور اخلاق کے بارے میں گلیبا کا کام اس کا جو براہ راست کام یا ضروری کام ہے پس ایمانی اور خدائی سچائیوں میں مدد بھی سچائیوں کے بارے میں گلیبا کا صرف صاف اور واضح اور لازمی طور پر تعلیم دینا براہ راست تعلیم دینے اور براہ راست مثبت تعریف کرنے کا معاملہ ہے لیکن انسان کا براہ راست پیہ ہونا یا ارتقا کی صورت میں پیدا ہونا براہ راست مثبت تعریف کا معاملہ نہیں کیونکہ یہ براہ راست مثبت تعلیم لینے کا معاملہ نہیں گلیبا کا یہ کام سبب کہ وہ یہ تعلیم دے کہ انسان ضرور براہ راست پیدا کیا گیا ہے اور نہ اس کا کام یہ ہے کہ یہ یہ تعلیم دے کہ انسانی ضرور و ضرورت ارتقا پیدا کیا گیا ہے بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ یہ براہ راست یہ مثبت تعلیم دے کہ خدا ہی انسان اور ہرچیز کا خالق ہے اور انسان میں غیرت فی روح ہے۔ گلیبا کو جو کام کرنا ہرگز براہ راست نہیں ہرگز کیا گیا ہے وہی کام براہ راست کرنے کا کام ہے یہ براہ راست مثبت تعریف کا معاملہ ہونے یا نہ ہونے کا مطلب۔

ب۔ مطالعہ بائبل

چونکہ بائبل معصوم ہے حد بدرستہ واسے پروردگار کی شہادت ہے۔ نوح انسان کے کماہیت حاصل کرنے کیلئے اس کی رہنمائی کرتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس کے مطالعہ کا خاص مقصد یہ ہے کہ کتاب مقدس کا مکمل لوگوں کے واسے گورروں کی فائدہ حاصل ہو یعنی ہمیں اس میں اس کے روحانی پیغام کی جستجو کرنا چاہیئے اور پھر اسے اپنے کام میں لانا چاہیئے۔ وہ ہم پر اندر برہم کی روپیہ عام ہمارا زندگی بن جائے۔ اور یہی ہماری رہنمائی کا حق ہے۔ اس کے مطالعہ کا کچھ فائدہ ہمیں حد کے پیغام کے سرس کو جان اخلاقی اور عبادتی صورت میں پڑھنا چاہیئے اور یوں بائبل کے پیغام کو سبب سبب مایا چاہیئے اور ہر مسیحی کو کوئی حاسی چلتی پھرن اور عمل کرنی بائبل ہی جانا چاہیئے۔ اسے امکان کرنا سننے والا سونا چاہیئے اور ایمان سے محروم ہونا چاہیئے۔ اخلاقی عمل یعنی نیکیوں سے محروم ہونا چاہیئے اور عبادت الہی میں محروم رہنا چاہیئے۔ بائبل کا اس طرح کا مطالعہ بہت اچھے درجے کا مطالعہ ہوتا ہے۔ اس تعلیم کا مطالعہ الہی کا مہیا کیلئے ہمیشہ خدا کے فضل کا محتاج ہوتا ہے۔ پس بائبل کا الہی مطالعہ خدا کے فضل ہی سے ہرگز ہوتا ہے۔ یہ کم و بیش بائبل کے اس مطالعہ سے تعلق رکھتا ہے جسے بائبل کا ہرگز در محققانہ مطالعہ کہتے ہیں۔ اس محققانہ اور ہرگز مطالعہ کی غرض دعاہیت یہ ہوتی ہے کہ بائبل کے متن کے معنی کو دنیاوی علوم مثلاً لسانیات یعنی علم الاسماء یا زبانوں کے علم اور علم آثاریہ قدریر کی مدد سے اور دینی علم مثلاً گلیبا کی روایت کی مدد سے واضح کیا جائے۔

سبھیوں کو بائبل سے بھرپور واقف ہونا چاہیے اس کی خاطر وہ
 ہے کہ اس سے ان کی شخصی پاکیزگی بڑھتی جاتی ہے کیونکہ بائبل سے واقف
 ہونا ایسے سے ناواقف ہونا ہے۔ وہ ان کی نفسی سطح سے حاصل ہونے والے
 "ہر ایک شخص کو جس کے بارے میں تعلیم اور مدد اور صلاح اور تہذیب
 میں ضرورت کرنے کیلئے" فائدہ مند ہے، اور ہر شخص کو اپنی جگہ پر رہنے کا
 سہ ملے، کل چار پانچ گھنٹے "آئینہ" میں پڑھنا مقدس پائوس سوسائٹی
 کے رہنما کی بات سے یہ فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے مدرسین کو آپ بھی کیلئے
 کو اس لئے دی ہے تاکہ ہر خدا پرست مسیحی شخص کو اپنی بات سننے اور ہم سے
 اپنی بات سنانے کا موقع ملے۔ یہ کام ہے جس کیلئے ہر مسیحی کو ہر جگہ ہر جگہ
 چھ مدرسین پڑھنا۔ ہر کام کی مدد کی ہے۔ ہر کام کی تفسیر کرتا ہے جس
 کہ وہ آپ کو ہر کرنے والے مددگار ہے۔ اس آیت میں لکھا ہے کہ "اور
 ہر مسیحی کو اپنی بات سننے کا موقع ملے۔ یہ کام ہے جس کیلئے ہر مسیحی کو ہر جگہ ہر جگہ
 سے ہر مسیحی کو اپنی بات سننے کا موقع ملے۔ یہ کام ہے جس کیلئے ہر مسیحی کو ہر جگہ ہر جگہ
 کے بارے میں واقفیت حاصل کرنے سے اور اس کی حقیقت معلوم کرنے
 سے کہیں جو ہر آیت میں حاصل ہو اس بات کی روشنی میں جو خدا میں اور
 ہر کام کے ساتھ اس وہ ہر اور ہر مسیحی کو ہر گئے اور اس سے اور کو کشش
 کا یہ نہ ہوگی لیکن مسیح کو پڑھنا ہر مسیحی کو کشش کی حالت میں وہ دیکھتے ہیں ہر
 حضور نے ہر طرف ہر مسیحی کو پڑھنا ہر مسیحی کو پڑھنا ہر مسیحی کو پڑھنا ہر مسیحی کو پڑھنا
 ہر مسیحی کو کشش کی یہ حالت میں ہر مسیحی کو پڑھنا ہر مسیحی کو پڑھنا ہر مسیحی کو پڑھنا ہر مسیحی کو پڑھنا

[illegible]

[illegible]

جس میں اس کی رہائی نہ ہوگی کے حالات لکھے ہوئے ہیں ۔

جس صاحب مقدس کا مصلحتاً کس طرح کرنا چاہیے اگرچہ انیس روحانی کتب کا کتاب سب سے پہلے اس کے مطالعہ سے کوئی روحانی فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک اس کا مصلحتاً دعا فی روح ، وسنداری ، و مروتی سے در عقل کو معین کے قاعدے کے تحت رکھ کر نہ کیا جائے ۔ کچھ قریب ہے کہ جس کا نہیں انیس کا مطالعہ ۔ اور جو کر کے کہنے تیار ہونا چاہیے ۔ بلکہ انیس کی کتابیں روح القدس کے ہر سے کبھی گئی میں تو ہر کوئی نہیں کسی طرح پڑھا اور سمجھا چاہے جس طرح ۔ اور ان قدس طلب کرنا ہے ۔ پس انیس کے مطالعہ سے حقیقی مشورہ میں فائدہ پڑے اور حلقہ چھٹے نے کہنے انیس کی فعل کی حالت میں رہنا چاہیے فعل کی حالت سے پائیزگی اور قدس کی حالت مفرد ہے ۔ مقدس ہیروزم کی طرح ان صاحب انوں کو دور کرنے کہنے تیار ہونا چاہئے جو ہر سے لے دکاوت کا صاحب ہونے و مایوں میں اپنے آپ کو اس میں کی خوشیوں کی جا بہت ۔ جسے الگ دیکھا گیا ہے ان سے صاحب میں کوئی چاہئے ان سے سے اس کے گنگ کر دے ۔ جو سب سے اس کے ۔ اور شدہ ۔ اس کے میں ملنا چاہیے اور ان سے وہ منشی میں ہر نا چاہیے اور اپنے اندر سچ کی عقل ہانے کی کوشش کرنا چاہیے اور ہم میں سچ دی عقل در سچ والا میں تھا ہوگی جبکہ ہم سچ کی کلیسا کے سکھانے کے اختیار کی شہادت کریں ۔

پھر سے پر مقدم ہونا چاہئے کہ سورج کے روح مقدس سے انیس میں کوئی بیجا بات لکھی ہوئی نہیں ہو سکتی جو اس کی کلیسا کی تعلیم کے خلاف ہو کیونکہ کلیسا بھی اس روح مقدس سے جس کا اور لا عطا رہنا ہی باقی ہے جس نے انیس لکھا ہی ہو رہا ہے ۔ اس لئے ہم اپنے ہر طرح کے مطالعہ میں

جوان کے قاعدے اور مطالعت کی پیروی کرتے ہیں یعنی ان کے قاعدے کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے مطالعہ کے مطابق رہتے ہیں ۔ اور انیس کے مطالعہ سے بہت بڑا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ یہاں تک کہ انیس کی پیروی سے ہر کوئی عقلی عقل وہ مقدس چیزوں کی نشا گزینی ۔ مقدس ہیروزم سے لے لکھا کہ " سخت کثرت کے مطالعہ کو دور کرنا ہیچ نہیں ہو سکتا ۔ چنانچہ انیس کی پیروی سے انیس کی عقلی رہنمائی اور صاحب انیس کے تہذیبی رجحان سے نہ تو وہ مقدس سے ہر گز فائدہ نہ ہوگا "۔

تب ۔ کلیسا کی بائیس سے وابستگی

کلیسا ہی مسیحی کے دور میں انیس کا جیسے بہت سستی کی رہا ہے اور اس سے بہت بڑا سبب در کلیسا انیس پر انیس لکھی ہے اس سے بہت بڑی جگہ سے انیس کی تعلیم کرتی ہے اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کرتی ہے ۔

محلہ یہ ہے کہ انیس کا استعمال انیس سے حد وہ ہیروزم سے حد میں کیا ہے ۔ وہ ہیروزم کا وہ سبب در حد وہ ہیروزم میں اور اس سے واقف ہو رہی کتاب مقدس کو استعمال کیا کرنا تھا اس سے پھر انیس کے رسوئوں کو حاصل ہوئے ۔ اس کے رسوئوں سے یہ طریقہ روحانی کلیسا نے اپنی انیس کے وہانے کی کلیسا سے حاصل کیا اور روحانی رہائے کی کلیسا سے یہ طریقہ ہر زمانہ کی کلیسا کو پہنچا ہے ۔ یہاں تو انیس کا ہے کہ بعض اوقات کلیسا کے فرزندوں میں سے بعض پہلے انیس سے بہت بڑے ہوئے ہیں درودہ اس کے ساتھ سخت عقیدت رکھتے رہتے ہیں لیکن کلیسا پرستی مجرمانہ انیس سے کسی بڑے پرودہ اور عامل نہیں ہوئی اور اس نے ہر کسی کو کبھی سزا نہ پہنچا

آسمان کے دلوں پر تھے دیکھو گئے، "متی ۲۴: ۲۷" جب یہودیوں میں تھیان
نے اُس کی رسالہ کی تو اُس نے مستثنیٰ کی کتاب سے تین حوالے پیش کر کے
اُس کی زبانی کو رد کیا، ملاحظہ ہو، "اُس نے جب میں کہا تھا کہ آری
صرف روٹی ہی سے جیتا نہیں رہیگا بلکہ ہر ذرات سے جو خدا کے ہنر سے نکلتی
ہے، "متی ۲۴: ۲۷" یسوع نے اس سے کہا کہ یہ بھی لکھا ہے کہ تو خود وہ
بچے خدا کی آزمائش مت کر "متی ۲۴: ۲۷" یسوع نے اُس سے کہا تھے تھیان
دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خود وہ نہ بنے خدا کو چھو کر اور صرف مسیحا کی عبادت کر
متی ۲۴: ۲۷۔ جب وہ اپنے شاگردوں کو نصیحت دیتا تھا تو وہ کتاب مہدیوں کا کہنا
رہے کہ "نہیں تعلیم دیتا تھا دیکھتے" "ناتواؤں سے پاس آکر اُس سے کہ تو دن
یہ فریقوں میں کیوں دیتا ہے؟ اُس نے جواب میں کہا "اُس نے کہا
تم کو آسمان کے مہدیوں کا سمجھ دینی ہے مگر یہ تو یہی دین ہے کہ اُس سے
پاس آکر اُسے دیکھا جائے اور اس سے پاس آکر اُس سے ملو گے کہ پاس
میں ہے اُس سے ملو وہ بھی ملے گا لیکن جو اُس سے ملے وہ اس سے ملے
مفسدوں میں، اُس نے اُس کو "اُس سے ملو" دیکھے ہوتے، میں دیکھتے اور سنتے
تو سے پس سنتے اور میں دیکھتا اور سناتا ہوں "متی ۲۴: ۲۷" وہ پستیوں
اور کائی جتے کہ وہ اس سے ملو گے پر ہرگز نہیں چھو گئے اور انھوں
سے دیکھو گئے پر ہرگز نہ چھو نہیں گئے کیونکہ اُس وقت کے وہ پرچہ نہ
چھینا ہی ہے اور یہ کائی سے دیکھا جلتے ہیں اور یہ وہ ہے سچا شخصیت
کرتی میں تاکہ یہ نہ ہو کہ انھوں سے معلوم کریں اور کائی سے نہیں اور وہ
میں سمجھیں اور رجوع لائیں اور میں ان کو "مستثنیٰ" متی ۲۴: ۲۷۔ اور اُس
نے لوگوں کے سامنے انبیاء کے صحیفوں کی تہجد پیش کی ملاحظہ ہو، "یسوع

سے جواب میں اُن سے کہا کہ، "نبیوں کے صحیفوں میں یہ لکھا ہے کہ وہ
سب خدا سے تعلیم یافتہ ہوں گے، "یوحنا ۳: ۳۲" یسوع نے ایک گڑھی
کو لے جھٹکی اور اُس سے فرمایا کہ "جا کر اپنے تئیں کا جن کو دیکھا اور جو ہر ذریعہ
نے معجزہ کی ہے اُسے گڈر دینا "متی ۲۴: ۲۷" اُس نے نصیبوں، لڑکیوں اور
عبدالقیوں کو ملامت کرنے اور اُن کی تردید کرنے کیلئے کہ یہ ہر ذریعہ کا استعمال
ہو ملاحظہ ہو، "تم نے اپنی رویت سے خدا کا کام بھل کر لیا ہے۔ سے
رباکارو یہ سچا ہے کہ اُس سے حق میں کہا خوب ثبوت کی برتری ہے کہ یہ امت
ان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر ان کا دین مجھ سے دور ہے اور یہ
بے داندہ میری بدستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں لیکن
خداوند سچ نے خداوندیوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ "دیکھا تم سے وہ ہیں
یہاں ہے کہ میں ابراہیم کا خد اور اسحاق کا خد اور یعقوب کا خد ہوں وہ
تو مردوں کا خدا ہیں بلکہ زندوں کا ہے "متی ۲۴: ۲۷" خداوند سچ سے
اُن کو ڈوبیچہ اور دلی اہل کے امور کے حوالے کیے ملاحظہ ہو
اُس کی کامتی "میں یہ وہ خدا کا متی ۲۴: ۲۷ میں یہ سچا کامتی ہے میں دینی اہل
ہاں ہے۔

۱۔ عبدہ عتیق کی تاریخی مستویوں کا حسب ضرورت ترمیمی ذکر کیا ہے
۲۔ مسیحیان کا متی ۲۴: ۲۷ میں، "مکمل سب" دیکھن کی ملک کا متی ۲۴: ۲۷ میں
۳۔ ان کتابوں میں مکمل سب کا نام ملتا ہے۔ "پاس یا ایسا، کا متی ۲۴: ۲۷
اور توفی ۲۴: ۲۷ میں۔ حاربت کی ہوا کا نوا ہے میں، "یشتی کا توفی ۲۴: ۲۷ میں
۴۔ ان کتابوں کا نوا ہے میں، "یشتی ۲۴: ۲۷ میں، "یشتی ۲۴: ۲۷ میں، "یشتی ۲۴: ۲۷ میں
۵۔ "یشتی ۲۴: ۲۷ میں اور "یشتی ۲۴: ۲۷ میں، "یشتی ۲۴: ۲۷ میں، "یشتی ۲۴: ۲۷ میں

کلام الہی سے بہت سی دلیلیں دی ہیں مگر اس کی باتیں دانی میں نہ رہیں ہوں۔
 میں ہے کہ اس نے کلام الہی کے مفہوم کو اس کی گہرائی تک سمجھا۔ اس نے
 توحید اور انبیاء میں مسکے پھل درمی، نہ غیری اور نیکو اور کو خوب معلوم کیا یعنی
 جس قدر مسیحیت عہد عتیق میں پائی جاتی ہے اس کا خوب کھوج لگائی اور اسے
 معلوم کیا اور اس نے ہم رسوم اقوام کو بھی طور پر بہر عتیق کا تفسیر عظیم کہہ
 سکتے ہیں اور جو ہم اس نے روح القدس کی روشنی کی معبودی میں اس پر اسے
 سے پہلے گیلیلی میں کے قدموں میں بیٹھ کر اس کا تفسیر کیا تھا وہ بھی کوئی اور اسے
 علم میں تھا بلکہ بہت اسطرح درجے کا بعد تھا اس کا جس کی قوت در اندر سے
 اور عتیق کی اہمیت وہی نظر تھا جو عہدوں پہ میں پایا جاتا ہے اور وہ پہلے
 کہ کہ "خدا کا کلام زندہ اور متحرک اور سرایک دو دھری طور سے زندہ رہتا
 ہے اور جان اور روح اور بندہ اور گور سے گور سے کہ خدا کر کے گذر
 جاتا ہے اور دل کے خیالوں در ردوں کو جانتا ہے" سی رسوم خدا کی
 بنیاد اس کی یہ دو دنیا کر کے مقدس و مستور کی قوت ہے عتیق سے عتیق پائی
 پڑتی ہے عتیق پر ایمان جو سے کے سب سے وہ تعلیم بات میں اہمیت

۱۰۔ "انجیل سے اسی پاک و شریف سے نفع ہے جو تھے مسیح پر ایمان
 لانے سے نجات میں کر کے کیلئے دانی بخش سکتے ہیں۔ ہر ایک محض جو خدا
 کے ابھار سے ہے تعلیم اور تفسیر اور علاج اور راستبازی میں تربیت کرنے
 کے لئے قائم ہند ہے تاکہ مرد خدا کا من سے اور ہر ایک ایک کام کیلئے بالکل
 تیار ہو جائے۔ ۲۔ تیموتاؤس ۲۔ ۱۵۔ اور اسی سے وہ تیموتاؤس کو یہ تاکید
 کرتا ہے کہ "پڑھنے اور نصیحت کر کے اور تعلیم دینے کی طرف متوجہ رہو۔"

۱۔ تیموتاؤس ۲۔ ۱۵۔ اور اس کے استحقاق کی تاکید صرف اس لئے نہیں کرتا کہ لوگوں
 وہ ان سببوں کی میراث سے جو یہودیوں میں سے تھے جو اسے میں ملکہ حب وہ
 آدمی سببوں کو خط لکھتے ہے جن کی اکثریت غیر اقوام کے سببوں کی تھی تو صرف
 رد شت کے بارے میں نصیحت کا حوالہ پیش کر کے بعد وہ کہتا ہے کہ
 "جس باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہمارے تعلیم کے لئے لکھی گئیں تاکہ ہر سے در کتاب
 مقدس کی نفسی سے تیار رکھیں۔" رومیوں ۱۵۔ اور جو اس نے پیش کیا ہے
 وہ زبور ۱۱۹ ہے اور اس سے پانچ آیتیں لیکھے وہ زبور۔ تفسیر شریف اور امیو
 میں سے چار سو سے پیش کرتا ہے کہ "غیر قومیں بھی ہم کے سب سے خدا
 کی حمد کریں۔ اور وہی ۱۵۔ اور وہ چار سو سے پیش کرتا ہے کہ

"میں غیر قوموں میں تیار کر دیا گیا اور میرے نام کے گیت گاؤں گا اور
 مردہ مردہ تار سہ کہ سے غیر قوموں۔ اس کی اہمیت کے ساتھ خود بخود کہہ رہا ہے کہ
 سے سب غیر قوموں، خداوند کی حمد کر اور سب عتیق اس کی ستائش کریں،
 اشعیا بھی کہتا ہے کہ کسی کی جڑی ہر ہوگی عتیق وہ شخص جو غیر قوموں پر حکومت
 سے کہ شمعے کا اس سے غیر قوموں تیار رکھیں گی۔" روم ۱۵۔ زبور ۱۱۹

۱۱۔ سدا ۱۱۹۔ زبور ۱۱۹۔ اشعیا ۱۱۔ اور اشعیا ۱۱۔ میں پائے

۳۔ اہمیت دانی صدیوں میں۔

۱۔ کلیسیا میں جو شمس تقیم دینے کا کام کرتے تھے ہوں نے مسیح
 رسول کے موسے کی قوت کہ معلوم کیا۔ اور ان کے سولے پر چلنے کو
 دے سے ہنجر رمدی کا قانون بتایا۔ مسیح اور رسوم کلیہ سی کو کثرت سے
 ہم میں رہتے تھے اور کلیسیا میں جو مسیحی تعلیم کے معنی تھے وہ بھی ان میں

دوسرے زمانے کی ایک کتاب کا نام رسولوں کی تعلیم یا دار رسولوں کی تعلیم ہے۔ اس کتاب کا مصنف معلوم ہے۔ یہ دو تفسیریں ہیں لکھی گئی اور یہاں تفسیر اور تفسیر کے درمیان فرق میں لکھی وقت بھی لکھی۔ ایک کتاب ہرمان کا خط کہہ دتی ہے۔ یہ غالباً مسند میں تفسیر کے قریب کسی یہودی میں لکھی گئی تھی۔ ایک کتاب ہرمس کا چوہان یا مشاہیر ہرمس ہے۔ یہ کتاب یا تو نوپا تھی۔ عہد میں تفسیر میں لکھی گئی تھی۔ دو بارے پوپ یا پاپس اول کے بھائی ہرمس نے تفسیر کے قریب لکھا تھا۔ ایک خط دیا گینٹس کو لکھا گیا تھا بعض میں کو یوسینس شہر میں مقدس جسٹس شہید کی تصنیف سمجھتے ہیں مگر غالباً یہ اس کی تصنیف نہیں ہے۔ علامہ کی رائے ہے کہ یہ خط پہلی صدی عیسوی کے آخر یا دوسری صدی عیسوی کے شروع کی ہے۔ اس کا زمانہ تصنیف مسند تک ہے۔ یہ خط مسند سے پہلے لکھا گیا تھا مگر جس وقت نقد بیف ہرمانک اس کا زمانہ تصنیف مسند اور مسند کا زمانہ ہے مگر دیگر علامہ اس کے بارے میں اس کے ساتھ تعلق نہیں ہیں اور وہ اس کا وقت تصنیف مسند سے پیش کرتے ہیں۔

تھما ہے۔ اس پایہ تکمیل کے بعد، دربارے میں
موجود ہیں جو بیسٹس کی تاریخ الرمانہ، ڈراموں کی تاریخ کلیپا، فیسٹیوٹیوٹس
کی تاریخ ایسے جیوڈرگس، اسٹوڈیوٹس کی تاریخ انڈیا، مقدس حیرتوں کی کتاب
مستند، اسٹوڈیوٹس کی تصانیف، فیسٹیوٹس کی تصانیف، فیسٹیوٹس کی
بیسٹیوٹس کی بزرگان کا تذکرہ۔ دربارے میں مستند فیسٹیوٹس کی کتاب در
مستند فیسٹیوٹس، مستند فیسٹیوٹس کی کتاب حیرتوں کی کتاب حیرتوں
تھیوڈورس کو نویں صدی کا ایک فیسٹیوٹس ہیں۔ دربارے میں

وحالات ہیں ہمیں پاپیس کی تعانیف کے اجراء پر اسے ہارے جانے ہیں
 پوپیکارپ کی شہادت سے ہارے میں بھی ایک خط موجود ہے جو پوپ کی کلیسیا
 نے یوگوسلاویہ کی کلیسیا کو لکھا تھا۔ یہ خط مقدس پوپیکارپ کی شہادت کے بعد
 ہی خط تحریر میں آیا تھا۔ مقدس پوپیکارپ ^{۱۹۴۱ء} ۱۹۴۱ء میں شہید کیا گیا
 تھا جس سے یہ خط جو پوپیکارپ کی شہادت نامہ سے ^{۱۹۴۱ء} ۱۹۴۱ء کے عین بعد
 لکھا گیا تھا۔ مقدس پوپیکارپ کمرنا کی کلیسیا کا اسقف تھا۔
 آجائے رسول کی دن تذکرہ اور تعانیف میں جدید حقیقی و درجہ تبرید
 کی مندرجہ ذیل کتب کے فتوحات پائے جاتے ہیں۔
 عبد قلیق۔

چند نش. خروج احبار گشتی. استفتاء فتوح اسماعیل بن محمد بن
اسماعیل بن اسماعیل بن ۲ توانا بچ نگهید. یوس. زبور. احسان و غفر
سبحان هرماه. عزلی ایلی. دانی بل. مصطفی. زریه. ملاکی. مستور
بن سرخ حکمت. طوبیاء و دیه پوریت -
خامنه محمد بن

مقامی سرکاری نوٹا چھوٹا ٹکڑا، بڑا میڈر۔ سکرپتوں پر مبنی
گیتوں، فیسوں۔ فلمیں۔ نیشنلسٹیکوں۔ ریٹرنس۔ ہینڈلنگ
پر یون۔ پیکیج۔ پٹرول۔ پٹرولس۔ رختا۔ میچوا۔

آپا کے رشتہ کی تعلیم میں دوستو کیس جوے وہ بیٹوں میں سے
 سے کہ میں تیرے دوستوں میں میں نے کبھی میں اور وہ ہاتھوں میں
 سہارا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ یہ کہ وہ اور بھی ہیں جس کی سہارا ہو سکتی ہے

سے وہ مانتے مراد ہیں جو آئین کی وقت آزاد تھیں وہ اس کی تباہی نہیں
وہ کلیسا کی مسجد و مسند تھیں سے علیحدہ نہیں تھے اس کی ایک تعلیم سب چیز
کی بھائی کے بارے میں یہ تھی کہ آخر صبح کمال ہو جائیں گے حتیٰ کہ دور تھی
بھی بھائی ہر جائیں گے کبھی نہ کبھی ایسا وقت بھی آجائے گا جب وہ بھی نیک
ہو جائیں گے اور نیک فکر مہنت میں چلے جائیں گے۔ میں باؤسیہ بھی
شیطان اور اس کے ساتھ کے شیاطین پر سب بڑے مرشد نیک مرشد بن جائیں
خدا کوئی فرشتہ و روح ہی رہے گا اور انسان اس پر کلیسا میں بہت
بحث ہوتی ہے اور اس سیرت کی اور تعلیم بھی ہیں جن پر بحث دیکھیں ہوتی
رہتی تھی۔ چونکہ اس زمانہ کی کتب کا معلم تھا اس لئے اس مدرسے
کے علماء اس کی تعلیم کے حامل بن گئے اور اپنے مدرسے کی بدشاہن کو کر کے
بن کر دیا اور ہوتے ہوئے یہ مدرسہ مصروف ہو کر اسے ملے وہ اسے آخر نہ
ہو گیا یہ مدرسہ نہ ہو گیا کبھی نہ ہو گیا اور ہستی کھو بیٹھا مگر کلیسا میں
علم بائبل پکستو جاری رہا۔ پھر نہ تو اس مدرسے کے چند علماء کے
آئین کا حامی بن جانے سے کوئی تعلق ہے اور اس مدرسے کی حد
سے بھی ہر گز تباہی کی حد سے کوئی واسطہ در نہ ہوا ہے۔ یہ سب
تباہی مقصود ہے کہ اس مدرسے نے بائبل کی بڑی خدمت کی۔ اس کا
مشرق میں بڑا تر و توجہ ہو رہا ہے مگر یہ بھی تھا کہ اس کے ذریعہ
سے بڑا۔ اس نے سکالر میں ذات پائی تھی۔ وہ اس کے جن کے
در پیچھے سے مشرق میں اس کا بڑا اثر ہو رہا ہے کہ یو سیس در کید و کید
کے آبا تھے۔ یو سیس نے سکالر میں ذات پائی۔ مقدس مدرسے کے
در پیچھے سے عرب میں بھی اس مدرسے کا اثر بڑا مقدس ہے۔

میں ذات پائی تھی۔ سکالر کے مدرسے کا آخری بڑا مقصد جس میں یہ
مشرق کلیسا کا سب سے بڑا ایسا ذات تھا۔ اس نے سکالر میں
ذات پائی تھی۔

نظاکہ میں سکالر کے مدرسے کا جس اور مقالے کا مدرسہ تھا۔
اس کی نیا دوشین سے ذات تھی۔ اس نے سکالر میں ذات پائی تھی۔
اس مدرسے کے دیگر مدرسے کے گورنر کی پھر نیا دوشین۔ اس مدرسے نے بائبل
کے ہر ایک میں تحریک جاری کی جس میں تحریک کلیسا کی تاریخ میں صرف مدرسے
جدا ہی ہوتی ہیں۔ مقدس مدرسہ دوسرے مدرسے کا شاگرد تھا۔ وہ دوشین اور
مدرسے کا صرف مزاج ہی نہیں بلکہ یہ بھی کلیسا کا نیا دوشین کا مدرسہ ہے۔
نظاکہ کا مدرسہ جو اس نے پائی تھی۔ بائبل کی تعلیم کا اس میں کتب و کتب و کتب
ہے اس سے سکالر میں ذات پائی۔ تمام میں ہی طرح کا صاحب عقل
اس مقدس انفریم تھا اس نے سکالر میں ذات پائی سکالر
تعلیم میں نظاکہ کی کید و کید اور تمام کے صرف چند علماء کا ذکر کیا ہے یہی
اس سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اس مدرسے میں کتب و کتب کا مدرسہ

لائیونج بدعت و سرگرمی میں کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ اپنی سکالر
میں سے چند ایک یہ ہیں۔ سمیر میں اس نے سکالر میں ذات
پائی۔ بدری اس نے سکالر میں ذات پائی۔ اس مدرسہ میں گورنر
اور مقدس جیروم اس نے سکالر میں ذات پائی۔ یہ بائبل مقدس کا
علم و ہر پو ہے۔ یہ علم بائبل کو کلیسا کا حامی و شراکہ اور گورنر
تھا۔ مقدس اگستین نے بائبل پر بحث اس کی تعلیم اور اس کی

مقدس بائبل نیس نے ایک دہرہ پڑھ لی تھی کہ میرے لئے چھ میو کی یک جیٹ
ابھی نقل تیار کی جا رہی ہے تاکہ اس کتاب کا مطالعہ میرے دل پہ میں میرے
نئے سنی جسم میں جو مس زہ کے رعب میں کتابیں کتاب مقدس کی کثرت
سے مستفاد کی گیا ہے وہ بائبل تفسیروں کے مجموعے تیار کئے گئے اس
خداوند کثرت سے صاف طرہ سے کہ اس زہ کے کی دھن قابل
کتاب بائبل مقدس ہی تھی۔ عذرا اس کے کلیب کے سب پاک خداوند
جسے درگزر بقدر دانا و دنیا سمجھوں کے لئے یہ مقرر تھ جسے کہ
میں مقرر ہے کہ وہ ہر مذہب کی ذرا در ذرا کیوں کلام الہی کو پڑھیں
یا گائیں اس سے انہیں صرف زہور کی کتاب ہی سے لگاتار واقفیت حاصل
ہوئی ہو تھی بلکہ بائبل کے سب سے جیسے کاملاً سمجھنا تھا۔ وہ اس کی اصل
سال میں ایک دہرہ پڑھتی ہوئی اور وہ اس کے بائبل صبا ہی پڑھتے
ہوئے رہتے جو بہت بڑی حد تک بائبل کے متن کے مددگار کی خاطر
تو کرتی ہیں

سہ ماہیہ کی زندگی میں

[illegible][illegible]

ہم نے سچے سچے دل سے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رحمت سے آگاہ فرمائے اور ان کے دل کو سچے ایمان سے معمور فرمائے۔ آمین۔

نہاؤں کے معتبروں کا بھی تعلق ہے۔

دوسرے کے کوششیں سلسلہ میں منعقد ہوئی اس نے فیصلہ کیا کہ ہم دنیا کو جو پیشکشیں عجزی اور دیگر مسرتی رہا ہیں پڑھانی یا کریں ہیں اس زمانہ کا پڑھنا یا پڑھنا سببوں میں شروع کرے یا نہیں۔ اس کو سن ہے لے کر شوق کی کوشش تک جو شوق میں منعقد ہونا شروع ہوا۔ ہائیں کے علاوہ کہ پہلے عربی درجہ لڑائی کے قدیم حالات کے نئے علم سے غافل نہ رہنا اور تربیت کی کوشش کے بعد کے نئے میں جو لڑائی کا میدان حاصل ہو گیا ہے کا باعث ہونا اور قدیم پودوں کے بارے میں نیا علم بھی تھا۔ شوق میں تربیت کی کوشش سے یہ منظور کیا کہ اس وقت کے جو رہا سبب خاندان اور دیگر ملک لڑنا لوگوں کی رائے میں جہاں کہ مطابقت آتی ہے جاری رکھا جاسکتا ہے کہ وہ کہاں ترقی کر سکتا ہے۔ لڑائی کی پڑھانی کو تربیت کا مورد ملتا ہے جس میں سونا چاہیے اور یہ کام۔ بل شخصوں کے سپرد ہونا چاہیے یعنی ہائیں پڑھانے والے قابل اہل ہوں جو اس کو سن لے سکتی اور دور سے یہ بھی مقرر کیا کہ خدا کے کلام کی مادی جو پورا کا سب سے بڑا فرض ہونا چاہیے نہ نہ اور تربیت کے بارے میں کہ وہ کے کلام کی جو کہ سے کھینچیں ہو

قرآن اور نیک میں ہائیں :- کیسی ہائیں کے متن کی تعلیم کراتی رہی اور ہائیں کی زبان کی تعلیم دیتی رہی جو حد کا کلام لوگوں میں عام رکھنے کا بڑا نسخہ اور پڑھنا سبب ہے لیکن جن وسائل سے کیسی سخاوت کا پیغام لوگوں کے پاس ملتی رہی وہ وسائل میں نہیں ہر جہاں تھے یعنی وہ وسائل صرف یہی ہیں ہیں۔ جو دہریوں سے سچ ہیں مگر علم و علوم کی پیدائش نو

اور چاہے کی ایجاد نے بہت طرح سے بڑے بڑے فوائد پہنچائے جو ہمیں سے سچ ہیں مگر علم کے زمانے کو رہیں ہیں یا علوم و فنون کی بھائی کوڑن کے پھر سے بڑے سے پید ہونے کا زمانہ کہتے ہیں۔ چھاپے کی ایجاد اور دریافت پندرہویں صدی تک میں ہوئی تھی لیکن بھائیں علوم اور چھاپے نے اس علم کو بہت بڑی حد تک پروان چڑھانے میں مدد دی ہے۔ ہائیں علم کے بہت علم حاصل ہونا تھا اور مادی ناک یا بڑے دیکھنے سے دسی معلومات میں بہت مواد ہوتا تھا۔ اور دیکھ کر ہی علم حاصل کرنے کا طریقہ بڑا موثر اور زور و قوت رکھتا تھا۔ یہ طریقہ دم کے کینا کو مگر یہ تھا کہ اس کے زمانے سے بکر کا کسی گرجوں کی تعمیر تک کا زمانہ ہے۔

ہائیں رنگ میں ہوں پائی جاتی ہے کہ تر حائل میں اور لڑائی اور دوسرے گرجوں میں رنگیں مادی تصاویر پائی جاتی ہیں۔ یہ خافوں اور گرجوں میں رنگ۔ خفوں میں مادی ہوتی ہیں اور ان تصاویر اور نقشوں میں۔ ہائیں آنکھوں کے لئے رکھی گئی ہیں۔ رنگ تراشوں کے کاروں اور نقشوں سے پھر اس کو بڑا پیکر کے وحالت میں کہ وہ مادی ہوتا ہے۔ ہائیں اور ہائیں لوگوں کی آنکھوں کے سامنے رکھی ہیں۔ یہ کار کا تھوڑے سے خاص رنگ کا کار اور تصویر مادی کیا کرتے تھے۔ یہ کاروں اور نقشوں نے اس صورت میں ہائیں لوگوں کو دکھائی اور جن ملک میں کاشی خفیں ہر طرح تھا ہائیں ہائیں پر رنگدار تصاویر بنا کر ہائیں میں کاشی تھی۔ مگر جن میں کاشییں اور پر جو تھیں تھیں ہوتے تھے ان تصویروں پر کاشییں تصاویر بنائی ہوئی ہوں تھیں۔ یہ چیزیں مسکاکہ ہونے کیلئے حد تک رنگیں۔ پڑانے والے

میں جو بڑے سکون کا تھا۔ اس کا خدمت نگار اسے سکول میں اس وقت کے پاس
 تھا۔ اسے جانا تھا اور پھر گھر واپس لانا تھا۔ اسی طرح شہریت کو مسیح تک
 پہنچانے کیلئے مددگار بھی۔ لکھنؤ میں پہلے حرف م بھر اس کی قدر پہچان
 سکتے ہیں کہ وہ پھر یہی واپسی مسیح کے پاس بھی گئے کیلئے خدمت نگار تھے
 بہر حال اس وقت کے چھٹنی تاریکی حالت کو مد نظر رکھیں اس زمانے
 میں بہت تھوڑے لوگ پڑھ لکھے تھے اور انہیں ہاتھ سے کھی جانی
 تھیں جو تعداد میں تھوڑی سی تھی۔ سب لوگوں کو بائبل کتاب ضرورت تھی
 تیس دی جا سکتی تھی۔ سب کو بائبل تصویریں ضرورت تھیں دی جا سکتی تھیں
 تیس، سادگی کی تصویریں لکھائی گئی تھیں یا سب کیلئے کئی بائبلیں تھیں اور پڑھنا
 تصویریں اس وقت کے لوگوں کو مسیح کے پاس پہنچانے کے لئے ضرورت
 تھیں۔

عہدہ شہریت ذریعہ سب سے بڑے واقعات اور نظریے پر جو کہ
 دیواروں پر منواری سسٹم میں بنے ہوئے تھے اور پڑھ
 ہیں مرنے اور اصل ساتھ ساتھ دکھائے ہوئے پورے تھے پڑھنے
 عہدہ تھے۔ یہی وہ نمونے تھے جو سب سے پہلے ان میں ہوئے اور
 بائبل تھیں یعنی تھے عہدہ تھے۔ بائبل اصل تھیں جن کے مرنے پڑے
 عہدہ تھے میں دکھائے گئے تھے۔ اور یہ دونوں طرح کی بائبل گرجوں
 کی دیواروں پر تصویریں کی صورت میں لکھی ہوئی تھیں اور یہ
 تصویریں عوام کے دل کو مسیح کی سچائی سے معمور کر دیتی تھیں پڑھنے
 والے اور مصنف تھے۔ اور جو یہاں کے رہنے والے کا حقیقی دوست اور سرگرم
 ہے۔ غریبوں کی انہیں بھی ہوتی تھیں جن میں تصویریں ہوتی تھیں

اور ان تصویریں کیساتھ ان کا بیان بھی ہوتا تھا۔ اصلی زبانوں میں مذہبی
 ڈرامے بھی بائبل کا علم پھیلانے کے واسطے میں ضرورت ڈریو
 تھے خاص کر ان پر صوفیوں میں انہیں کے ذریعے سے بائبل کا علم پھیلایا
 جاتا تھا۔

۶۔ موجودہ زمانے میں۔

شہریت کی مجلس کے بعد کاردار جو شہریت کے ساتھ ساتھ
 ہے۔ یہ کاردار تھا گوکہ آج کا زمانہ واپس لگتا تھا۔ یہ بھلا پڑھنا
 کی سیر کا دوسرا سہری زمانہ کہتا ہے۔ اس زمانے کے عہدہ کی سادگی
 فوج میں سے دو کے نام دیئے جاتے ہیں ایک نووارد اس عہدہ اور
 دوسرا کارپنٹریس لاپہر ہے۔ اس زمانے میں دونوں عہدہ سرب کی
 ہر کتاب کی ایک سے زیادہ تصویریں لکھی گئیں جو ان بنی مصنوعات کی لکھی ہوئی تھیں
 بائبل کی ہر کتاب کی دو دو تین تین تصویریں لکھی گئیں کہ بول کا سونا اس زمانے کا
 بڑا کاردار ہے۔ اور اس زمانے کے ہر ایسے سوال کا حل کئی کئی عہدہ
 کی انہوں نے اپنی عقلیں رواں اور اس وقت کی مشکلات کو حل کیا تھا پڑھ
 ہدی اس سے مست کم۔ اس وقت ہوں تھے یعنی عصر ربیع ثانی سے مست
 تھیا ہوئی ہے۔ اس عہدہ کی کاسب سے بڑا عہدہ تھیا یہ کام ہوا ہے
 بائبل پینتورم کا اپ سیمپل ہو، ہے جو اٹھارہویں عہدہ کے وسط میں
 یہ کام سرانجام دیتا تھا۔ بائبل پینتورم سے کھنواک منسک و تصور کو
 نہ پایا جب اٹھارہویں عہدہ شروع ہونے لگی سویت رچرڈ تھیں
 نے بائبل کے مطالعہ کی تاریخی تفہیم کی بنیادوں پر اس کی تصنیف ت
 میں بہت سی غلطیاں پائی جاتی تھیں مگر پھر بھی وہ کیسے کہ بائبل کی تفہیم کا

انی ہوا ہے تنقید چاہئے اور پرکھنے کے حق کو کہتے ہیں اور نقد و جانچنے اور
پرکھنے والے کو کہتے ہیں پس جانچنے اور پرکھنے کی بہت اور قابلیت تنقید
سے اور جانچنے اور پرکھنے کے بارے میں قابل اور مہر شخص نقد و جانچ
ہے۔ تاریخی تنقید سے تنقید بہت تاریخ مراد ہے۔ تاریخی تنقید کو تنقید
میں کہتے ہیں۔ تاریخی تنقید میں مغز کی کتاہ کی تاریخی اور ادبی
جانچ سے جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ یہ کہوں کی تصنیف کے بارے میں تحقیق و
تربق ہوتی ہے کہ کس نے لکھی اور کب لکھی اور مضمون کی کیا حقیقت
ہے کیا وہ تاریخ ہے یا افسانہ یہ تکمیل ہے یا ڈرامہ ہے یا سبق آموز
کہانی ہے یا عجم و ہدایت ہے اور نظم ہے یا نثر۔ کوئی کلام جس کے
ذکر لگا رہا ہے کیا وہ اسی کا ہے یا کسی اور کا کلام اس کے ماتھے پر
دیباچہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسی باتوں کے بارے میں تنقید تاریخی یا تاریخی
تہذیب کی ہے۔ اور تنقید میں یہ تنقید نظری کو تنقید ادب سے بھی کہتے ہیں
اور درجہ دیکھنے کے لیے تنقید تاریخی یا تنقید علم کی ہیں و ادبی
تہذیب پر امر و نواہی طرح سے کہنی اور پرانی مشکلات کو حل کرنے کے
طریقے ایک ہاں دن میں جوان اور بالغ اور کامل ہیں ہو جا کرتے ہیں
اپنے زمانے سے بہت آگے بڑھا ہوا تھا جو بیچ اس نے ہوا اس
کو نہیں گئے کیونکہ ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ لگا یعنی یہ اس وقت
ہوا جبکہ کتب کو علمیت و راستہ اعتدال کی آزمائش کی سہولت کی بڑھ
آگیا ہر کچھ تھی۔ یہاں دربار پونی نہایت مفید اور غرض بخش مینار
نور ثابت ہو۔

اٹھارہویں صدی کے آخری چوتھے اور انیسویں صدی کے ابتدائی

میتے میں بائیس کے علمی کام میں کچھ زوال آگیا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ کلیسا کے دشمن اس کے بارے میں کہتے تھے کہ اب یہ ہنسٹرگ پر ہنری ہے۔ اس کا کہنے والے خود کب کے مرنے پر یوں نے ہیں لیکن کلیسا کو سب رکاوٹ میں ہے اور ڈگری یا بے لئے قدم بھر کر تری کر رہی ہے۔ اس وقت بھی انجیڈر جیسے پر ششٹ ایک میں: انیس کے کئی کیتھولک پڑھنی شائع ہوئے۔

پچھلے سو سال ہیں یعنی ۱۸۵۸ء سے بیکر ہڈ پڑاؤ کا یہ ملک میں
کچھ لوگ مسیحیت میں آئے ہیں مگر ان کے بارے میں غلیظ افواہیں گردش
میں جا رہی ہیں۔

۲۔ بائبل کے شخصی مطالعہ کی تاریخ

حکومت نے اس کی تصحیح کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی، جس نے اس کی تصحیح کر کے شائع کی۔

و عالمیں مانگی جاتی تھیں۔ تیسری صدی کے پہلے نصف سے لاطینی زبان نے
مغرب کے سارے وسیع خطے میں مسیحی زبان ہونا شروع کر دیا۔ مشرق
میں یونانی سے کہ غلطی حاصل رہا مگر اس طرف بھی کسی کسی سطر نامی اور قسطنطینی
نے اس کی جگہ لے لی اور بعد میں یہاں حبشہ اور ارمنی اور زازاری
زبانوں نے اس کی وسعت کو اور بھی محدود کر دیا۔ سنہ ۱۰۵۴ء میں اہم اور فیکرکن
سارے ہیں۔ اس میں رومن حکومت پر جبرسن کے کا باب ہوتے ہیں۔ اس
سارے تک جو شخص اپنی پڑھتا تھا وہ یونانی میں دیا لاطینی میں پڑھتا تھا۔
کتاب مقدس کا متن لکھا جاتا تھا۔ اور یہ نہیں زبانوں میں ترجمہ تھا۔
تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ پڑھنے لکھنے والے صرف مصر سے چند
ہیں نہیں تھے اور بعض کتابیں ہجرت انگریزوں پر سستی تھیں۔ اس میں تو
شک نہیں کہ ساری بائبل صرف مصر سے لے لوگوں کے پاس ہو سکتی تھی
اور کتاب ہونے پر پڑھنے والی زبانوں کا حریہ عام زبانوں کا
طائفہ سے باہر تھا۔ ان کے بڑے اور تہذیب تہذیب تھے کہ وہ ایک
بائبل کو خریدنے کا چاہت کریں۔ لیکن قدیم مصنفوں اور پاپوں پر لکھی
ہوئی کتابوں یعنی طواریق اور کتابوں کی اس زمانے میں کثرت سے
اشاعت ہوئی تھی۔ تلاش و جستجو اور کھدائی کرنے سے جو کچھ ہوا
سمان اور مواد حاصل ہوا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس
وقت کتابت کا کام سمٹ ہوتا تھا اور اس زمانے کے لکھے ہوئے طواریق
قلمی نسخے یا مخطوطات و دستاویزات، مکتوبات یا خطوط اور دیگر ضمیمہ کی
تجاریز، پڑھائی ہیں اور جوڑی کتابیں اور دیگر لکھی ہوئی اشیاء ہدیہ یا
جوڑی اور لکھے ہوئے پڑھنے سے دستیاب ہوئے ہیں اور یہی علماء نے

دوسرے محفوظ کرنے ہیں۔ ایک پڑھنے والا جس پر مقدس لفظ کی انجیل کی ایک
سیت لکھی ہوئی تھی سبھی علماء نے اسے بھی حفاظت سے رکھا ہوا ہے۔
اس زمانے کے طواریق کے لئے جب لفظ کتاب استعمال ہوتا ہے تو
اس سے مراد ہی مرد ہوتے ہیں لیکن کتاب کہنے سے یہ مفہوم پیدا
ہوتا ہے کہ پڑھنے والے سے ایسی شکل و صورت کی کتاب سمجھ جیتے
میں جیسو آجکل سوتی ہے۔ لیکن اس زمانے میں کتاب میں اس شکل و
صورت کی نہیں ہوتی تھیں بلکہ طواریق کی صورت میں ہوتی تھیں۔ طواریق
اسٹام و سٹاموڈ اور مہی کی طرح بنے ہوئے ہوتے تھے اور جن میں تھیں
تھیں ڈٹ ہے سوتے تھے اور جسطرح اسٹاموڈ لکھتے ہیں۔
میں بھی سٹاموڈ کہہ سکتے ہیں۔ اور جب بڑھ کر تو جن جنوں پڑھتے
جاتے تھے تو ان کے حوصلے جاتے تھے اور پڑھنے کے بعد
اس صیغہ میں لکھا جاتا تھا کہ وہ دتر خیر جانا اللہ لکھت
اور جے جے سے سنی لئے آسمان کے جاتے رہنے کو طواریق کے
پیٹ سے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ آسمان
طواریق پیٹ یا جلیگا استہ ۳۳ آسمان جو پھیلا ہوا ہے
وہ طواریق طح پیٹ یا جلیگا یعنی وہ نہیں ہے ۴۔
قلمی نسخے کے لئے لاطینی لفظ کوڈیکس (CODEX) اور کوڈیکس
CAUDEX ہے جس کے معنی ہیں درخت کا ٹنڈا تختی یا کتاب
اس زمانے میں کتاب کے لئے دس لفظ استعمال کیا جاتا تھا جو درج
کے تھے کیلئے تھا کیونکہ کتاب میں درجہ کی کتابت و رسمت کے لئے کے
درجہ کی جگہ سے بنا جاتا تھا۔ کافذ یک خاص درخت کے لئے

کے نزدیک چھکے کا بنا یا جائے جس سے طوبہ اور بھی نکلے نہ اسے حالت
نکلے۔ پس یہ طواغیر اور غفلت یا شہوات کثرت و سستی ہوئے میں۔
اس زمانے کے ہائیں کے بیشتر طواغیر اور سخیے میں میں سے نکال رہے
کہ اس زمانے میں جتنے پڑھے لکھے تھے انہیں میں بھی مل جاتی تھیں۔
چوتھی صدی کے آخر میں مقدس جان خود ستر کہتا ہے کہ قسطنطنیہ میں
ہر گھرانے سے نوہ دہا میر پو خواہ غریب یا کوئی میری جاسکتی تھی کہ
وہ عہد جدید کی ایک جلد رکھے یا عہد جدید کا بہت بڑا حقدار ہے۔
وہ دکھاوے کے لئے نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ لگاتار استعمال کرنے کے
لئے رکھا جاتا تھا۔

امور زمانے کی کوئی شہادت موجود نہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ
ان صدیوں میں کلیسا مصلحتاً بائبل کی دشمن تھی، اگر سہ ملکی اور دہلیسی
وہابی کے ترجموں کا ذکر کریں تو یہ حقیقت میں کہ ہوگی کہ مصر میں مصری
صدی کے دوسرے نصف در چوتھی صدی کے آخری در صحت کہ اب
مقدس قبطی زبان و چار ماہج لوموں میں بھی جاتی تھی یہی صدی
بحیری، میوکی، ضحی، صغیر جسی میں صبیہ جسی بعض وقت
میوکی بھی کہلاتی ہے۔ مگر ہائی نہ نہ دیدا سے زیادہ ششستر
نک۔ ع۔ اس زمانے کے ختم ہونے سے پہلے ہی مشرق میں کی تواجہ
مستقل حیثیت حاصل کر چکے تھے۔ اگر کوئی بھی وہیں جاتی جہنم سے
چار بیو یعنی ژارتہ، سماس، سحر، قویونای، جیو کر میں کا کتاب مقدس
کے ساتھ کول وکس۔ ویا یا بیو میں واسطہ پڑتا۔ دوسرے غفلتوں
میں یوں کہیں گئے کہ حضرت سے ہر جہانک کے خطے میں انہیں مقدس قرینا

دش و ہابی میں پڑھی جاتی تھی۔ قسطنطنیہ کی بطریقہ کے یورپی ملک میں
ہم کو صرف دو قدریم ترجموں کا پتہ چلتا ہے۔ ایک تو گاتھی تریسبہ پیچے
آبیدس و ڈوفیلانس نے چوتھی صدی میں کیا اور ایک سداوئی باسلاوی
ترجمہ ہے مقدس ہیرل اور مقدس سینتھریڈینس سے نویں صدی میں
کیا۔

مغربی کی بطریقہ میں لاطینی ہی و خدا دلی زبان تھی اور چرک لاطینی
اوپ میں مذہب و رتدیب پائے جاتے ہیں جس سے اس ادب
کے ذریعے سے یونانک یا یونانی اقوام مسیحی اور مذہب بنائی گئیں۔ ایک
تو مصری اور کثرتی یونانی تو مصری اور یونانیسی توں بھی یونانک ہی تھی۔
یونانک تو کوئیسی اور مذہب ہائے سے برمنی، سوڈن، لاروے
ڈنمارک، انگلینڈ، آسٹریا، ڈنمارک کے گرد و نواح کے جزائر کے
لوگوں کو مسیحی اور مذہب بنانا شروع سے مغربی و پ میں تو کوئی بھی
بڑھ کھن سیکھتا تھا۔ عسی ہی سکھتا ہی میں یہ معتقد کہ بائبل میں
سے کہ اب تک ماہد زمانے کی لاطینی و یونانک زبانوں نے کچھ نہ
صورت اختیار نہ کر لی اب تک لاطینی بائبل کا کسی اور زبان میں ترجمہ نہ
رکھے کہ مدت میں سے یونانک و یونانیسی میں چھپ گئے۔ اس کو کتب میں سے
زمانے سے نکال دیا جاتا ہے جس نے مشرق کے تریسبہ انہیں کے مقدس
جزیرہ کو مفضل ترجمہ کیا یا مشرق کی اس پریم فریم کے وقت سے لے کر
مقدس بیڈ کے مقدس یوحنا کی انہیں کے ترجمے تک جو اس نے مقدس کو
عید مسعود سے ایک دن پہلے اپنے ہسٹریک پر مذہب کیا۔ وہ ہی اس بیماری
میں ہی ترجمہ کرتا رہا جس بیماری سے اس کی جان لے لی تھی۔ میں عرض کرتے

ہوئے تو اس سے نیک چہرہ کے ترچے کو نکالتے ہوئے، درمچر ہل دیں گے
 غیر حق کے چہرے ترچے تک یوں نہیں لے سکتے کہ یہ کیا۔ یہ انگلو سیکس
 مٹھن کے مپن تو مٹھن میں سے کا رہا ہے۔ اس میں جسے انگلو سیکس پائیل
 لی اس رقی کو نشہ و کدو کو دیا۔ اس میں اس کے ترچے کے تالے
 یادداشت سے سے پتہ چلتے ہیں کہ وہ اس کے دل کا ملک میں
 بہت کچھ نہیں کیا کرتے۔ انگلو سیکس کو نہ انگلیٹڈ بہت نہیں آتا۔ یہ بھی اس
 کیٹمن۔ پٹا اور ہل ڈنگ تخلیق نہ رہا یہ کہے تھے۔ انگلیٹڈ مرطیر کا
 کہہ ہے۔ اس کی دسویں کے تھے جو فرس کا ایک تھی کا کہتے۔ اس
 کو اس کے ترچے میں انگلیٹڈ چھو کر کے سے جگہ کریں تھے۔

شہ کے عرب فرس میں روئے دو، اس میں فراسین کے استعمال
 میں آئے تھے۔ اس سے سیکس نے سیکس نے ترچے کا پڑ میں چھوٹے میں ملکوں کا
 قطرہ میں جس میں ہل دی جانے والی پائیل کے وہ میں آئے۔ وہ کام
 سا۔ ماہ میں کا سیکس کا چھوٹے ترچوں کی مدد میں ڈالنے والا ہے
 اس میں۔ وہ ترچوں کا پتھر تھا۔ اس میں (دیکھو) ایک مقام
 سیکس کا ترچہ کیا۔ نیوٹن گال۔ قدر بہتر ترچہ کے سبب اس
 میں دوسری اور گیارہویں صدیوں میں نہ تھیں جو۔ یہ پٹا دیرم جیسے
 علیہ سے ترچے کے۔ اس وقت تک پائیل کا ترچہ تھی۔ یہ میں اس ملک
 جرمی میں شروع ہو چکا تھا۔ ڈیوڈ تھریٹ سے کہ چاہے کے بچ
 ہوئے سے پہلے مکمل اور جرمی جرمی پائیل کے ترچہ تھیں سر رچہ کو
 تھیں جسے استعمال میں آتے تھے۔ ضرور پائیل کے مطابق ترچہ ہلا دیا
 لوگ کیا کرتے تھے۔ وہ ترچوں کے علمی سکول کی مدد سے کسی روک ٹوک نہ

مرحمت کے بغیر ہوتی رہتی تھی۔

فرانس میں کاروباری بھائی علوم و فنون نے لایس کے مستحق کیوں
 کی گئی تھی اس سے فرانسیسی دبا پڑ کر اس کی طرف دوری ضرور تھی۔
 یہ صرف جلسوں پر آؤناؤں اور چھوٹے کے زمانے میں ہی آؤ اس کا پہلا مرکز
 اس کی میں تھا۔ تیرہویں صدی کے دوران ویرس۔ کا پوپ پوٹچا نے آؤوں
 میں بھی ترکیب پڑائی کر وہ انگلیٹڈ کی نظر تائی کریں بلکہ اس بات کے ساتھ بھی
 کہ وہ کیا کر وہ ساری پائیل کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کریں جو پہلے مکمل فرانسیسی
 تھی۔ انگلیٹڈ میں بھی اس کو فرق میں آتا تھی ساری پائیل کا انگلیٹڈ
 زبان میں ترجمہ سوجا۔ لیکن انگریزوں کی زبان کو کوئی زبان ہونے کے لئے اس میں
 فرانسیسی پر مبنی۔ اس کا ترچہ حاصل ہوا۔ اس میں انگلیٹڈ اس میں
 فرانسیسی بھی ہوتی تھی۔ اس میں اس سے کوئی ترچہ انگلیٹڈ کی جگہ
 زبان کو شروع حاصل ہو گیا وہ وہ اکثر اس کی زبان میں تھی۔ اس میں فرانسیسی
 پر شروع تھا اور اس میں کوئی زبان۔ اس میں اس میں ترچہ انگلیٹڈ کا ترچہ
 اس میں فرانسیسی زبان کی طاوت سے جو ان کی سب سے بہتر ترچہ وہ طاوت
 انگلو سیکس۔ ان کی تھی اور تھوڑی سی طاوت اس میں فرانسیسی کی تھی جو کہ
 اس میں تھی۔ ان کا بہت بڑا جھڑا انگلو سیکس زبان کا شاعر سنگل خود کی
 بھی زبان تھی۔ اس میں اس زبان کا نام انگلیٹڈ یا انگریزی ہوا۔ وہ ملک
 کا نام انگلیٹڈ یا انگلیٹڈ ہوا۔ انگلو سیکس زبان کو تیرہویں صدی کے
 نصف سے پہلے یہ ظہر حاصل نہیں ہوا تھا۔ کہا گیا ہے کہ زور ہوا بہتر کو
 وہ واحد ترچہ تھا جس کا ترجمہ انگلیٹڈ اور مابقی سب کے درمیان انگریزی

زبان میں مروج ہوا یعنی ۱۲۵۰ اور ۱۲۵۱ء کے درمیان صرف زبرد کا
 ترجمہ انگریزی زبان میں پایا جاتا تھا۔ تاہم یہ ایک ہولناک واقعہ
 تھی جو ملک یورپ میں ۱۲۵۰ء سے ۱۲۵۱ء تک رہی اور اس سے کروڑوں شاہین
 خاک ہو گئے۔ ۱۲۵۰ء کے مقام کے قریب انگلینڈ میں بائبل اور کم از کم
 اس کی نصف آبادی کا مہیا کر دیا۔ انگلینڈ میں اس بیماری نے یورپ کے سب
 ملک سے زیادہ نقصان کیا پس کی موت تک سے مراد ہے ۱۲۵۰ء سے
 جس پہلے ساتوں تک ۱۲۵۰ء سے ۱۲۵۱ء تک تھے پس اس سے ایک سو
 سال کا وہ زمانہ مراد ہے جو ۱۲۵۰ء سے ۱۲۵۱ء تک تھا۔ اس کے تیس سال
 سے کچھ زیادہ عرصے کے بعد یعنی ۱۲۵۱ء میں وکلف کے بائبل تیار ہوئی یہ
 پہلی برٹش تھی۔ اس تھی ۱۲۵۱ء کے قریب وکلفی جان پر دے کے ہاتھ کا
 نظر لایا گیا تھا اور پیش کیا گیا۔ یہ پندرہویں وکلف کی وفات کے کوئی
 چار سال بعد تیار کیا گیا تھا۔

یہ بھی حقیقت عجیب نظر معلوم ہو سکتی ہے کہ پہلی مکمل انگریزی بائبل کو
 ان اشخاص نے تیار کیا جو کبھی تک نہیں تھے لیکن اس حقیقت کو حالات
 کی روشنی میں دیکھا جائے ہے۔ پہلے وہ اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ موت
 آجاری کا سبب بڑا جھڑپا تھا جس نے بہت بڑی حد تک بائبل کے
 انگریزی ترجمے کی ضرورت میں تھی اور دوسرے جو پڑھے لکھے تھے ان میں
 سے اکثر بہت غریب تھے۔ ان تھی اور سب پڑھے لکھے تھے تھے اور
 ان کے بے بائبل لاطینی اور فرانسیسی زبانوں میں موجود تھی وکلف اور
 اس کے پیروؤں کو ترجمے کی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنے نادست عقائد کی
 شاعت کر سکیں۔ سب نئی زبان میں لکھنے والے ہمیشہ اسی طرح کرتے

آئے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس نے اپنے غلط عقائد کی تفسیر کرنے
 غلط ترجمہ کیا۔ وکلف کا ترجمہ تو نادست نہیں تھا لیکن جب ترجمہ موجود نہ ہو تو
 غلط تفسیر کرنے کا موقع خوب ملتا ہے۔ اور یوں بائبل کے نام پر غلط
 تفسیر کے درجہ سے نادست نادست اور نادست عقائد پیش کیے جاتے
 ہیں۔ یہ دعویٰ بالکل بجا ہے کہ اگر وکلف انگریزی میں ترجمہ نہ کرتا تو چودھویں
 صدی میں کبھی تک جو بھی انگریزی میں ترجمہ کرنا نہ کر سکتا کیونکہ اس وقت تک
 میں انگریزی بخوبی قائم اور مستقل ہو چکی ہوئی تھی۔

انہی دنوں میں وکلف کی انہی ہی عام طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ در
 اسے استعمال کرے وہ اسے صرف عوام ہی نہیں تھے بلکہ مشران اور کچھ نادست
 بھی تھے۔ اس ترجمے کی جو جلدیں موجود ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وکلف کا
 ترجمہ صحیح تھا۔ بحیثیت ترجمہ وہ بہ ضرر تھا اور نقصان دہ نہیں تھا۔ اس ترجمے
 کی جو جلدیں موجود ہیں ان میں سے زیادہ تر اس میں جو پڑھے لکھے نادستوں کو
 ترجمہ کی ہیں اس ترجمہ کے شروع میں ایک دینا چھپوا تھا جس میں اس میں
 نے اپنی غلط فہم کا انداز کیا ہے اور اس کے دینا چھپو کر رورکشیہ
 سے اس بائبل کو نادست نادست کبھی تک بھی استعمال کرتے تھے۔ جو
 جلدیں موجود ہیں وہ بادشاہوں، شہزادوں، مراؤں اور سب نادستوں کی
 ملکیت تھیں اور ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس ترجمے کو استعمال کرنے
 کے لئے اس کا دینا چھپو کر دیا گیا ہے۔ اس میں آ کوئی شک نہیں کہ
 وہ بائبل جو ان اشخاص نے تیار کی جن کے عقائد نادست تھے وہ شک کی
 نگاہ سے دیکھی جاتی تھی اور اس کی مخالفت بھی کی گئی لیکن کچھ عرصے کے
 بعد اس پر شک کرنا اور اس کی مخالفت کرنا بند ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا

سب لوگوں میں سماجی سیدوادی پیدا کرنا ہمیں ہرگز کامیاب نہیں کر پائے گا۔ لیکن جو تعلیم کا ماحول کامیاب اور روشن ور ہے کامیاب ہے۔ یعنی لوگوں کو فکرت کے وسائل پیدا کرنے کا کام۔
 اس سیدوادی کو ترقی میں منت در میں کر سکیں تاکہ وہ اس کام میں موزوں نہ لائیں۔
 تعلیم کے قیام اس کی موجودگی کا مفید ثبوت ہو جاتا ہے وہ مفید ثبوت انہیں
 دیکھا چکر گیا ہے جو وہ لوگ کہ وہ دیکھا کہ تعلیم جیسے مرضی نامی ہے۔
 وہ فکرت کے وسائل پیدا کرتی ہے۔ وہ فکرت کے وسائل میں بہت سی چیزیں
 دیکھ سکتی ہے۔ وہ فکرت میں نہیں کر رہا نہیں فکرت کے وسائل میں
 اس مادہ کشی میں نہیں رہی بلکہ اسکی تہذیب سے شاکر لوگوں، سیدوادی ہے جو کہ
 تعلیم پر فکرت کے وسائل کے بارے میں فکرت نہیں کر سکتی۔
 اسے وسائل میں بہت سی چیزیں ہیں۔ اسے فکرت میں نہیں کر سکتی۔
 یہ فکرت میں بہت سی چیزیں ہیں۔ اسے فکرت میں نہیں کر سکتی۔
 اسے فکرت میں بہت سی چیزیں ہیں۔ اسے فکرت میں نہیں کر سکتی۔

وہ جو کھلبلیا ہوا ہو، اس کے پاس نے لوگوں کو ہانپل سے
 فردم رکھا وہ بیٹھے ہیں۔ یہ سب خاص کر در و در حواج سے یہ تھی
 انگلیں، منہ، ہونٹوں اور ہاتھوں سے جو محسوس ہو رہی ہیں۔ بچ
 ہے۔ تاریخی عمارت سے انگلیاں پھینکتی ہیں۔ یہ پریس سے باقی ہانک سے
 ایک پینٹ پیچھے تھا۔ پریس کے والی ہانک میں اس سے سوت سے ٹکری
 سمون کی درمیان شاعت میں جل ہوئی تھی۔ در و در کھڑکی: ہانک کے شیشے ہانک
 سے پتے دیکھی۔ ہانکوں کے نیچے چھابے خانوں سے بھی خاصیت ہانکوں
 چھپ کر شائع ہو چکے تھے۔ یہیں پر شیشے ہانک سے پتے لکھی تھیں۔
 ہانک ہانک کے ایک سوچا۔ ایڈیشن چھپ کر شائع ہو چکے تھے۔

انہ اس تہان اور چھوٹے الزام کو کافی حرب دیا جا چکا ہے کہ کلیسیا کو
سے بائبل کے بارے میں وہ دستخط کیا کرتی تھی وہ لوگوں کو بائبل کے مطالعہ اور اس
میں شریک کرتی تھی اور ان کو فائدہ بخش رہے تھے مگر کلیسیا کو ان کو فائدہ بخش
نہیں کر سکتی وہ لوگوں کو خدا کے کلام سے سیر کر کے کیلئے مغرب کی تھی ہے بلکہ
یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ تمہیں شمول تو چھان ہے اور میں اسی پستل پر ہیں
کلیسیا بناؤں گا، اور عام روح کے دروازے میں میرے نہیں بائبل کے عالم
اور روح باقیات کے دروازے میں موت کی تھیں کلیسیا یہ غالب ہیں۔ نہیں
اس کا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا پر موت نہیں آئے گی بلکہ جب تک دنیا جی
تک تک کلیسیا میں نہیں پر موجود رہے گی۔ کلیسیا کی آوازی بہت بلند ہوئے
تے جیسا محفوظ ہے کہ یہ آبادی کی موت سے حفاظت ہے۔ دوسرے کلیسیا
پہنچ سکیں اور حق کا سنوئے ہے کہ یہ خود نگاہ ہوگی، ورنہ لوگوں کو کبھی غم
کرے گی کلیسیا میں سچائی کی موت کبھی نہیں آئے گی باری کی تھیں کلیسیا
جس میں ان کی موت نہیں، ان کے ساتھ ان کے ساتھ ہے کلیسیا اس سے متور
کی ہے وہ اس دنیا میں اس لئے رکھا ہے تاکہ وہ دنیا میں اپنی دنیا کی حالت
کے مسائل میں کرے۔ لوگوں کو خدا کا کلام سنائے، نہیں خدا کا کلام بہم
پہنچائے۔ اس میں دعا و تلقین کرے انہیں عبادت کرائے اور سکھائے
دے اور انہیں دینداری اور نیکی سے آراستہ کرے۔ یہ کلیسیا کا خاص کام
ہے اور اولی درجے کا کام ہے اور اس سے کبھی تہذیب اور گرجوں
سکھوں اور بہتیاؤں کے بنانے کا کام خود بخود نہیں ہوتا ہے گریہ ان کا کام

مسک کے مسیحی علماء سے انابا یہ فرق یہ تھا کہ سکندری طرقتی تفسیر کے مسیحی علماء پرانے عہد نامہ کی آیتوں کو جو مسیح کے پیش نمونے تھے انہیں پرانے عہد نامہ کی مسیحی تفسیر میں مناسب رد دیتے تھے کیونکہ یہ پیش نمونے عہد نامہ کی اصل میں ہیں۔ یہ کہ عہد نامہ پرانے عہد نامہ میں مسیح کے بارے میں تعلیم دی ہے اس تعلیم کو علم الہی میں ہم عدم حاصل سے دور رکھنا کہ مسیحی علماء پرانے عہد نامہ کی تفسیر کرنے وقت اس امر کا وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ مسیحی عہد نامہ کی تفسیر اس کے اصول پر مبنی تھی کہ جو کچھ حضرت عیسا پر لکھا ہے انہیں کے اس سے بہت عیسائی اور گہرے معنی ہوتے ہیں اگرچہ عہد نامہ کی تفسیر کرے ہیں۔ یہ بھی اور اس مسک کے کئی ایک علماء عہد سے بڑھ گئے تھے اس حقیقت سے کہ انہیں کیا جانتا کہ عہد نامہ کی تفسیر کرنے کا طریقہ کچھ اصول پر مبنی تھا۔

تاریخ کے پانچے جو عہد عتیق سے حاصل ہوتے ہیں انہیں گورنر سے نکال کر تہذیب کی نظر اس کے ساتھ بہت غفلت اور بے پروائی برتنے ہیں۔ مسیحی عہد نامہ میں عیسائیوں کی پالیسی کے لئے جانے کے، عیسائیوں کو قبول کرتے تھے مگر باوجود اس، رسول کے تسلیم کرے کے وہ تہذیبی بنیادی سچائی سے بہت دور نہیں جاتے تھے۔ وہ تہذیبی سچائی سے اتنی دور نہیں چلے جاتے تھے جتنی دور لیل چلا جاتا تھا۔ اور اس طرح سکندری مسک فیروسی درحقیقت طور پر حقائق پر مبنی تھا یعنی حقیقت نویس اور حقیقت گو ہی تھا۔ حقیقت لکھنے والا اور حقیقت کہنے والا تھا۔ عہد نامہ اس کے اس مسک کے علماء کو نہ انہوں کے جاننے میں بڑی جرات اور عظمت حاصل تھی۔ اگرچہ انہوں نے منظم مرتب اور مسلسل الیات کی تاریخیں لکھی۔

اس نے ہم الہی کو سکندری اور مرتب وار بیان کرنے کے کام میں رہنمائی کی۔ اس کے عقیدت مندوں کے بارے میں اس نے بہت کام کیا پس ان کے سکندری کے کام کو ابتدائی سا اور اولیٰ نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ واقعی افسانہ دراصل دور دور کا تھا۔ آہائے اسکندریہ میں سے ایک سے کیا ہی عظمت کہ ہے جو نہاد حاضر کے محققوں کی بات جیسی بات ہے وہ کھنڈ ہے کہ وہ میاں زمین عربیہ میں کے بارے میں یہ ضرور ہی ہے کہ اس وقت کو لکھنا خاطر رکھا جائے جب رسول نے یہ لکھا اور جس کے بارے میں لکھا اور وہ بات بھی جو فیروز خانی (اور اسی طرح ساری کتاب مقدس کے بارے میں بھی یہی طریق راست اور لاری ہے) تاکہ ایسا نہ ہو کہ بڑے والا باوقیہ کی وجہ سے ان میں سے کسی سے عہد نامہ کے یا کسی خاص بات کو حاصل اور معلوم نہ کر سکے اور انہیں یقینی معنی سے دور چاہئے۔ "اقتباس از امتحانائیں خلاف آریٹس۔ مقدس امتحان سینیٹ نے آریٹس کے خلاف لکھتے ہوئے یہ تحریر کیا ہوا ہے۔ نیز وہ یہ کہ اس کے کتب خانے کا محتوی واقعی تحقیق کرنے والا تھا کیونکہ اس نے فلسفے سے یہ بات کہ تھا کہ آیا اس شعاع ۱۱۱ میں مصنف اپنے اپنے میں پایا ہے بھی یہ اس کے مصنف اپنے بارے میں کہتا ہے یا کسی اور شخص کے۔ یہ میں بیان کرتا ہے اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ انہیں کی قوم اور انہیں کے جڑاوی کے بیان کی بنیاد یو سینیٹس نے ڈالی تھی جو اسکندری مسک کا عالم تھا۔

اسکندری مسک کے علماء کے نام یہ ہیں۔

پیتیش، کیمینٹ، سکندری، آریٹس، پیتیش،

ڈینس سکندر دی پینٹس، پینٹس فیہروی، مقدس اٹھنا سیتس،
مقدس اہل، مقدس گرگوری نرینڈم، مقدس گریگوری،
بریکس، مقدس امبروس، مقدس پیرل اسکندر دی۔

پینٹس، اسکندر کے سکول کا پرنس تھا، اس وقت ہندوستان
میں جو مسیحی تبلیغ کلام اہل کرتے تھے، برہمن اور ہڈتوں کے ہاتھ
بہت سخت و مباحثہ کرتے تھے، پس انہوں نے پینٹس کو سکندر سے
ہندوستان آئے کہ وہ یہاں آیا اور یہاں ایک سال قیام کیا، ایک سال
کے عرصے میں وہ ان سب پندروں اور برہمنوں کو جو اس کے ہاتھ بحث
کرتے آتے تھے، کامل شکست دیکر واپس اسکندریہ چلا گیا اور وہاں
جا کر وہاں کے مدرسے کا پھر پوسٹل ہو گیا۔

منسلکات اٹھنا کیہ کا حقیقی مقصد عامہ اس کے نظریہ کو
میں پر ہوتا ہے، اٹھنا کو علماء اپنے حوالہ خیالات و تفکرات کو اس
برائی سے بڑی احتیاد سے بچاتے تھے جس سے وہ گواہ پانڈی تھے
کہ وہ آتے تھے جہاں تواریخی نہیں ملے، عوی اور عقلی سہی مروت
سے اس نے بھی جاری تھی، وہ لے لے لے لے سے ملے، ملے لے لے سے
کرتے تھے وہ الفاظ ہی سے چلتے رہتے تھے اگرچہ وہ یہ بھی تسلیم کرتے
تھے کہ انہیں ہمارے دل و دماغ کو چھوٹی چھوٹی تہیتوں سے بڑی بڑی
حقیقتوں کی طرف لے جاتی ہے اور یہ بات خاص کر ارنیل کے مسیحی
جیسو کا مومن ہونے میں پائی جاتی ہے مثلاً، بوسیتس ہی کی کتاب کے
پہلے باب کی نویں آیت میں اسرائیلی قوم کو دعویٰ یہی ہرے لوگ نہیں
کہا گیا ہے اور دوسرے باب کی پہلی آیت میں ہی یہی ہرے لوگ کہا گیا

ہے یہ اس بات کا انداز تھا کہ مسیحی کے وقت میں خدا کی بادشاہی کا تختہ
اسرائیلی امت سے لیا جائیگا وہ ہمیشہ کے لئے دعویٰ یعنی میری امت میں
جن جیسے گے اور دوسری قوم کو وہ ہندوستان دیا جائیگا جو خدا کی بادشاہی کے
دعویٰ میں آئے، یہ سبسی امت ہے کیونکہ مسیحی کلیسا جو قوم لوگوں سے
بہتر ہے یہ کامل طور پر اندازہ نہ کیا گیا یعنی میری امت ہوگی۔

نظا کو کو مسک کے عہد، جیسے مقاموں کے ایسے ملے کرنا، ملے
جائز و درست قرار دیتے تھے اور ایسے ہی ملے کرتے تھے اسرئیل
امت کا مسیحی کلیسا کا نوز ہونا، دیموں کا مسیحی میں ملاحظہ کریں خدا
نے اپنے لوگ ہونے کے لئے غیر قوموں کے لوگوں کو بھی بلائے، جسے "موسیٰ
کی کتاب میں خدا نے فرماتا ہے کہ وہ جو میری امت نہیں تھی اسے اپنی امت
کروں گا اور جو میری نہیں تھی اسے میری کہوں گا اور اب ہوگا کہ جس جگہ
ان سے یہ کہا گیا تھا کہ تم میری امت نہیں ہو اسی جگہ وہ زہرہ خدا کے بیٹے
کہا نہیں گئے، اسلئے چہرہ کو دے کے ذریعے سے دیکھنے کیلئے انہوں
نے ایک خاص مسجد بنائی ہوئی تھی جسے وہ عید پر آتے تھے اس کے کسی
خیال نظر پڑتی میں پس وہ اسے جزی میں اٹھانے کے خیال کو اور وہاں میں
اٹھانے کیلئے دیکھنے کو مجبور کیا کرتے تھے پس مجبوراً ان کے نزدیک عید طرہانی یا
علم قیاس تھا اور وہ اس کی حدود پر ہی تحقیق سے قائم کرتے تھے اور وہ
حدود کلام الہی کے الفاظ ہی تھے مثلاً، شہنشاہ شہنشاہان ہے اور میں اسی
چٹائی پر اپنی کلیسا بناؤں گا، یہاں چٹان کے معنی عقلی و لغوی نہیں بلکہ
مازی ہیں اگر عقلی معنی لئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ پھر اس پتھر کا بنا
جوا تھا لیکن اگر جاری معنی لئے جائیں اور اسے ایک استعارہ سمجھیں

[illegible]

مقدمہ سے یہ جتنا خوبصورت الفاظ کو سلیک کا مشہور اور ممتاز ماہر
ہے وہ کسی کتاب کی غرض و غایت، مقصد، حوالہ اور ہوائے کلام اور اس
کی تاریخی مبادرہ اس کا ناہی کی وجہ سے قائم کرنے کے بارے میں بڑی احتیاط
کا حامل تھا۔ وہ الفاظ کے حقیقی معنی کی چھان بین کرتا تھا وہ سبق و
ساری کا بہت خیال رکھتا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اپنی کتاب میں چونکہ اپنی تنظیم
کا مقصد یہ ہے کہ وہ جو کچھ ہے تا بہت کچھ میں، لکھا جائے گا
تسویں سال (جو اس کے پہلے سال اول درجہ کا تھا) اس کی
تصانیف میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب جو کچھ ہے کہ اس
سے صبر و متبع کی انتساب ہم کر رہے ہیں۔ دوسرے دہے کا
انتہر نامی کتاب لکھنے والے علم کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا اس کے
ساتھ ایسا مسند ہوتا ہے کہ دونوں سے تصنیف کا ایک ہی کام ہوتا ہے
خدا پر تبصرہ تصنیف کا ہی ہوتا ہے۔ تبصرہ جو کچھ لکھتا ہے وہ کامل
طور پر تبصرہ کی تصنیف ہوتی ہے۔ اور خدا اس کے اس کام میں اس
کے ساتھ ایسے مسند ہوتا ہے کہ وہ تصنیف کا لہجہ پر خدا کی تصنیف
ہوتی ہے اور چونکہ وہ بخیر سے مسند ہوتی ہے خدا کے لئے اس

[illegible]

[illegible]

۱۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۲۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۳۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۴۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۵۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۶۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۷۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۸۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۹۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔
 ۱۰۔ ہر ایک کے لئے ایک کمرہ ہوگا۔

[illegible]

میں نے اپنے دل سے کہا کہ وہ تو میری بہن ہے

وہ سچ کی تلقین ہوتا ہے اور خدا کرنا ہے وہ پذیر فرمائی ہوئی ہوتی ہے جیسے کہ
لوگ کی قربان کے بارے میں کہا ہے لیکن وہ تو یہ کہتے تھے کہ خدا کے اقدار
اور اس سے کسی کی قدرت مراد ہے سمجھ کر ان سے ہماری دریاہ
سے سوچنے سے فرما کی مقبولیت اور پسندیدگی فرما دے تمہیں۔ مگر انہوں نے
سے ہا پسندیدگی مراد ہے۔ خدا اس کے عطا کردہ کرم سے اس کو پسند
رہے کے تمہیں بتا کر ان کو تو وہ کچھ بتا دیتی تھی اس سے اس کے بڑے
کاروں کو شاہد بناتا پسند کیا۔ وہ وہ اپنے کاموں سے سمت ناراض ہوا۔ اس
باعتدال اوصاف کے لئے آوارگی جس اوصاف کرنا ہے پس اس مسئلہ کے
عبارت اعلیٰ اور چاروں دونوں طرح کی تفسیر پر زور دیتے تھے، درحقیقت یہی گویا
چاہیے کیونکہ اس طریق درست و مکمل ہے۔

وہی مسئلہ کے علاوہ کے نام ہیں۔

مطوفین، مقدس سیرتیں، مقدس چاروں، مقدس ہیروم، مقدس

کتیں اور یکرمانے ناچ

مسحور خاصہ اور وہ صفت ان کے سامنے ہم وسطیٰ نے
میں کتاب مقدس کے بارے میں تحقیق نہ تھیں کہ طریقہ میں بڑی ترقی
موتی۔ وہ قصہ جو نقل صحیح کام کرنے میں تعجب اور تعظیم ان کے خاص
ذریعے تھے۔ ہوں سے مقدس احاطہ نے مختلف معنوں اور تفسیریں میں
ایسی صحت کے ساتھ نظر کیا جیسا اس سے پہلے کسی میں کہا گیا تھا کہ وہ
نے متین کی عبارتوں کو اس بارے میں جانچ لیا کہ علم ہی کے لحاظ سے کسی
مقام کی قدر و قیمت سے پہلے کسی عبارت میں کیسا اور کس قدر علم ہی پر
حادث ہے۔ وہ جن کی تفسیر کرتے اور برصغیر کے معنوں کی حد تک کوئے

تھے۔ وہ مصنف کے مقصد کی تحقیق کرتے اور وہ حالات کے راپنے کی
وہی کرتے تھے۔ اس ساری جانفشانی کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ اس سے
عقائدوں کے مصنف پر بہت روشن پڑی جو خدا سے اور مشکل تھے۔ ان
عبارت کی تفسیروں کے طریقہ کی بھڑکے قدر و قیمت میں اصل بارے کے ساتھ
کی ضرورت ہے اگر وہی عبارت کی اور اس کو مقدس ہا میں کیونکہ اس کی تفسیروں
کا جب سے عطا کیا جائے تو پھر ان کی قدر و قیمت معلوم ہو سکتی ہے اور اگر
کوئی ان کی تفسیر نہ کرے اور محنت سے مطالعہ کرے تو اس کی اپنی محنت اور ہے
خبر کا بہت حصہ اس سے کیونکہ یہ تفسیر ہر شے اور خود بخود اور تفسیر ہا سے
تیار کی گئی ہیں اس لئے زور اور ہمت سے پڑے کی ہیں۔

خبر کا حصہ جس تفسیر یعنی تفسیر کی محنت کے بعد کا نہ ہو بلکہ تفسیر کا
زور شہری نہ تھا۔ اس مقدس ماہان کو بھی ضرورت سے اس کے خاص
کاموں میں رہتے تھے کہ اس کا ہی مقصد کے ساتھ محنت نہ دے بلکہ وہ
بعض خاص باتوں، مقدس، جزویہ، قابل، فکر، تفسیر، علم، اور ان
وہاں میں ہیں اور اس کو اس کے طور پر تفسیر و تفسیر اور علم
شکل مشرق میں تو یہ تھے علم شکر تفسیر کا علم ہے۔ بلکہ یہ ہے
کہ اس علم شکر شکر کی کام ہے۔ یہ دعویٰ ہے۔ صحت ہے کہ تفسیر کا
توسل تفسیر میں کے چوں کے ہا میں سے ہے۔ اور یہی صحت کی تفسیر
سے اس کے ہا میں، اور اس سے اس کے ہا میں سے ہے۔ اور یہی صحت کی تفسیر
سے مقدس پوکی کے خطوط کے ہا میں سے ہے۔ اور یہی صحت کی تفسیر
کی تفسیر پر کسی کو کوئی تفسیر نہ دیتے تھے۔ اور یہی صحت کی تفسیر
کوئی ایسی کتاب میں تھی جو اس کی تفسیر کے ساتھ ہر ایک پر

کا ہوا اور بائبل، در اس کے علم کی اشاعت میں زراعتوں پر اور علمی طرح
مختصر پانی سے معمور ہے اس طرح ساری دنیا بائبل کے علم سے معمور ہو
اور اس میں زمانے کے علم کی مقدار قیامت تک یا س کے خزانہ
جو۔ یہ زمانہ لاقتنااس ہو۔ یہ زمانہ باقیہ رہے۔ آئیں یہ رب العالمین

۴۔ زمانہ حاضری کے بائیں کے کیتھولک لبریری

[illegible]

اور اس حقیقت معلوم کرنے کے لئے سے طریقوں کی آزمائش پر کچھ ذمہ
محققانہ درجے علم کے استحقاق سے تقاضوں سے بہت سی عرصہ سے بڑھ
ذمہاء محققانہ باتوں کو تسلیم دینا ہر بہوں نے میری تعلیم جیروں اور باتوں کے
علم میں سب سے زیادہ کے علم کا علم سسر میں اور مٹی ذرا بڑی تعمیر
کے تحقیقی علم میں بہت مٹی ترقی کی اور جو سر اور پیرا کی گئی ہے اس میں
پر کھینچا گیا ہے اس کا میں بہت متاثر ہوا۔ خصوصاً ان کی فکر پر شگفتہ علم
سے کہ اس کے کچھ حصے سے کیتھولک علماء و بہت متاثر ہوئے۔ کا جو کام ڈیٹ
اور میرے ساتھ اس سے کیتھولک علماء و بہت متاثر ہوئے ہیں جو کام میرے
سے ذہنی و روحی ہوا ہے اسے سمجھتی ہے فاشکور و ریڈیکل۔ اس کا جو
جو اگر انیسویں صدی کے شروع سے بعض کیتھولک علماء میں روایتی تعبیر کے
قاعدے کو نرم کر فیض کا حلقہ پایا جانے لگا۔ وہ ایسے کی پہلی کوشش
اس قسم کے ریفورمیشن میں ان کو روکنے اور واپس لے کر کیتھولک کی حیثیت
(JANN) جیسے چند محققوں کی تصدیق میں لایا جاتا تھا مگر اس میں
جو کھوں اور سرگور کا وقت ابھی آئے کو تھا۔ جو کھوں اور سرگور کے لایا کام
یہ تھا کہ کیتھولک علماء کو خصوصاً اور سب علماء کو نوراد راجت پر رکھتے او
جسٹس ہادی سے بچانے کے لئے روم کی کلیسیائی نظام خصوصاً۔ سید میں
پہلیں کیشیے دیوانہ ہادی کرتی رہتی تھی۔ یہ کام سوت۔ خود استغاثہ
سے مہور تھا۔ ڈائریکٹور اور ریفورمیشنوں کا مفاد کوئی سالانہ کام نہیں تھا۔
سیک کی کلیسیا اور مسیح کے مذہب کو برقرار رکھنے کے لئے سب جان اور اس
کے کارندے ایڈی چوٹی کا ذمہ لگایا ہے تھے اور لگاتے سکتے ہیں۔
ڈائریکٹس ڈائریکٹور کو اسنے دے ہیں۔ یہ مسائل ہیں جو کھیں

میاں اور محمد علی صاحبزادہ علی گڑھی میں بیٹا کرنے والے تھے اور اس لئے وہ اپنے آپ کو محمد علی اور اپنے قائلوں اور طریقے کو محمدییت کہتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ سچائی صرف ذہنی ہوتی ہے خارجی نہیں ہوتی۔ کسی چیز کا علم یعنی ہنس۔ سچ جو بات بھی سمجھ جاتی ہے کل کو وہ محمدی ثابت ہو جاتی ہے لہذا مسلمانوں میں قائل عقیدہ نہیں ہیں۔ ان کی سچائی جینی نہیں ہے حتیٰ کہ خدا کے بارے میں جو علم ہے وہ بھی یقینی نہیں ہے سچائی پائیدار نہیں ہے جو بات سچ بھی معلوم ہوتی ہے وہی کل کو چھوٹی معلوم ہوتی ہے اور جس بات کو سچ بھی سمجھا جاتا ہے اسے کل کو چھوٹی سمجھا جاتا ہے۔ اگر سچائی پائیدار نہیں اور صرف عینائی ہی خیال ہے اور حقیقت میں اس کا کوئی وجود نہیں اور اس کی کوئی حقیقت نہیں تو دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ سچائی ہے ہی نہیں بلکہ جس حد تک لوگ اس بات کو سچ سمجھتے ہیں کہ سچائی صرف ذہنی ہے خارجی نہیں سچائی کے نام میں صرف اس کی خیالی ہے اس کی حقیقت کوئی نہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس سے ہی نہیں اور اگر سچائی کوئی حقیقت نہیں ہے تو اس کے سبب رنج و ملال ہی ہوتی ہے سب سے زیادہ یہ خیال ہے اور یہ سبب ہے جس میں نہیں پس ان کے اس دعویٰ کی سچائی بھی پائی نہیں ہے جس میں نہیں جی ان کا یہ دعویٰ بھی ہے ہو سکتا ہے کہ سچائی تو ہے ہی نہیں اور اگر ان کا یہ دعویٰ سچ ہو سچائی کا جو ثابت ہو گیا اور سب سچائی کا وجود ثابت ہو تو ان کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ سچائی ہے ہی نہیں وہ کم از کم یہ کہ اس ایک بات کو سچ سمجھتے ہیں کہ سچائی ہے ہی نہیں۔ خود ایک ہی بات بھی ہو اور خواہ لاکھوں گروہوں

باتیں سچ ہیں سچائی کا وجود ثابت ہو جاتا ہے ایک ہی بات کے سچ ہونے سے بھی سچائی کا وجود ثابت ہو جاتا ہے یہ دعویٰ جھوٹا ہوا کہ سچائی ہے ہی نہیں سچائی ایسی سچی اور حقیقی ہے کہ اس کے وجود کا انکار کرنے سے بھی اس کا وجود ثابت ہو جاتا ہے اس طرح عقل کی وجود کی پر تنگ کرے یا اس کا انکار کرنے سے عقل کا وجود ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ شک کرنا، انکار کرنا اور اقرار کرنا عقل کا کام ہے عقل کے بغیر شک، انکار اور اقرار ممکن نہیں لہذا عقل کا انکار کرنے سے بھی عقل کا وجود ثابت ہو جاتا ہے اگر کوئی کہے کہ چونکہ عقل کا وجود ہے ہی نہیں اس لئے محمد میں عقل نام کو نہیں دیکھیں گے اس انکار سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں عقل ہے اور جو سچائی کے وجود کے انکار کو سچائی سمجھتا ہے وہ سچائی کے وجود کے انکار سے سچائی کا وجود ثابت کرتا ہے اس جماعت کے علماء کی منہ پائی اور سب سے بڑی غلطی یہی تھی کہ وہ سچائی کو پائیدار نہیں سمجھتے بلکہ وہ سچائی کے وجود کے نام میں اور معتقد نہیں تھے۔ اس جماعت کے سرکردہ عاملوں میں سے بعض شیعہ تھے جو اربع قول اور صمدیوں سے ملے۔ اور بعض دیگر یاروں تھے اور کلیسا سے خارج کئے گئے تھے

القرآن کا اسی فرقہ کا باشندہ تھا اور ہرمین عالم ہرنیک کی غلطیوں کو غلطیاں ثابت کرنے کے لئے اس کے مقابلے میں لکھا ہوا اس میں ہوتے ہوئے غلطیاں کرنے میں ایڈلف ہرنیک سے بھی باز کا لے گیا اور اسے بھی بات کرنے کیونکہ وہ تو خدا کے وجود کو ثابت کرنا ہی اس کی غلطی میں اندھیرا آیا کہ یہ خدا کی ہمت کا بھی منکر ہو گیا۔ جب مشنریوں میں یہ کلیسا میں سے نکالا جاسے کہ تھا تو اسے کارڈیل بل سمجھا جاتا تھا کہ یہی غلطیوں

کو کرب کر دیا اور کسی بھی یوں کا پھر اقرار کر لیا اور وہ روئے تھے کہ اتنا بڑا عالم اور اتنا بڑا شخص کیسی سے خارج کیا جانے کو ہے تو یہ بنتا تھا جب وہ روئے تھے تب یہ بنتا تھا اور انہیں ارباب جو بہتر پر پڑی تھیں ان کے ہاتھ میں ان کا رڈیوں کو کہتا تھا کہ کیا آپ اتنے بڑے کو می پوکر ان کی باتوں کو تاریخ کی جگہ ہیں؟ یہ تینوں جدیدی مشافہہ کے ملک جنگ پوپ پائس دہم کے عہد پر بیت میں گھلبیا سے خارج کئے گئے۔ اس زمانہ میں یہاں ترکیتھوک پادری اور پادری کیتھولک کسی تھے۔

ریشیئزم مذہب عقل ہے۔ عقلیات یا علم میں یقین کی بنیاد محض عین کو ماننے کا نظریہ یہاں تک کہ مذہبی مسائل کو بھی محض عقل سے ماننے کا نظریہ۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اسی کی بات کا یقین نہیں کرتے جو عقل کی رسائی اور پہنچ سے پرے ہو لیکن عقل کامل نہ ہوتا ہے۔ اس لیے عقل کو لا کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ کوئی چھ ماننا ہے اور کوئی کچھ۔ پس چار طرح اور سب اقسام میں خدا کی مدد کی ضرورت ہے اسی طرح عقل باتوں میں عقل کو خدا کی مدد کی ضرورت ہے اور چونکہ سب کام عقل سے لے جاتے ہیں اس لیے عقل کو خدا کی مدد کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ مذہبی اقسام کے لیے عقل کو سب سے زیادہ اہل اور الہی دشمنی کی ضرورت ہے۔ پس مذہب جیسا معاملہ محض عقل پر نہیں چھوڑا جاتا اس لیے مذہب محض عقلی مذہب نہیں ہونا چاہیے بلکہ الہی مذہب ہو۔ پس مذہب میں تعلیم خدا کی حکم خدا کے اور خدا کے خدا کے اور خدا کے ماننے چاہیے تو مذہب محض عقلی کیسے ہو سکتا ہے مذہب یا سترہ ماننا چاہیے لیکن معتقد الہی مذہب عقلی الہام و حکما شاعر کا

انکار کرتے ہیں اور جو عقائد الہام و حکما شاعر کے ماننے جاتے ہیں ان سب کا انکار کرتے ہیں۔ جو الہی عقائد عقل سے بالا ہیں وہ بھی عقائد راست ہیں مثلاً دوسری اور تیسری جماعتوں کی حیومیٹری پہلی جماعت کے پچھلے عقائد سے بالا ہوتی ہے مگر بالکل راست اور درست ہوتی ہے اس طرح تیسری جماعت بھی خدا سے ملی ہو کر وہ عقل انسانی سے بالا ہو رہی ہے اور بالکل سچی ہوتی ہے۔ مگر جو بات عقل کے خلاف ہو وہ جھوٹی ہوتی ہے اور یقیناً جھوٹی ہوتی ہے اور اسے ہرگز نہیں ماننا چاہیے لیکن جو بات مافوق العقل ہو اور خدا سے ملی ہو اس کا مرکز یقین کرنا چاہیے اور اس پر ضرور ایمان لانا چاہیے اور نہٹ اور ریشیئلیٹ دونوں مذہب الہی کے برابر منکر ہیں۔ ریشیئلیٹ زیادہ تر پر ٹسٹ میسی تھے مگر الہام و حکما شاعر کے منکر ہونے کے باعث میں کیتھولک ماڈرلسٹ اور پراٹسٹنٹ ریشیئلیٹ دونوں ایک ہی قسمی کے چنے ہوئے ہیں۔

ایسے لوگوں سے کہیں کو واسطہ پڑا تھا مگر میں علم کے ذریعہ سے انہوں نے سمیت کو جھٹلانے کی کوشش کی اور جن دوائے سے سمیت کی مفلحت کی انہیں سے خود جھوٹے ثابت ہوئے۔ زمین کی کھدائی کرنے سے اور عمارتوں کی تلاش جستجو سے حوالے الیہا سامان بخشا اور سفر و بختا جس سے سمیت کو کامل فتح حاصل ہوئی، و سمیت کے دشمنوں کو شکست و ناش ہوئی اور بائبل جھوٹی سمجھائی اور مولی باتوں میں بھی راست ثابت ہوئی روم کی کلیسیا نے نظامیہ نے ہم بائبل کو صحیح راہ پر رکھنے کے لئے شہنشاہ رومانی کی مدد سے وسیع النظر مسک والوں کا یہ دعویٰ تھا کہ بائبل میں تاریخ اور علم قدرت کے بارے میں فی الواقع غلطیاں پائی جاتی ہیں اس طرح کے خیالات

کی تفسیر اور اشاعت پوپ لیونیز دہم کے پاپیل کے بارے میں گشتی خط کے
 خط تحریر میں آنے کا باعث ہوئی۔ یہ "تمام پورو دگاری کا خط" نامی خط
 ۱۸ نومبر ۱۵۷۰ء کو تالیف کیا گیا اور پوپ بینیڈکٹ پانزدہم سے "تس و ہندہ
 رُدج" نامی گشتی خط ۱۵ ستمبر ۱۵۷۰ء کو تالیف کیا اور پوپ پائس دوازدہم
 سے "ہی رُدج" سے اہام پاکر نامی گشتی خط ۱۹ ستمبر ۱۵۷۰ء کو تالیف کیا۔
 پوپ لیونیز دہم کا "تمام پورو دگاری کا خط" نامی خط زمانہ حاضرہ کے مطالعہ
 پاپیل کی دست درازا عظمیٰ کہتا ہے اور وہ فی الواقع الیہ ہی ہے اور جو
 تفسیریں اس خط میں پیش کی گئی ہیں ان پر پوپ بینیڈکٹ پانزدہم نے اپنے
 خط "تس و ہندہ رُدج" میں بہت زور دیا اور انہیں لایا وہ صفائی سے
 پیش کیا۔ اور پوپ پائس دوازدہم کا خط "اہلی رُدج" سے اہام پاکر
 نامی ان دونوں خطوں کا تفسیر و ترجمہ ہے اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان
 خطوں کی بات اور جذبات کو موجودہ حالات میں کس طرح استعمال کرنا
 چاہیے۔ پوپ لیونیز دہم کے اعلان سے نیکر پوپ پائس دوازدہم کے
 اعلان تک نصف صدی کا عرصہ ہوتا ہے اس نصف صدی کے عرصے
 میں کلیسیائی نظام نے پاپیل کے علم کی ترقی کے لئے بڑے عظیم اعلان
 اور عملی تدبیریں کیں اور ان سے عوامی اندازہ ہو سکتا اور پتہ چل سکتا
 ہے کہ کلیسیا پاپیل کے محققانہ مطالعہ کے بارے میں کس مقام پر گھڑی ہے
 پوپ لیونیز دہم کے خط "تمام پورو دگاری کا خط" کی طرف سے
 ثابت یہ بھی کہ انہی کتابوں کی قطعاً سچائی کے بارے میں کلیسیا کی ترقی
 سچ سے پیش کیا جائے اور اس کی حمایت کی جائے۔ تعلیمی نسخوں میں
 کتابت کی غلطیاں پائی جاسکتی ہیں۔ کتابوں اور نقل نویسوں سے نقل

میں وقت غلطیاں ہو سکتی ہیں کسی عبارت کا مطلب مشکوک ہو سکتا ہے یعنی
 غیر واضح ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی مترجم نے کسی عبارت کا
 ترجمہ ناقص یا غلط کیا ہو لیکن جب کوئی ایسا ہی کتاب پاک مصنف کے ہاتھ
 سے نکلی تھی تو اس وقت میں میں سچائی کے خلاف کوئی بات نہیں تھی
 یعنی اس وقت اس میں سچائی ہی سچائی تھی۔ کلیسیا کا تدریسی عقیدہ اور جو
 عقیدہ ہمیشہ مردج رہا ہے وہ ہے کہ پاپیل کا ہر حصہ اہامی اور سچا ہے
 ایسی ساری کی ساری پاپیل اہامی ہے اور اس بات کے ماننے سے یقیناً
 ہو سکتی ہے کہ پاپیل کے صرف بعض حصے ہی اہامی ہیں مثلاً صرف انیس حصے
 اور اس بات کے ماننے کو بھی اسی سختی سے منع کرتی ہے کہ پاپیل میں
 جو باتیں معمولی اور اونٹنی درجہ کی ہیں ان کے بارے میں پاک مصنف
 سے عقلی ہو سکتی تھی لیکن سترہ سب سے کہ ہر اہامی کتاب ذیلیے کی لاد غلطی
 سے مرے جیسے کہ یہ نامی طور پر ممکن ہے کہ غلطی کا مصنف ہو۔
 جبکہ صورت پاپیل خاص شدت کو حاصل کرے۔ مثلاً ہمیں اس
 میں کرنے کے حد پر ہوئے اس بات کے بارے میں سخت تاہم کی کر
 علمی بیبھوتک واجب ہو کار مدد ملتا جاتے ہیں وہ بار بار ہ سے
 درجہ ملے کو بھی استعمال کرنے کی سبب، کید کرنا ہے خاص سرمد تاحمرہ
 کی عمیق، پاپیل کی زبانوں اور دیگر مشرقی زبانوں کے علم، اصل متن کی
 تفسیر نہ جلدی، تفسیر کے بھیج تو علم کے استعمال اور موزوں قابیلیت
 اور عقیدہ سے پاپیل کی تفسیر و توضیح بہت زور دے ہے لیکن
 اس شرط کے ساتھ کہ، اصل کی تعلیم کو زبانوں کی و تالیف اور علم
 کا قدیم و جدید کے سلسلہ میں نہ بہا دیا جائے۔

ہائے پائسے دوا دیکھنا کشتی خط و اپنی روح سے تمام پاکر اسی
بائبل کی تعلیم پر تیار اور رہ رہتا ہے جس طرح کہ اُس سے پہلے یوں یا لیو سیزیم
اور وہ بائبل ٹکٹ یا سرورجمن نے، بائبل کی تعلیم کے بارے میں نہ در دیا
وہ جس طرح یہ سائبر سیر رہے ان سب ذریعہ اور محبت ہمارے اور
ابھی سنتوں کے کسی کی ناکہ گیری تھی ہمیں کے ذریعے سے بائبل کی تحقیق ہو سکتی
تھی کسی طرح پوپ پائش دوا دیکھنے نے بھی زمانہ حاضر کے اُن سب وسائل
کو استعمال کرنے اور کام میں لانے پر بہت زور دیا ہے جن کے ذریعے
سے بائبل کے بارے میں حقائق کو حاصل کیا جاسکتا ہے اور سطر ج کرنے سے
بائبل کی تحقیق اور اُس کے مطالعہ کی حالت میں بہت بڑی تہذیبی سہارا
مہر ہے۔

[illegible]

ذرا دیکھو ان کے جدا و جدا بیویاں اور کسوں کے زمانے پرست روشنی ڈالی
 ہے اور آئے کسسا کی تصویر کی طرف ہنس رہے ہیں وہ خود کو ان سے دیر پہلے
 دیکھا تھا جو مختلف طرح کا اور طرز تحریر اور طرز بیان اور مختلف قسم کی کتبوں
 پر بیان تھا جو طرز میں مروج اور مستند اور نفیس ان کا گہرا مطالعہ کیا گیا ہے
 اس میں سب کچھ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کچھ میں آتا ہے کہ ان دو وقت

[illegible]

علوم پر عمل کرے۔
 پورے بیویں سیر کرے خط و تمام پر روزگار کرے کاغذ انکی اشاعت کو سب
 سے کہیں بیان نظامیدہ پہلے کے علم کو سب ترقی دے سکے سب مہنت کو مستحق
 کر رہی ہے۔ دو فیصد جماعت سے ^{۹۹}شہر میں یروٹیم میں مائیں کے علم کا
 ایک مدرسہ کھولا اور پوری جے یو ایم لائبریری کے ساتھ جسکی قافیہ
 بیسیوں سے دنیا کو قابلِ فخر یہ مصداق ہیں کہ سید صاحب کئے ہوتے کہ
 درحکام و علم باقیل نے گایا یا مصرعہ کو دے دی ہیں اس نے مہنت سے

ہیں اور دنیوی علوم کو پڑھتے اور کام میں لائے ہیں لیکن ان سے کتاب مقدس کی تفسیر میں بہت غلطی ہوتی ہے۔
 صریح حقیقت کو بھی غلط سمجھنا یا نہ سمجھنا انہیں انہیں کثرت سے قائم ہو چکی ہیں۔ مختلف مفاہول میں انہیں کے افسانے میں محسوس کاغذوں اور پیشگوئوں کا انکار ہوتا ہے اور ہندو ہندو جھگڑنے والے انہیں کے بارے میں اختلاف ہوتے ہیں اور انہیں کے پڑھنے اور اس کا دھیان کرنے کے لئے میں بہت سعی و کوشش جاری ہے۔ جن جگہ میں انگریزی ہونے لگتی ہے مثلاً درستی کے متعلق امریکہ اور انگلستان میں انگریزی زبان پر مبنی ہے وہاں انہیں کے بارے میں انہیں قائم ہو چکی ہیں اور ان دو ملکوں کے نوٹس پر چل کر وہاں کے باقی حصوں میں بھی اس طرح کی انہیں قائم ہو گئی ہیں۔ انہیں کے بارے میں ابھی بہت کچھ کرنا ہوتا ہے خاص کر ان کے دماغ پر پوری روشنی اور آگ کرنا اور اس کی توضیح و تفسیر کرنا ہوتی ہے۔ انہیں کے تمام کے طور طریق کا جوڑ چوں زیادہ عین اقدار کا مطالعہ ہوتا گیا ہے تو انہیں پر بات مزادہ وضع اور مانتا ہوتی ہے کہ انہیں کی کتاب ہے اور انہیں سرکاری، معاشرت، اور تہذیب کے حالات اور معنوں کے راتوں کے حالات کی روشنی میں انہیں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
 راتوں کا سروہ کے مطابق انہیں کی اوزن ہوتی ہیں ان کی طرف "اپنی طرح سے اب ہم پا کر" اپنی خطرات کو قوت دلائی ہے اگر اس کا شکیب، اندازہ لگا، ہو کہ انہیں کے بارے میں جن مسائل کو حل کرنا ہوتا ہے ان کے بارے میں کھٹولک ملنا کو کس قدر آسانی ہے تو اس کی توجہ سے ہم پا کر، اپنی خطرات سے کام لے کر بڑھ چکا ہے۔

خوش نصیب بھی بائبل کی حقیقت کے جاننے پر صرف کی جائے اور انہیں ہے وہ انہیں بھی کافی پاکائی ہے زیادہ نہیں ہوتی۔ یہ بات خوب یاد رکھنا چاہیے کہ کتاب مقدس کو وہی سلی شخص طور پر سمجھ سکے اور اس کی تفسیر کر سکے ہیں جن اشخاص میں وہ اس کا سلیب اور طہارت پائی جاتی ہے اور انہیں کے پاس مکاشفہ کے نقطہ نگاہ اور اس کے بارے میں بات چیت کے بارے میں سمجھتے ہیں۔ انہیں میں کھٹولک تو انہیں کے بغیر نہایت عامانہ تفسیر بھی ہے۔ چنانچہ ان کی حقیقت سے واقف ہونا چاہیے ہے اس کا ادنیٰ علم ہونا چاہیے میں وہاں انہیں کا نقطہ نگاہ اور تفسیر کی رویت ہونا چاہیے۔

۳۔ تہذیب و تمدن کا کام کرنا یا کارنامہ

مذہب سے مراد اور ایسا سماجی جوڑ ہے جس کا بارے میں عام ہونے میں ملکہ و کھٹولک بھی نہیں ہے۔ وہ اس کا تہذیب و تمدن کا رویت والے ذمے میں ہے جس سے ان کی سبھی سبب و علل ہوتی ہے۔ مثلاً انہیں پر اس کے تہذیب میں تہذیب و تمدن کا اثر ہوتا ہے۔ اس کا اثر اس سے غالب اور چھپ سکتا ہے اور اس سے اس کا اثر ۱۹۲۰ء تک کو دیکھا گیا ہے۔ اس سے اس کے اثر اس کی عطا دے سمجھا کر کے اس کا اثر کرتے ہیں۔ جو شیاؤں سے اس کے اثرات کو دیکھا گیا ہے اس کی تفسیر کر کے اس کے ہونے میں وہ اس کا اثر دیکھا گیا ہے اور اس کا اثر اس کے اثرات سے یہ عطا دے دیکھا گیا ہے کہ جب کہ ہم سب ہم خدایاں اور خدایاں ہونے میں اس کا اثر دیکھا گیا ہے اور اس کا اثر اس کے اثرات میں دکھائی دیتا ہے۔

[illegible]

مدرس اربابین گفت ہے ۔ " چنانکہ ثبوت بہت بڑے ہیں اس لیے جو
 سچائی ہیں کلیات اس سے حاصل ہو سکتی ہے کہ اس کی منہ ڈنگر سچو
 نہیں کرنا چاہیے ۔ جو کچھ سچائی سے تعلق رکھتا ہے وہ دوسروں سے کلیتہً کے کثیر
 ذخیرہ میں مانت رکھا تاکہ جو کوئی چاہے اس سے زندگی کا ٹھونڈ بن سکے
 وہ زندگی کے حصول کا دروازہ ہے پانی سب چور اور ڈاکو ہیں اس لیے ہمیں
 اس سے دور رہنا چاہیے اور جو کچھ کلیتہً سے تعلق رکھتا ہے اسے بڑی
 کوشش سے یاد کرنا چاہیے اور سچائی کی روایت کو بڑے جانا ہے ۔
 تو پھر کیا کرنا چاہیے ؟ اگر بس چھوٹے سے ٹکڑے یا سوا کے بارے میں جھگڑ
 برپا ہو تو کیا مہاسبہ رائے ہوگی کہ ان مدرسہ کلیتہً والے کے پاس برس
 یعنی مانت سے پر نکالنا جس میں کسوں جتنے تھے کہ اس سوا کے ہاتھ میں
 یقینی اور صاف مانت کیا ہے اور اگر سچوں مدرسوں تمام چھوڑ کر کسی
 لکھنے والے مانت کیا جس دراستہ کی سبب کو میں ، مانت سے
 چھوٹے رہنا ہے شہر اکبر کئے ہیں اس سے بڑا یہ سچ ہے
 طریقہ میں ہی یہ سچو کتاب میں اس میں کرا ہے نہ معلوم

کی سچائی اور اس کے سچاؤ کے لیے ۔
 رو اس مانت میں متعلق کو میں ہوتے چھے کی سچائی کا پس کو دیکھنے کو
 تی ہے یہ مدرسوں کے بارے میں اس میں اور مدرسوں کے یہ الفاظ
 بہت سخت ہیں ۔ مانت اور شہین اور و لکھیں اور اس زمانے کے
 دیگر مدرسوں کے بارے میں ہے ۔ یہ لوگ بدعتوں کے موجد تھے
 جس جو مدرسہ پندس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے لکھو تھے کو
 مانت کر کے میں وہ تھے دھور وار نہیں ہونے جتنے کسی غلط عقیدے

کے موجد تصور ہو رہے ہیں اس لحاظ سے رہنمائی اور مدرسوں کی بات سچ
 کل کے غیر متعلقہ مسجروں پر مانت نہیں ہوتی مانت عقیدے کی جب د
 نوں حضرت ایمان کو بھادیں ہے اور جس سچ سے مکمل جہز کر رہی
 ہے ۔ موجد بدعتی ۔ مسیح نہیں ہوتا خواہ وہ اپنے آپ کو مسیح ہی کہتا ہے
 یہ علم ابھی کہ اس حدیث کی مانتی حیثیت ہے جس کو طریقہ میں مانت کرنا
 اور بدعتی کرنا ہے ۔

یہاں دیکھیں کوسل کی ایک بات پر کٹر مدرسوں کی دھیر میں دیا جانا
 اور وہ یہ ہے کہ کلیتہً رائے کی کتابوں کو مانت سس درک کرنی
 بھی مستند س لئے ہیں مانتی کہ گونا گونا گوں کی تصنیف محض مانتی کام
 ہے لیکن کلیتہً سے اس بعد میں ہے خیر ۔ سے مانت کرنا اور اس
 سے دور ہے کہ ان میں جو مانت دیا جاتا ہے اس میں کوئی غلطی نہیں
 مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی ہے ۔ مانت میں روح القدس کے مانت
 سند میں ہیں اور اس لئے ان کا مصنف مانت ہے اور یہ مانتی حیثیت سے
 کلیتہً سے مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی ہے وہ یہ ہے
 مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی
 کلیتہً سے مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی
 در اس کا مصنف خدا ہے مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی
 اس کی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی
 ہے ۔ مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی
 مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی
 سے استقامت کرنا مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی مانتی

سینٹو اجٹ سے میں جس سے بیٹا طرہ ہوتا ہے اور جو بیٹے نے کی گلیب کا کلمہ
حقیقی بولانی سینٹو اجٹ تھا جسی جیہ لیس کتابوں والا عبد حقیق داری آر سیکر
صاحب ڈی۔ ڈی۔ علم لیا نہیں کی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ سینٹو اجٹ کا
اسماء قریشی کا بیٹا طور پر کیا جان تھا۔ اس انگریزی کتاب کا نام ڈاکٹر کیمبرج
کیپٹین ٹوم کی بائبل ہے اور یہ اقتباس جو پیش کیا گیا ہے وہ اس کتاب کے
صفحہ ۲۸ کے پہلے کالم کی سطور ۱۰ تا ۱۴ میں ہے۔ اور اسی صفحہ کے اسی
کالم کی سطور ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸ میں لکھا ہے کہ مریم کے بعد پہلی جگہ
صدیقوں میں عبد عیسیٰ کے بہت سے ترجمے لکھے ہیں لیٰ ترجموں میں
سے زیادہ تعداد سینٹو اجٹ سے ترجمہ کی گئی تھی یعنی ان ترجموں کی اکثریت
سینٹو اجٹ سے ترجمہ کی گئی تھی۔ مذکورہ بالا کتاب مٹی علاء کے مضامین کا
مجموعہ ہے اس کتاب میں صفحہ ۳۶ کے پہلے کالم میں دوسرے ترجمہ آر سیکر
صاحب ڈی ڈی لکھے ہیں کہ "عبد عیسیٰ کے ان تراجم کی کثرت جو
عبد سید میں پائی جاتی ہے وہ سینٹو اجٹ سے ہی آتی ہے وہ
ترجمہ کی ان میں جماعت کی بائبل تھی۔ پہلے سے یہ معلوم اور یونانی
ترجمہ کرنے والوں کے درمیان صرف
اسی ترجمہ راجت اور عیسیٰ کی میں دیکھا گیا تھا۔ اس کے بعد وہاں وہاں
ایسی صفحہ کے دوسرے
کالم کے سینے سرگراف میں داری آر سیکر صاحب لکھے ہیں کہ "اسی سینٹو
ترجموں اور دلالت کے سو، عبد حقیق کے تمام قدس رہے سینٹو اجٹ
میں سے لکھے گئے ہیں" چنانچہ خانی افریقہ کا لاطینی ترجمہ شمالی اٹلی کا
لاطینی ترجمہ۔ بھر کے سینٹوں کی نقل ترجمے، علامتی ترجمہ ایسی ہی ترجمہ اور

آرٹین ترجمہ سب کے سب میسر اجٹ ہی سے کئے گئے اور اس حقیقت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیسا کہ لکڑیوں والا عہدہ عقیدہ مننے کے واسطے میں مسیحی گلیپ داسنی اور حق پر ہے۔ وہ مجھے کہ دکا کیمبرج کینٹن ڈیوڈا بائبل پر الشڈٹ کتاب ہے اور جیٹ علامہ کے مضامین سے یہ کتاب محرمہ کی گئی ہے وہ سب کے سب پر الشڈٹ مسیحی ہیں رپورٹڈ ریسنر صاحب ڈوڈی پر الشڈٹ پادری صاحب ہیں۔

میں نے کلیہ میں سیدنا احنف کی بہت حفاظت اور جہد کیا لیکن انھیں
اور اس کی اہمیت اس قدر سمجھ چکی تھی کہ سے نہایت قدر کی نگاہوں
سے دیکھا جاتا تھا اور کئی ایک سے تو اس ترجمہ کو رام باجوا ہی سمجھا،
یہی وہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ یہ ترجمہ امام سے کیا گیا ہے پس یہ اس ترجمہ کو
ابا ہی ترجمہ ماننے سے جو یہ ہے کہ یہ ترجمہ ابا م سے نہیں کیا گیا تھا مگر
کتابوں سے برتر جو کیا گیا تھا وہ کتابیں ابھی تھیں۔ راجہ جیانی و راجہ
کتابوں سے کیا گیا تھا اور وہ کتابیں بالخصوص ابا م اور انہی کتابیں تھیں
سال تک علم ہے۔ اصل متبذرا تصنیف جو اس ترجمہ کے سامنے میں گئی
وہ آج کل کی ہے اس نے ۱۵۵۰ء میں وفات پائی تھی۔ ایک سال پہلے
تصنیف ہی پر تاسد کہ دی گئی ہے کہ ان کے متن کو درست اور صحیح
دیکھ کر خواہش پیدا ہوئی کہ وہ متن درست و سادہ کر دیا جائے
ہوئے تھیں۔ یہ بھی رواج پایا تھا ایک تو ایسی کیس کا غرض تھا کہ وہ
تھا اور غالباً یہ وہی ہے جس نے مستند کے قریب ڈیڑھ لاکھ روپے
اور رسائی میں نہایت باقی حصہ۔ ان ریویو کرتے ہوئے مسلوں کے بارے
میں مقرر ہو کر لکھا ہے کہ "اس مستند پر اور مقرر ہو کر لکھا ہے کہ

کے، غٹ بسی کیس کی عسوں کی داد دیتے ہیں فسططیبہ، طہ کیہ تک
 نوٹس کی عوں یا شقلاہ کی تصدیق کرتا ہے وہ درمیان صوبے پر ہونے کے
 زمین ہیں وہ فسططیب کے پڑھتے ہیں جس میں آرمین سے نیر کی تھا اور
 پوسٹیس، اور پوسٹیس سے شت کا تھا۔ بس کلیسیا میں پوسٹیس صحت کا جو
 میں ہر دو ج تھا وہ پوسٹیس، ٹرمینین اور آرمین کا نظریاتی کردہ متن
 تھا پھر در سکندریہ کے متون کا متن بسی کیس اور تھا فسططیبہ
 کا پوسٹیس دلا وہ فسططیبہ کیس کا متن آرمین دلا تھا یہ وہ ہے کہ کلیسیا
 جسے آرمین نے تقریباً اٹھائیس سالوں میں تیار کیا تھا شکلا کے قریب
 سے فسططیب کے قیصر میں رکھا گیا تھا۔ میں طرح کا متن جس کا آؤ پر
 ذکر ہو چکا ہے! میں قراءوں کا اختلاف بھی پایا جاتا تھا میں تینوں متنوں
 میں کہیں کہیں خفیف باتوں میں اختلاف قوت پایا جاتا تھا جو معمولی بات
 ہے یہ مردنی بات ہے اور دنیا کی کوئی بھی ایسی کتاب نہیں جس کے نسخوں
 میں اختلاف قرات نہ پائے جاسکے ہوں اور صرف اختلافات درسی
 نہ ہو بلکہ اور بھی طرح طرح کے اختلافات دور کر کے کیلئے خواہ کسے کیسے
 صحیح تھے موں موجود ہیں اختلاف عم، اور اختلاف دلت تصدیق
 ہو ہی جاتا ہے۔ ان تین طرح کے متون میں اگرچہ خفیف سا فرق پایا
 جاتا تھا، ہر کلیسیا اس کے ماتے میں کہتاں سرنگر مدد ملتی تھی کہ
 برسے پاس، اس کے متن کی صحیح صورت موجود ہو یعنی اصل میں ہوتو
 بہ، مغرب کی کلیسیا میں دوسری صدی کے قریب آخر تک مقدس کتاب میں
 یونانی میں پڑھتی رہیں۔ تیسری صدی کے وسط میں دو یا ان سے زیادہ
 محکم لاطینی ترجمے استعمال میں لائے جاتے تھے اور ایک ایک کتاب

میں سے شعور قریب موجود تھا یعنی عرب میں، بعد جدید محکم کتابوں کے
 ترجمے کی کمی۔ لہذا میں پائے جاتے تھے وہ عربی جو پوسٹیس سے ملے
 ہوئے تھے وہ بھی رفاہی سے گئے گئے تھے کہ وہ درجہ علاءہ تھے لیکن
 مصری یا قبطی خط و کتابت سے ترجمہ گزرتا تھا بہت قلیل حصہ
 وفور سے تھے اور اس نویسن کی خطیب کی دوستی کرنے کے لئے
 شپ صاحبان محنت سے کام کرتے تھے۔ مقدس نسخے میں ترجمے کو
 مقبول کرنے چاہتا تھا جو پوسٹیس سے ملے تھا اسے انسا قریب ہو عتفا
 ممکن ہو اور عتفا بھی لپٹے والا بھی ہو پوسٹیس اس کے وقت میں ہر دو ج
 تھے وہ ایکی دوستی اور محنت کی ضرورت ان ہر دو ج عتفا میں ہی ہو کر رہے
 "جو سخاوت مقدس کتابوں کو جانے کے فراست میں لگائی جاتی تھی جہاں
 اور خبر دیا کا پہلا مقصد نسخوں کی محنت ہونا چاہئے۔ در دست کے ہونے
 نسخوں کی لکھی نسخوں کی جگہ لینا چاہیے جو درست کئے ہوئے ہوں۔"
 محکم نسخوں کو نامعلوم نسخوں کی جگہ لینا چاہئے۔

پوپ داماسس نے مقدس جیروم کو ہدایت کا فری سے لاطینی میں
 ترجمہ کرنے کا حکم دیا۔ وہ اس ترجمہ کے لئے مقدس جیروم کی پشت و
 پناہ تھا۔ لاطینی کلیسیا کو کتاب مقدس کا عظیم شان ترجمہ مہیا کر سنے کے
 لئے میں وہ مرد پرور کا ہی تھا اپنی حد کی پندہ دکاں سے کلیسیا
 کو اس ترجمہ کیسے بنے ایسا متعلقہ اور باوجود اس ترجمہ کے ہر دو ج
 لے وہ بہت اچھے تھے یہ کا ترجمہ ہے۔ جدید جدید کا ترجمہ اس سے ہونے
 سے کیا۔ مرد میں کلیسیا اسے سرمد دار سے استعمال کرتی تھی۔ اس
 میں حویل محنت کے استعمال کے باعث اس ترجمہ کے بے مثل تقدیر

کے ساتھ ہونے تک دھول کے ٹھٹھے بھرا، کے ٹھٹھے سے ہونے، اور
کی جھڑکائی ہوئی آگ کے بجائے کچھ عرصہ ڈیر کا تھا جب دفعتاً حالت
برگئی، وہ اس منہ پر تھکتا، اور زت دیر کی تھی، درخت پر چڑھ کر بگڑی
بسی طرح بیسویں صدی کے شروع میں ماڈرنزم اور جدیدیت کی موجیں
اور ماڈرنسٹ علامہ کا رویہ اور نظریہ صرف کلیہ کے ایمانی کے لئے ہی تھا
ہیں، بلکہ خود علامہ کے لئے بھی خطرناک تھے، کیونکہ وہ غلط اور گمراہ کن
تھے، کلیہ سے اس کا ڈٹ کر تقابلاً کیا اور باگ ڈور پوری ضروری سے
سہا سے لکھی، دریں موبینوں کا ایمانی اصول کو رد کیا اور علامہ کی صریح تہنیت
کی، کلیہ علامہ کو تحقیق کرنے سے نہیں روکتی، تحقیق کرنے کیلئے وہ اگلی
کی حوصلہ افزائی کرتا، اور ان کی بیڑہ بھونکتی ہے، وہ صرف یہ رہ رہی
سے رہتی ہے اور مسکو کی بڑ کر سکتا ہے، کہو کہ یہاں بھی اور
ہاں بھی ہے، ہر مہینہ صدی کے تفریح میں حسیل کمیشن نے
میں نے اس میں صحیح عقدہ کی حدود مقرر کر کے اس نے
مشکل اور اڑک کام لینے، مانتوں میں لیا لیکن اس سے اس کے لئے سے
تحقیق کی روح کو فنا نہیں کیا تھا، جس وقت بلیک اسٹار کلیہ کے
صحابان، اختیار نے مائیں چینی، انھیں اس وقت بعض شخصوں سے خواہ
ہی تھکوں کیا ہو لیکن ان کے فیصلوں کی حکمت اور دانائی، بعضی طور پر ثابت
ہو گئی ہے اور کچھ عرصے کے بعد تحقیق کا کام چھ چار ہی کر گیا اور اس
نے اپنی خاص راہ پر چلنا شروع کر دیا، اور اس میں اس کے نظریوں کا ایمانی
حاصل ہوئی ہے، آج سے پچاس سال پہلے علامہ کے جن نظریوں کے
بڑی اہمیت دی جاتی تھی اور جس سے راستہ کے جاتے تھے اب وہ

مڑوٹ پر چکے ہیں، اور انہیں کوئی نہیں پہچانتا اور نفاذ دیا، انہیں بائوں
کی طرف واپس آئے ہیں جنہیں کیتھولک، سقے ہیں اور جو صحیح ایمان اقد
واسطی اعتقاد کی باتیں ہیں اور یہ تحریک پورے طور پر اقد پوری
کامیابی سے جاری ہے۔

اہل حنا کے فیصلے کو پھر ضرورت میں اختیار کرنے کی مثال، ہیٹ
جب میں بالی جاتی ہے وہ کتہہ دہ دن و دماغ و ناخن تھا اس نے
میں مرنش کو کتاب نامی کتاب لکھی جو سن ۱۹۲۲ء میں شائع ہو چکی، وہ پہلے دو
کتابی نظریے کا عقیدہ تھا، دو کتابی نظریہ یہ ہے کہ مرنش اور لوٹا کی انھیں دو
کتابوں کی بہت سے تیار کی گئی تھیں یعنی خداوند کے کلمات اور مرنش کی انھیں
سے، جب میں بھی ہے اس نظریے کا عقیدہ تھا، بلیک کمیشن نے اس
اس طرح سے کر دیا، اس سے اس کی نئے سرے سے نفس کرنا شروع
کی اس سے بائیں مرنش کی حنا کے سقے، یہ مرنش رن شروع
کریا اور بعد انھیں ایک کتاب مرنش مرنش دیا، اس کی اس کا اور
دار چھپکا ہے اور تسلیم کیا کہ بلیک کمیشن کا عقیدہ اس سے بڑا
کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ مرنش کی کوئی بائیں مرنش کی بلیک سے پہلے
لکھا ہی تھی، پس اس سے مرنش و مرنش کی بائیں سے اس میں وہی
نظر یہ کہ پورے طور پر نہیں کرنا، اس سے خدائی، بائیں کے نظر کو عقائد
دار چھپکا، بہت کرنا اور اب بہت سے مرنش کی نظر سے اس کی بصورت حاصل
کرنا تھا، اس سے اس کی حنا کی حنا کو رسالت کو دینی یہ
کچھ کی حنا کر سکتا ہے، اس نے اپنا نظریہ خلوص دلی سے مدلی
میں کیا تھا، وہ بہت کہ وہ خود خدائی کا شکار ہو گیا تھا لیکن خود

آہستہ آہستہ چپ چاپ بیٹھ کر جانتے ہیں وہ اس کے بارے میں ایسی بات سہرگڑھیں
کہہ سکے کیونکہ وہ فی الواقع غلط شخص تھا، ورنہ ہرگز خود نہیں ہاں کھاتا۔
پہرے والا سن تھا۔

وہ لوگ جو گھبراہٹ سے باہر ہیں وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ جو کچھ
گھبراہٹ میں درجن کا ستون ہے اس سے وہ بے حسب فیوضی کے
نئے چند سولہ یا سولہ کے چند۔ اس کے باوجود عیونی کا کسی انتظار
کو محسوس نہیں ہے۔ خدا بھی تو سہاوی بیٹے اور نکات دہندہ بخشے ہیں خدیووں
اور ہر لہریں سالوں کا انتظار کرنا کہ وہ ہے۔ کلیسا کسی گزند میں خلیاں یا سٹے
خیال کے لئے مغلزہ ہے۔ کونک بھی کرتی رہ تو کہ اس بات سے بھی
سزا دہ نہیں کرتے بلکہ عیسائی یہ بڑی جو حسن نہیں ہے کہ اس کے جس حسب
حیات۔ چنانچہ جو نس کہ عیونی میں گئے اور احمقاہ باتیں ماننے سے
بچا ہے و حسب صحیح خیال پیش کرنے کے لئے وہی بڑی باتیں ناگاہی
ہو۔ یہی وہ باتیں کہ وہی ہوں میں سے تیرہ نکال لیا تاکہ کون کے ناگاہی ہونے
بروز سے تیرہ نکال لیا تاکہ کون کے ناگاہی ہونے سے تیرہ نکال لیا تاکہ کون کے ناگاہی ہونے
ان باتوں کو صاحب اختیار۔ ہنر حقیقی کو پیشورہ دیتا ہے کہ ناگاہی
ان باتوں کے متعلق کون کا نہ سمجھو ان کے کامل اور صحیح تیرہ حسب
میں ہو سکتا۔

پھر میں نے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک ہی شخص کا حقیقی مقصد ہے کہ جو عالم شک میں ہو، کس بات کے لئے میں ڈو، ڈو، ڈو، یا جو کچھ ہوا ہو، کیا میں نے حلیت کی سرگرمی کا ذرا بھی کمر کیا ہے اور کیا میں نے کچھ بڑا کچھ کیا ہے؟

رہنمائی کے لئے ہیبیکل کمیشن مقرر کی۔

میں میں تو کوئی شک نہیں کہ کلیہ کے دو تفسیر کا ان مفسرین کے ہاں
 ہیں ہے کلیہ کو تفسیر کے مطابق دوست پر مفسر کی قسم کا ہے
 ہے اپنے ہر دور کے استاد کی عام کا میں کے ذریعے سے وہ
 ایمان اور خلاقیت کی بنیاد پر ہے در بعض وقت میں سب اسی کی
 حیثیت سے غیر متعلق کاموں سے تعلیم دیتی ہے۔ کتاب مقدس کی جو
 عبارتیں ایمان اور اسحاق سے تعلق رکھتی ہیں ان کے معنی کے بارے میں
 رُوح القدس کی رہنمائی در کام سے کلیہ کے نظم کو کافی ہو جاتا ہے
 اور یہ نتیجہ اس کے آپہ علاوہ مصلحت اور ایمان دونوں کے دیندار مطابق
 سے حاصل ہوا ہے اور یہ اصل پر ہے کلیہ کے علماء اور مفسرین
 مقدس کا اسی دیدار ہی تحت در مرقی سے مطابق رہنے میں حصہ
 لیتے ہیں۔ رُوح القدس کی بارگاہ سے کتاب مقدس کا علم ہونا
 صحیح مطلب کلیہ کو معلوم ہونا ہے جس طرح میں علم پر مصلحت و
 بارگاہ تحقیق کہتے ہیں کہ میں کلیہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ کلیہ
 صحیح جواب ہے کہ طلب باطل کتاب و رُوح و سب سے کلیہ
 وقت اور کام میں میں مصلحت ہونا ہے

[illegible]

جہاں وہی آوارگی اور بے لگائی پر پابندی ہے۔ شتر بے ہمار ہونا منج سے کہ وہ ہوتا منج نہیں ہے اس بات کی پرپ پائش دوا دہم نہ" اپنی روح سے جام پاکر، نامی شتر خط میں قریب تعریف وضاحت کی ہے۔ پوپ صاحب فرماتے ہیں کہ حسب علامتے بائبل مشکلات کا جو غرور سے مقابلہ کر رہے ہیں، ورنہ معنوں کو معلوم کرنے کی کوشش کرنے میں تکلیف کی تہا ہم اور دینی علوم کے یقینی مصالح کو بھٹاتی ہوں تو میں شک ل فناء سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ جو غرور و حذر و تدبیر کے تاکستان میں منت است رہے ہیں ان سے غرضت کا شکستہ چھوٹوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کلیسا کے قواعد و اصول کا تعلق ایمان اور اعتقاد کی تعلیم سے ہے اور بائبل کی روکتا ہیں جو شریعت و تاریخ حکمت اور معرفت کے بارے میں ہیں ان کی صرف محدود سے چند باتیں ایسی ہیں جن کی کلیسا سے مافقیہ حسیہ کی روٹی سے اور اسی طرح ان کی محدود بھی بہت حد تک ہے جن کی نصیر کے بارے میں مقدس، متعلق میں ہیں ایسی، ہم بائبل کی بڑی قدر ہے یعنی ایسی ہم باتیں بہت ہیں جن کی دفعات کیلئے کیٹھولک محضر کو اپنی دانائی اور باریک بینی سے کام لینا ہوتا ہے لہذا وہ اپنی عقل و دانش و علمیت کو ترویج سے استعمال کر سکتا ہے تاکہ ہر ایک شخص اپنی اپنی باتوں کے انداز سے کے مطابق رنایہ عام کا کام کر سکے اور مقدس علم ہمیشہ ترقی کرتا ہے اور کلیسا کی حمایت اور تعلیم ہوتی ہے۔



د۔ اشاعت بائبل کے بارے میں ضمیمہ

ہیساں ہی عظمت کا ایک کام یہ ہے کہ جماعت سو میں کے درمیان بائبل کی اشاعت کلیسا کی غرض میں اور کلیسا کا رجحان اس کے تو نہیں سے معلوم ہوگا، ہر کلیسا کا ایک قانون یہ بھی ہے کہ کلیسا کی اجازت کے بغیر کوئی شخص بائبل کی کتابیں ان پر شریعتی نوٹ اور تفسیریں اس کی منظوری کے بغیر شائع نہ کرے۔ یہی قانون ان کتابوں کے بارے میں بھی ہے جو بائبل یا علم ہی کے بارے میں ہیں۔

کتاب مقدس کے مٹی زبانوں میں ترجمہ ہونے کی غرض سے بائبل کا شیعہ لکھانوی کی طرف توجہ دیا جاتا ہے اور ان ترجموں کے شیعہ میں شریعتی نوٹ دئے جاتے ہیں تاکہ کلیسا کی صاحب سے اور بائبل اور عام سمجھنے والوں کی فہم سے وہ مٹی حسیہ کی نوٹ کیٹھولک مافک دوا سے ملے ہوئے ہونے چاہیے۔

اس کی اصل زبان۔ ہر مٹی ورنہ ہر ایک ترجمہ کے بارے میں اور ترجمہ کیٹھولک علماء کے شرکاء شائع کرنا، ان کی حاجت پڑا۔ کیستہ غیر کیٹھولک ترجمے اور تفسیریں شائع ہوتی ہیں اور ان کی اصل زبان میں کیٹھولک ترجمے اور تفسیریں شائع ہوتی ہیں اور غیر کیٹھولک کتابوں کی شروعات کرنا اور مٹی مردی ہے جو غیر کیٹھولک ترجمے میں وہ خود شریعتی نوٹ کے بغیر شائع ہوتے ہیں۔ یہ تمام کلیسا کی منظوری سے شائع نہیں ہوتے مگر جن ان کے مستعمل کی ان علماء کو خارج ہے جو اس میں کر بائبل کی

سندھی کرنے والے یا بائبل پڑھنے والے ہیں اور ان کو بھی اجازت ہے جو علم ہی پڑھانے والے ہیں۔ جامع پڑتار کے بعد یہ معلوم ہو رہے کہ غیر کیتھولک فرقہ قرآن مجید اور مفید ہیں بعد ان کے پڑھنے کا عام اجازت ہے۔ جو ترجمہ اور کتاب خدا کا علم سمجھنے کے واسطے میں سمجھ اور مفید ہے اس کی اجازت ہوں چاہئے اور اجازت ہے کیونکہ حکمت کا مطالعہ بھی ہے لیکن غلط تعلیم والی کتابوں کے پڑھنے کی ان چیزوں کو محانت ہونا یعنی کہ علم لوگوں کو مخالفت ہو ماضی چکا نہ مطالبہ ہے۔ کرن اپنے عیون کو نہر کھلے دیتا ہے؟ اور گردید و دانستہ رہ کر کھانے پینے سے تو بیکار ہے کی آرزو میں بلکہ طاقت ہے۔ بعض مانتجربہ کار سیٹے زہری کتابیں پڑھتے ہیں، انہیں سیٹے ایمان کا صحیح علم سمجھنے والی کتابیں پڑھنا چاہیئے کہ اگر بعد میں نہ ہر سنی کتابیں پڑھیں تو ان کے زہر کا سر ہو۔ سیٹے مذہب کا صحیح اور وسیع علم حاصل کرنا ایسی دوا ہے جو زہر کا اثر نہیں ہو سہ وہ تریاق ہے لیکن جس شخص معنوی غذا اور یاقوت کھانے سے بے رہ کر نا سردی کرتے ہیں ہو، اس غلط طریقہ ہوں ہے اور عقل و حکمت کے خلاف ہو تا ہے۔ پھر یہی یہ موقوفی طریقہ ہے کہ برائے شہادت کی گواہی ہوتی ہے۔ میں ہر مین مفید بھی ہیں۔ ان کی کتابوں کی کثرت مہریت اسلئے اور مفید ہے۔ مسلمانوں پر مشدقوں اور سکھوں کی علمی کتابیں پڑھنا مفید ہے۔ کیتھولک قانون کا مقصد علم کو فنا کرنا نہیں بلکہ غلط اور بھولے علم سے بچانا ہے۔ سرت سے دوسرے مذہبوں اور دوسرے مذہب دلوں کی سب طرح کی کتابوں کا پڑھنا منع کرنا سنت بڑا قانون ہے اور اس قسم کا کوئی قانون کیتھولک کلیسیا

میں نہیں ہے۔ کلیسیا علم دوست جماعت ہے وہ جہالت دشمن ہے اس لئے اس کا کوئی قانون ایسا نہیں ہو سکتا جس سے جہالت قائم ہے۔ فرارغ پائے اور علم کی ترقی کو نقصان پہنچے۔ کسی کتاب پر پانی کرنا ایس کھا ہو دیکھ کر اسے جبر پڑھے نہ کہ دین اور پڑھنے سے منع کرنا کتاب کی دہائی ہے جس طرح کتابیں بائبل کے واسطے میں غلط باتیں بنا سکتی ہیں اور تباہی ہیں اسی طرح آدمی بھی بائبل کے واسطے میں غلط باتیں بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ یہ بدل گئی ہوئی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ یہ مسوخ ہو گئی ہوئی ہے اور جو بائبل کے علم کے واسطے میں بعض نو آموز ہیں جب وہ کئی کشتوں کی جماعت کو یا کسی اور جماعت کو بائبل پڑھاتے ہیں تو وہ سامعین کو کسبتی دیتے ہیں کہ بائبل جیسے کتابیں یہ بائبل کی اور بھی باتیں تاریخی نہیں بلکہ قصے کہانیاں ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ سسے واسے اس بات سے ہمیں بڑے عالم سمجھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ لوگ ہماری بات یہ جان کر ہیں گے کہ یہ سلسلے بائبل دان ہیں نہ انہیں پسند چل گیا ہو ہے کہ بائبل صرف دھتے والی ہے حالانکہ رنگ میں بائبل کے بڑے عالم ہیں جس کے جلد بائبل کے واسطے میں ایمان غراب کرنے والے سمجھتے ہیں۔ وہ کہیں اس طرح کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے پروردگار کی بات کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا۔ بعض نو آموز، مانجربہ کار، الادی اور کم علم ہونے کی وجہ سے وہ سیٹے کہتے ہیں۔ کچھ کہانیوں والی بات کہ وہ خود سمجھتے ہیں اور نہ اردوں کی درست رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اگر انہیں کہ شذیذ ہو بھی تو وہ ادھیں کر سکتے۔ بائبل میں بات کی یا کلام کی سب طرزیں پائی جاتی ہیں اس میں نشر بھی ہے اور نظم بھی ہے۔ حکمت کی طرز ہے۔ ہدایت کی طرز ہے

مربوط ہے۔ تاریخ ہے جزئیہ ہے۔ مالک یا ڈور ہے۔ تاریخ ہے اور
سبق آموز ہے کہانیوں میں مشہور خداوندی سوچ و فکر کی تفسیریں
سبق آموز ہیں۔ تاریخیں کا قصہ صرف قصہ نہیں ہوتا بلکہ سوس کا
مستند، علم جیم ریچا ہوتا ہے۔ تاریخ کی ایک طرزِ رفتاری و کشائی
ہے یعنی رفتاری و درمکاتف کے پیرائے میں تعمیر و محاکات ہے۔ تاریخوں
کی کتاب کے بنے گی وہ ہیں کہ پیش کردہ دیکھو کہ آج کا یہوں ہیں کسی علم
معلم ہے وہ کہانیوں سبق آموز اور تعلیم آموز ہیں۔ یہ کتاب کتاب کے آگے
کو دیکھو کہ کیا علم ہے۔ طوبیاء و ہیو۔ میں کی کہانیوں کسی علم تعلیم
اور معقول سے بہرہ پس جس کی تعلیم میں کہانی کی صورت میں آتی
ہوتی ہوتی ہے۔ تاریخ و داستان کا مفہوم یہ ہے کہ یہی دیکھئے یا فیض رہنا
کے ذریعے سے سبق و راجہ ہے جسے وہ درمکاتف و مسرت میں
حق و سبب، و تفسیر کی بات میں معقول میں چوتی ہے سبق و سبب
ماتے میں فیض ہے کہ سبب تعلیم دینے کے لئے سبب سے جو نہ ہے ہر بات
سابقہ پر اس لئے کہ یہی طرزوں کے کلام ہی سے لیا
سبق بلکہ ان کے پر خدا کا کلام ہے و اس کی قدر و قدر کی قدر ہے
کلام کی طرزوں کی قدر سے کم نہیں بلکہ ان کے۔ لکل برابر ہے۔ علم اور سبق
ہستہ ہی ہر بات ایسی ہیں جو سب امور میں مثلاً اولیٰ کہیں لی جڑ۔ یہی تو
چے کہ کہانیوں کا صورت میں سبق سکھانے گئے ہیں۔ یہ کتاب بہرہ پس
کی کتاب تاریخ کا ترجمہ ہے۔ یہ کتاب کے مصنف سے یہ کتاب
منسکرتہ زبان میں راجہ و اشیم کے لئے لکھی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے
میں ہے کہ اس کے باج جیسے ہیں۔ یہ بہرہ پس سکرت کے علم

مربوط ہے۔ تاریخ ہے جزئیہ ہے۔ مالک یا ڈور ہے۔ تاریخ ہے اور
سبق آموز ہے کہانیوں میں مشہور خداوندی سوچ و فکر کی تفسیریں
سبق آموز ہیں۔ تاریخیں کا قصہ صرف قصہ نہیں ہوتا بلکہ سوس کا
مستند، علم جیم ریچا ہوتا ہے۔ تاریخ کی ایک طرزِ رفتاری و کشائی
ہے یعنی رفتاری و درمکاتف کے پیرائے میں تعمیر و محاکات ہے۔ تاریخوں
کی کتاب کے بنے گی وہ ہیں کہ پیش کردہ دیکھو کہ آج کا یہوں ہیں کسی علم
معلم ہے وہ کہانیوں سبق آموز اور تعلیم آموز ہیں۔ یہ کتاب کتاب کے آگے
کو دیکھو کہ کیا علم ہے۔ طوبیاء و ہیو۔ میں کی کہانیوں کسی علم تعلیم
اور معقول سے بہرہ پس جس کی تعلیم میں کہانی کی صورت میں آتی
ہوتی ہوتی ہے۔ تاریخ و داستان کا مفہوم یہ ہے کہ یہی دیکھئے یا فیض رہنا
کے ذریعے سے سبق و راجہ ہے جسے وہ درمکاتف و مسرت میں
حق و سبب، و تفسیر کی بات میں معقول میں چوتی ہے سبق و سبب
ماتے میں فیض ہے کہ سبب تعلیم دینے کے لئے سبب سے جو نہ ہے ہر بات
سابقہ پر اس لئے کہ یہی طرزوں کے کلام ہی سے لیا

سبق بلکہ ان کے پر خدا کا کلام ہے و اس کی قدر و قدر کی قدر ہے
کلام کی طرزوں کی قدر سے کم نہیں بلکہ ان کے۔ لکل برابر ہے۔ علم اور سبق
ہستہ ہی ہر بات ایسی ہیں جو سب امور میں مثلاً اولیٰ کہیں لی جڑ۔ یہی تو
چے کہ کہانیوں کا صورت میں سبق سکھانے گئے ہیں۔ یہ کتاب بہرہ پس
کی کتاب تاریخ کا ترجمہ ہے۔ یہ کتاب کے مصنف سے یہ کتاب
منسکرتہ زبان میں راجہ و اشیم کے لئے لکھی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے
میں ہے کہ اس کے باج جیسے ہیں۔ یہ بہرہ پس سکرت کے علم

کیا یا میں پڑھنا نجات کے لئے ضروری ہے؟

میں میں تو کوئی ملک ہیں کہ اہل اور اہل تو میں ہی علم کی قدر
سب سے سب پڑھنا تو علم حاصل کرنے کے لئے دیکھ لیتی ہیں۔ یہ علم کا نام اور
ماہر ذریعہ حاصل ہی ہے۔ لیکن یہ بات بھی قابلِ غور اور قابلِ ملاحظہ ہے
اور اہل یا رہنوی عالمگیر حکم نہیں کہ ہر قوم کو کیا ضرورت اور کیا
ذاتی طور پر یا میں پڑھنا چاہئے۔ بہشت صرف طراندہ اشخاص ہی کے

لئے ہیں ان پر حمل کے لئے بھی ہے۔ بائبل کے حرفوں کا علم ضروری نہیں بلکہ اس کی تعلیم ضروری ہے۔ خواہ وہ سننے سے حاصل ہو خواہ دیکھ کر اور تصویریں دیکھنے سے۔ کتاب تو ان کو جاننا چاہیے جو وہ سمجھ سکتے ہیں یعنی کلیسا کے چوہانوں کے لئے بائبل کا پڑھنا ضروری ہے لیکن موشن کو ایمان کی تعلیم سے یعنی مذہبی کامیابیوں سے واقف ہونا اور بحال کی زندگی گزارنا یعنی راستہ بازی کی زندگی گزارنا لازمی اور ضروری ہے۔ جہاں تک ہوسکے حالات کے مطابق ہونا چاہیے یعنی اگر کسی شخص پر کچھ لکھا ہے اور اسے پڑھنے کی فرصت ہے تو اس کے لئے بائبل مقدس کا پڑھنا بہت مفید ہے کیونکہ جب تو دعا مانگتا ہے تو اس وقت تو خدا سے باتیں کرتا ہے لیکن جب تو بائبل پڑھتا ہے تو اس وقت خدا تجھ سے باتیں کرتا ہے۔ جب تو دعا مانگتا ہے تو اس وقت تو خدا کا درست پتہ ہے لیکن جب تو بائبل پڑھتا ہے تب تو دانا بنتا ہے۔ اس زمانے میں کا خدا آسانی سے دستیاب ہوتا ہے اور کتا ہوسکے چپ کر شائع ہونے کے لئے ٹریسہ نہیں ہیں پھر بھی بہت کم ہیں براہ راست بائبل پڑھنے بغیر قابل تعریف زندگی گزارتے ہیں بلکہ ایمان امید اور محبت کی اعلیٰ درجہ اور اول درجہ کی زندگیوں بھی گزارتے ہیں۔ وہ اپنے دل و دماغ کی بائبل کے صحت سے لیجے اس کی عبادت روزمری کے جھیلوں نوبانی دعاؤں اور وعظ سننے کے ذریعے سے نشوونما کرتے ہیں۔ سچے ان کا لگ ہیں جہاں پرانی۔ وہ اپنی تہذیب پائی جاتی ہے ان پڑھ کر ہی بھی روح اند اخلاق کی شائستگی حاصل کر سکتے ہیں، اسی طرح بے کتاب کسان جو کسی رعایت کی ندری میں جتے جتے ہیں وہ

ایمان کی تعلیم کو بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور راست زندگی گزار سکتے ہیں جو کہ ہر ایک کے لئے لازمی ہیں۔ ان پڑھ لوگ چھٹی کی مقدس اور راست زندگی بھی گزار سکتے ہیں۔

یہ سب علمی کی حمایت کرتا میں ہے جو سب غور سے آگاہ ہیں بخشنا ہے۔ مباحثہ کر کے کہتے ہیں کہ بائبل ہر ایک کو لازمی طور پر پڑھنا چاہیے اور پھر یہ بھی مباحثہ کرتے ہیں کہ ان پڑھ خدا کو نہیں پہچان سکتے۔ اگر سب علم تو ان خدا و شہادت۔ مسیح کے زمانے سے پہلے انگریزوں نے ان پڑھوں کی برقی مٹی اور کوئی خان خاں پڑھا لکھا ہوتا تھا مسیح کے بعد بھی ان پڑھوں کی کثرت رہی اور آجکل بھی ان پڑھوں کا کال نہیں لیکن نجات سب لیجئے ہے لہذا انسان بائبل کو پڑھے بغیر بھی صحت پا سکتا ہے لیکن بائبل کو ماننے اور اس پر عمل کرنے بغیر نجات نہیں پا سکتا۔ پڑھنے اور مطالعہ سے جو اپنے آپ کو آپ تعلیم دیتا ہے اس کی تعمیر نفس تعلیم کی بنیاد پر ہونا چاہیے جو ہر سکول اور کلب میں تقریریں اور زمانہ صورت میں پائی ہوئی ہوتی ہے۔ کتابوں کے پڑھنے سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ ان دہ باتوں پر موقوف ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کو کب قدر کتابیں پسند آتی ہیں، اور پڑھنے والے میں ان سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے کس قدر قابلیت ہے۔ ان دو باتوں کے بارے میں مختلف وقتوں میں بہت فرق پڑھنا ہے۔ یا کتاب میں تھوڑی مٹی بھی اور پڑھنے وال قابل ہوتا ہے یا کتاب میں بہت مٹی بھی بہت مٹی بھی لیکن پڑھنے والا ناواقف ہوتا ہے۔ یا کتاب میں بہت مٹی بھی اور پڑھنے والا بھی قابل ہوتا ہے اور یا کتاب میں بھی کم مٹی بھی اور پڑھنے والا بھی نا قابل ہوتا ہے اور یوں علم کے حصول میں فرق پیدا ہو جاتا

ہے تعلیم کی اشاعت سے بھی تعلیم حاصل کر سکیں اور میں علم کی سفارش میں فرق
ہوتا ہے۔ کسی زمانے میں سکول زیادہ سستے ہیں کسی میں کم کہیں سکول
ہوتے ہیں کہیں نہیں ہوتے ہر تعلیم کی تعلیم جس کیلئے مناسب طریقہ
استعمال کرنی چاہیے اور یہ اس کی دامائی درحکمت ہے کہ ضرورت
وہ ایک معائنہ طریقہ استعمال کرنی ہے اور کرنی چاہیے۔ بہت سے یاد
رکھنا چاہیے کہ جب بھی درجہوں کہیں پڑھائی سے کسی خیال اور بھی طرح
زندگی کو نقصان پہنچتا ہے تو تعلیم دہاں میں سفر پڑھانے یعنی بڑی کتب پر
پڑھنا لازم کر دینا ہے وہ ان کا پتہ نہ ملے کہ کئی ہے کوئی ایک ہی چیز
مزدور ہے۔ تعلیم و تہذیب زندگی کو نقصان پہنچانے والی کتا ہیں
بہت سے اور اسرار موع ہیں وہ بہت مانت و نامانی درحکمت پر بھی ہے
لیکن جو کتابیں ہیں انہیں میں نے پڑھنے کا حکم ہے تاکہ وہ انہیں پڑھ کر اسی
کے اعتراف و قبول کا جواب دیں۔ ان کی تعلیم کا جھوٹا اور بڑا ہونا بہت کریں
اور ان جھوٹی اور بڑی تعلیموں کے مقابلے میں تعلیم کا راستہ افضل
عمر و معقول ہوتا ہے۔ اس کتاب بعد اس وقت کہ اس کتاب کی اشاعت
میں یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ سب سے بہت اور سب سے زیادہ کی کتاب
لی یاری یاری میں کرے

غیر کیشوک بالیل میں مونا تشریح نوٹ ہیں ہوتے اور ترجمے کے
کہیں غلط ہونے کے ڈر سے اس کے استعار پر پابندی ہوتی تھی۔ اب
جبکہ کیشوک عماد نے ان ترجموں کو بغور پڑھ کے دیکھا ہے کہ وہ ترجمے
درست سے مندر اور مفید ہیں تو ان کے استعمال پر جہاں پابندی نہیں
اب اٹھ گئی ہیں۔ جو ترجمہ غلط و سو خراب وہ کیشوک عالم ہی کا ہے اور اس

تعلیم اس کو بھی روک کر ہے۔ ترجمے در تفسیر کا ذاتی حق سمجھنا چاہیے وہ
غلط ہیں ہوں جھوٹی آواز ہے۔ ترجمہ ترجمہ کرنے اور صحیح تفسیر کرنے کی
آزادی ہے کہ کسی اور بھی ہے بعضی اور ذی ترجمہ در تفسیر کہیں غلط بھی ہوتے
ہیں ایسی صورت میں تعلیم یا ترجمہ اور تفسیر کو ترجیح دینا در تفسیر کرنا
چاہیے۔ ترجمہ اور تفسیر میں پہلے معنی سے پہچانے جاتے ہیں۔ پس
کی وہ سب کی جو غلطیوں کو پسند کرتے اور اس کی تفسیر کر کے ہیں
چیز ہے۔ مقدس استنبی نے کیا خوب کہا ہے۔ غلط تعلیم تہذیب
ہوتی ہیں جبکہ پاک کتابوں و جرائد میں صحیح طور پر سمجھا جائے۔ وہ
ان کی بھی باتوں کا شیک مطلب نہ سمجھا جائے۔ ان کے غلط مطلبوں و
دھوکے دہی اور زبردستی پیش کیا جائے۔ قوانین کے بارے میں
زمانوں کے حالات کو پیشہ نظر رکھنا چاہیے اور پچھلے زمانوں کے جو
قانون ہیں۔ اسے نہ سمجھ کر اس سے اس کتاب سے ہیں ان کے
مذہب و غلطی رکھ کر سمجھ دیا ہے۔ اس مقدس عاقل اور معقول
کتاب ہے اور تعلیم کی آواز زندہ دار ہے جب کوئی شخص بالیل کی
بسی باب کا غلط مطلب کرے کہ وہ بالیل میں کہیں کہیں اس کا
مطلب نہیں ہے یہ مطلب غلط ہے وہ تو خاموش رہتی ہے لیکن
تعلیم کی زندہ آواز دہاتی ہے کہ یہ مطلب غلط ہے اور صحیح مطلب یہ
ہے۔



باب

تفسیر کے اصول

تفسیر: یہیں کے اصول ہیں۔

۱۔ اگر کلیسا ہے کسی عبادت یا مقام کی باقی بچہ تفسیر کر دی ہو تو ہر نو
کے بعد ایک مفسر کو میں تفسیر کو ضرور ماسا چاہیے ہے یا دے ہے کہ میں احتیاد
تفسیر میں بہت بخور دی ہیں مثلاً یعقوب ۳۰۰ جہاں بیماروں کی مالش
کا نعیم ہے اور توحی ۲۲ جہاں پاک بونہرست میں بیوراء مسیح کی واقعی
یعنی پہلی اور حقیقی حضور کی تعظیم ہے۔

۲۔ کیونکہ مفسر عرب میں اعلان کا پابند نہیں ہوا بقا قہ تفسیر کے
حاصل ہیں بلکہ وہ ان کا بھی پابند ہے جو ان سے تو کم ہیں، چہرہ لیکن کتاب کی
رہنہ کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً پوپ صا حوالہ کے خطوط۔ جب یہ انرا خط
جی برون تب بھی آج کا احترام کرنا چاہیے اور انہیں تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ
وہ ان کی کتاب کے سکھانے والے اختیار اور بھیجے سے آتی ہیں۔

۳۴۔ دو اس بات کا بھی پابند ہے کہ اسے کبھو تک ایسا ہی کی
مطابقت میں تفسیر کرنا چاہیے مثلاً کوئی کبھو تک خود دند کے بھی تیوں
کی ایسی تفسیر کرنے کا یاز نہیں جو مبارک گنہاری کے داعی کو رہنے کی
تعلیم کے خلاف ہو۔

ہم۔ جسے ایسی تفسیر بھی ہمیں کرن چاہیے اور اس تعلیم کو تفسیر نہیں کرنا چاہیے جو ایمان و اخلاق کے بارے میں آجائے کلیسیا کی بہت بڑی اکثریت کی سلفہ تعلیم کی مطابقت میں نہ ہو کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ کیتھولک کلیسیا کے ساتھ شامل ہو کر فیصلہ دیا جائے گا کہ وہ ایمان نہیں رکھتا

کسمیر کے قوا میں جن سے اکثر عفت برٹی جاتی ہے وہ ہیں ۔

۱۰۔ سب ہم کسی معاملہ کی تفسیر کریں تو اس کا جوابی ہوگا کہ بھئی نہیں یہ بات
 اس وقت جو نظر آئے کہ یہ معاملہ ابھی ہے۔ کسی بات کی نقلی نہیں
 کیجئے اس بات کی سب کچھ کا فائدہ رکھنا چاہیئے۔ باہر کے معاملہ
 باہر کے سب کچھ میں سے ایک بات ابھی ہے سب سے سب سے
 حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے

[illegible]

جس کے کراہی کتاب میں درج کر لیا چوری کرنا سمجھا جاتا تھا دوسرے
کی کتاب کا کوئی حصہ لے لینے کی ہر گز کو اجازت تھی۔

۳۱ تاریخ مصنف کے ارادے کے لحاظ سے مختلف قسم کی ہوتی تھی۔ کوئی
مصنف تو کبھی ٹھیک تاریخ و قعات ہی لکھنا چاہتا تھا یعنی
فی الواقع عین تاریخ ہی لکھنا چاہتا تھا اور کوئی مصنف اس قدر
مصلح و تحریکاتی کیفیت میں ڈال دیتا تھا اس قدر میں بہت
کمزور بنی دھن صورت میں تاریخی سوئی تھی اس میں بیان کردہ
ہر وقت تاریخ میں بڑے تھے۔ کوئی مصنف کسی تاریخی ڈھانچے
میں اور صحت سے مودوں دیتا تھا اور اسے تعلیم کا رجحان تھا۔
۳۲ کسی عارف کے صافی برافق کا جی یعنی اس عارف سے اگلی پچھلی
ہدایت کا جی بھروسہ تھا اور جی مانے اور صرف اس صوفی رہنما سے
لکھنا چاہتے تھے جو یہ صوفیوں کا کتاب کے بارے میں لکھتے تھے مدد
رکھتا تھا اور اس کے بارے میں باتیں کرتے۔ اس وقت
تہہ کیونکہ وہ دعوت کے سال سے بارہ سال تو مصنف
سب میں ہیں اور اس سے لے لیتے ہیں خلع اس



باب ہفتم

الہام اور مکاشفہ

الہام کا مادہ الہم ہے۔ الہم کے معنی ہیں دل میں ڈالنا اور الہام وہ بات
ہے جو خدا کسی کے دل میں ڈال دے۔ اصطلاحی طور پر خدا کا اپنا کلام نبی کے
دل میں ڈالنا ہے۔ نبی رسول و پیغمبر جب وحی یا فکر پر گزرتے تھے تو جو
چیز ان کو بتا ہوتا تھا اس کے بارے میں خدا کی عقل کو دانش مانتا تھا
وہ علم خواہ میں ہر رقی ذرا تھ سے حاصل ہوتا ہوتا تھا اور اس کا مادہ
تھی یعنی الہام ماحول خدا سے حاصل ہوتا تھا۔ کچھ کیلئے بھی اسی طرح ہوتا
تھا کہ خدا انسان کے دائمی فائدے سے اس کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے
اس علم کے بارے میں الہام مصنف کی عقل کو۔ انسان کے جو علم الہم کو ہی
اور قدرتی ذرائع سے حاصل ہوتا ہوتا تھا۔ تاریخ لکھنے کیلئے انہوں نے
واقعات یا تو سنے ہوئے ہوتے تھے یا کتابوں میں پڑھے ہوئے ہوتے
تھے۔ جو تاریخ انہیں مذہبی نقطہ نگاہ سے لکھنا ہوتی تھی وہ اسے تاریخی
کتابوں اور تاریخی واقعات کے سرکاری ریکارڈوں سے اخذ کرتے تھے۔
ہدایت کی باتیں انہوں نے یا اور دانشمندان سے سیکھی ہوئی ہوتی تھیں
یا وہ ان کی اپنی عقل کا نتیجہ ہوتی تھیں اور یا خدا سے سیکھی ہوئی ہوتی
تھیں مگر جب وہ الہام سے بولتے یا لکھتے تھے تو وہ وہی باتیں بولتے

یا لکھے تھے جو خدا چاہتا تھا کہ وہ لوہے یا گھیس جس مقبول کے ہاتھ میں تھا
 اس کی عقل کو روشن کرتا تھا۔ جبکہ ہم اوروں کے سیکھ سکتا اور دریافت
 کر سکتا تھا تو وہ اپنی عقل سے کیوں ذرا بہت نہیں کر سکتا تھا۔ ہم اپنی عقل
 استعمال کرتے ہیں کہ اپنی عقل استعمال نہیں کر سکتے تھے؟ ہم اپنی عقل
 سے معلوم کرتے ہیں کہ اوروں کا نقصان کرنا ہوتا ہے مثلاً پوری کرنا، ڈاکہ
 مارنا، خون کرنا، عزت و ہون کی اور قابل عزت اشخاص کی بے عزتی کرنا
 و بدنامی کرنا وغیرہ تو کیا ہیں یہ اپنی عقل سے معلوم نہیں کر سکتے تھے؟ وہ
 معلوم کر سکتے تھے، درحقیقت ان کو ایسی باتوں کا علم اپنی سوچ سے ہو جاتا
 تھا تو خدا! الہام سے ان کی تصدیق کر دیتا تھا۔ مذہبی گیت اور حکمت کی
 باتیں یاد وہ خود ہاتھ اور معلوم کرتے تھے یا قدروں سے حاصل کرتے تھے۔
 ربواری کتاب تاجر خیال کا مجموعہ ہے درمنا و عطا اور سیرت جیسا سیرت
 حکیم مہد کا کلام ہے کئی باتیں ایسی ہیں جو فطری ذرائع سے معلوم نہیں ہو
 سکتی تھیں بلکہ خدا کے برہ راست بتائے سے معلوم ہو ہیں مثلاً دشمنوں
 کا ہونا، بہشت اور دوزخ اور آخرت کا ہونا، دنیا کے انھیں مڑو و
 ہاں آئیں، رحمت ازل کا قیامت کو مہاجر کی امتضا پاک شہادت
 تعلیم اور پاک پورست میں سوسائیس کی معنی موجودگی وغیرہ جو باتیں
 فطری ذرائع سے ہیں مگر خدا کے براہ راست بتائے سے معلوم ہوئی ہیں
 انہیں مکاشفہ کہتے ہیں عام و وسیع معنی میں تو ایسی مدد کی
 کی تعلیم کو الہی مکاشفہ کہتے ہیں مسکن مذہب کی تعلیم مکاشفہ ہے۔
 تو دنیا کی کلام کو بھی مکاشفہ کہتے ہیں مثلاً دنیا کی کتاب مکاشفہ ہے
 جس طرح مقدس پوجن عارف کی مکاشفہ کتاب مکاشفہ ہے لیکن عام معنوں

ہیں مکاشفہ وہ سچ مٹیاں اور حقائق ہیں جو قدرتی ذرائع سے معلوم نہ ہو سکتے
 ہیں۔ درمیان نہ ہونے ہوں بلکہ برہ راست خدا کے ہاں کر کے سے معلوم
 ہونے ہوں یہ مکاشفہ حب لکھا جاتا ہے تو ہام سے لکھا جاتا ہے میں
 خدا کے کلمہ سے کلمہ کا ہونا یا نہیں تحریر کرنا ہے کہ منہ سے توفیق کلمہ
 ہے اگر کسی سے کوئی جو مکاشفہ مقصد و حور ہوتا ہے اس میں سے وہ
 نہ ہی لکھا ہے درحقیقت ہے جو خدا چاہتا ہے کہ وہ لکھے اور جاتا
 ہوتا ہے کہ وہ لکھے جو علم ہم کو برہ امت خدا کی بات سے متعلق کیا
 جاتا ہے در قدرتی ذرائع سے حاصل نہیں کیا جاتا، اسے مکاشفہ کہتے ہیں
 مابعدیہ کا ہام عقل و ذہن کا مٹا مٹا، اسے میں روش ہوتا ہے
 جو توفیق ذرائع سے حاصل کیا ہو اور یا اپنی حور پر منتقل کیا گیا ہو یعنی
 اس کے طور پر بتایا گیا ہو درمیان میں روش کر کے مکاشفہ اس علم کو لکھے
 کی ترکیب شامل ہوتی ہے درحقیقت ترکیب لکھاری بہت ہے جب تک پاک
 نصیب لکھ سہا ہے وہ دوسری لکھا سے منہ خدا سے لکھے کا
 علم دیتا ہے اور وہ ان سب باتوں کو لکھتا ہے جس میں خدا ان کے دیکھے
 سے معلوم پاتا ہے۔ وہ دونوں لکھ سہا ہے جو لکھ سہا ہے اور نہ لکھ
 مذکور بات زیادہ لکھا ہے اور نہ لکھ۔



باب ششم

اقسام نبوت

نبوت خدا سے عطا کیا ہوا علم ہے۔ ہر علم کیلئے مفسر علم کے مواد کا حصول اور اس کی سمجھ چاہیے یعنی ہر علمی مواد حاصل ہوتا ہے اس کا مطلب بھی معلوم ہونا چاہیے۔ نبوت کا عقیدہ چونکہ لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے ہوتا ہے اس لئے یہ ایسا نفس ہے جو ہائے واسطے کی رہنمایت خصوصاً دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ انہی طرح معجزات کا فضل بھی خصوصاً دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ بشپ صاحب قادر و صاحب اور مراد صاحب نے لکھے ہیں کہ نبوت دو درجوں کے لئے موزن ہے اسی طرح

۱۔ اور معجزات کرنے والے بھی دو درجوں کیلئے ہوتے ہیں

نبوت کی یہی سکالیں ہیں اور یہ ہیں

۱۔ اگر خدا سے صرف علم کا مواد حاصل ہو مطلب حاصل نہ ہو تو اسے ضعیف نبوت کہتے ہیں مثلاً فرعون شاہ مصر۔ جو کہ نصر اور پیشتر نادان ہیں اور قیافہ سرور کا بھی کو مواد علم تو حاصل کیا مگر مطلب نہیں ملا تھا اس لئے یہ انبیاء نہیں تھے حضرت یوسف کے واسطے کہ فرعون نے گائیو بہ اور باپوں و اولاد پر دیکھا وہ خواب عام اور تمدنی خواب نہیں تھا بلکہ وہ اسے خدا کی طرف سے آیا تھا۔ اسے اس کا مطلب معلوم

نہیں تھا حضرت یوسف کو بادشاہ نے وہ خواب بتایا تو خدا نے حضرت یوسف پر اس خواب کا مطلب ظاہر کیا پس حضرت یوسف کو مواد تو فرعون سے ملا لیکن اس کا مطلب خدا سے ملا۔ یعنی وہ ہوتا ہے جس کو مواد اور مطلب دونوں میں ہند حضرت یوسف نبی تھا فرعون ہی نہیں تھا۔ جو کہ نصر بادشاہ کو خواب آیا جس کا مطلب حضرت دانیال نے بتا دیا ہند دانیال ہی تھا جو کہ نظر نہیں تھا۔ پیشتر سے کوشش و پورہ دیکھا جس کا کوئی شخص مطلب نہ تھا اس کو مشترک طور کا مطلب بھی حضرت رافیل نے بتایا تھا مفسر دانیال ہی تھا پیشتر ہی نہیں تھا۔ قیافہ سرور کا ہی نے بیسویں کے پار سے میں کہا تھا کہ ساری اُمت کی بھانجے ایک شخص کا حق بہتر ہے۔ جو مطلب اس بات سے قیافہ تھا وہ جس سانی مطلب تھا اس کی بات کا اپنی مطلب مقدر میں پورا رسول کو معلوم ہوا لہذا وہ ہی تھا مگر قیافہ ہی تھا

۲۔ اگر صرف خدا کی طرف سے ملے تو اسے اسامہ کہتے ہیں مثلاً

حضرت یوسف کی طرف سے ملے کہ نبی کا تعلق دانیال کو ہند اس سے خوب

۱۔ نبوت مشترک کوشش و پورہ۔ مفسر میں یوسف و دانیال و یوسف و دانیال

بات کا مطلب بہتر سے معلوم ہو۔ اور کسی بات سے مطلب کس سے بھی نہیں

میں ملے سو اسے دانیال کا بہتر سے ہے یعنی وہ دانیال کا بہتر ہے۔

۳۔ اگر مفسر مواد و مطلب دونوں حد کی طرف سے ملے تو اسے

موس سے مثلاً مشہور ہے۔ دیکھو کنواری حامدہ سو گئی اور بیٹا جسے نی دانیال

و دانیال میں ہی ہے۔ مثلاً کہ پورا صحت میں سو گئی دانیال و قیافہ سرور

فرعون کی کسی۔ اور یوسف اور رافیل کی قیاسیں کا شفر ہیں۔

انہیں الفاظ کے ذریعہ سے سبب آدمی کی طرف سے زیادہ معنی نکلتے ہیں۔
 وہ باتیں جو الفاظ کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں وہ اور باتوں کے خلاف
 ہونے کا ذریعہ بھی ہو سکتے ہیں جو باتیں الفاظ کے معنی میں اشتقاق ہوتے
 کیسے مستحال کی گئی ہیں ان کے معنی عقلی معنی ہونگے۔ یہ لفظی تفسیر ہے لیکن
 کلام مقدس میں ایک اور طرح کے معنی بھی پائے جاتے ہیں اور اسے روحانی
 تفسیر کہتے ہیں۔ اہل کتاب کی کسی عہدیت کی تفسیر کو بھی ہو سکتی ہے اس
 سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کلام مقدس کی کسی عہدیت کے معنی ایک سے زیادہ
 معنی ہو سکتے ہیں۔ جو کچھ اس فی مصنف کی عبارت کا مطلب سمجھتے تھے اس کا
 مطلب اس سے زیادہ ہو سکتا تھا۔ لفظی تفسیر وہ ہے جو متن سے براہ راست
 تہا ہوتی ہے اور باقی مصنف جو کچھ تفسیر کا ادارہ رکھتا تھا کہ اس شخص میں
 اکثر اندویش اور طرح کی تفسیر بھی پائی جاتی ہے جسے روحانی تفسیر کہتے ہیں۔
 معنی سب سے زیادہ حقیقت طور پر انسان پر مبنی ہوتا ہے اس قسم کے معنی ان
 الفاظ کے حصہ پر بھی نہیں ہوتے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ الفاظ کی مراد
 حقیقت تک خود پہنچ جاتے ہیں جیسا کہ سوائے سبب آدمی کے اور اسے عہدیت سے
 ان کی عہدیت تک۔ ہر ماہر نام سے جو اسے انسانی اور اس کا
 عکس ہے۔ انہوں نے چیزیں بنا دی ہیں جیسے ڈھکی ہیں ہیں پر ان کے اندام
 نئے عہدیت سے کا پڑا ہوا سب سے۔ ہر ماہر نام صرف علم ہی کی ترہیب
 ہی میں تیر کی نہیں بلکہ نام کی لحاظ سے بھی ساری ہے پس ان دونوں باتوں
 کو جو الفاظ کا مراد رکھنا چاہئے لفظی تفسیر، عقلی معنی کے ذریعہ کے ہو گئے کہ
 مقدس کی روحانی تفسیر کو ترجیح کے لئے اور کوئی رہ نہیں جھجھکتا
 ایک طرف تو انہیں ہی روحانی تفسیر کا پیر اور الفاظ کوئی ہے اور دوسری

طرف کوئی روحانی معنی نکالنے کے بجائے کہ آپ مقدس کے لفظی معنی کی خصوصیت
 میاد سونا چاہئے یعنی روحانی معنی کی خصوصیت میاد عقلی معنی ہوتے ہیں۔
 دونوں عہد ناموں اور ان کی تفسیر کہ لفظی تفسیر سے ایک اور سوا پند
 ہوتا ہے کہ کیا الفاظ کے معنی انہیں ضرور ہوتے ہیں جس قدر انسانی مصنف
 کو معلوم ہوتے ہیں اور جو اس کی مراد ہوتے ہیں یا اس کے معنوں سے
 ان الفاظ کے معنی پڑھ کر ہوتے ہیں یا جو الہی معنی ہوتے ہیں اور ان معنوں
 سمیت کامل معنی ہوتے ہیں اسے تفسیر کی معنوی کہتے ہیں یہ تفسیر کامل
 کہتے ہیں مثلاً دوسری ۱۰ میں ہے میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا ہو سکتا
 ہے کہ صرف یہ معنی معلوم تھے کہ خدا نے اسرائیل کو مصر سے نکالا تھا لیکن خدا
 کے معنی میں یہ بھی تھے کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا ہو سکتا ہے
 سے دوسرا کادہ کامل اسرائیل ہو گا میں جہاں انسانی مصنف کا مطلب
 اسرائیل کا مصر سے خارج تھا وہاں خدا کا مطلب اسرائیل تو مگر دوسری
 مسیح کا مصر سے خروج تھا۔ معنی عقلی معنی کی توضیح ہو چکی ہے کیونکہ
 اس قسم کے معنوں کی موجودگی کو ہی تسلیم کرتے ہیں نہ عقلی معنی سے
 انسانی مصنف آگاہ ہے خدا کا مطلب اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے یہ
 معنی پوشیدہ ہوتے ہیں جو صرف خدا کے سامنے ہیں معلوم ہوتے ہیں یا خدا
 زیادہ واضح ہوتے کے ذریعہ سے وہ پوشیدہ معنی معلوم ہوتے ہیں یا جب
 وہ عقلی واقعات میں پوشے ہوتے ہیں مثلاً یسوع خدا کا بیٹا ہے اور
 خدا نے اسے مصر سے بلایا تھا پس اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوا کہ یسوع
 کی بات صرف سرکاری قسم ہی کیلئے نہیں بلکہ یسوع مسیح کے لئے بھی ہے
 اس قسم کی تفسیر بھی روحانی تفسیر ہی ہوتی ہے لیکن جہاں قسم کی روحانی تفسیر

کا پیچہ ذکر کر رہے ہیں اور میں میں ہوتا ہے کہ یہ غصہ یہ فطری
ہی ہوتی ہے اور صرف ایسی بات میں ہیں ہوتی جاتی جو بات غلط سے
ظاہر ہوتی ہے مثلاً بچوں کے ساتھ بکھڑا دیکھ کر صحت پانے سے صحت
کا رجم ظاہر ہوتا ہے اور وہی طرح مسیح کی حبیب کی طرف دیکھنے سے بھی
صحت کا رجم ظاہر ہوتا ہے۔ پتیل کے ساتھ کے ساتھ سے خدا کا رجم
ظاہر ہوتا ہے اور یہ مسیح مخلوق کے ذریعے سے ظاہر ہوتا ہے
رجم کو ظاہر کرنے ہیں۔ ساتھ اور عورت کی رشتہ یا ساتھ اور عورت کی
رشتہ کی رشتہ سے شمع اور شمع کی رشتہ بھی مراد ہے جو عورتوں پر
پتیل کی تعلیم زیادہ واضح ہوتی ہے اور عورتوں کو صحت ہوتا ہے کہ پتیل سے
میں ہے جس سے پتیل سے صحت ہے۔ ساتھ ساتھ ساتھ ہے اور وہ
عورت جو شمع کی رشتہ سے شمع کی رشتہ ہے اور وہ حضرت ماریہ سے
جو عورت پر شمع ہوتی ہے وہ درجہ صحت کو معلوم ہوتے ہیں وہ عورت
کے ارتقا اور واقعات کے وقوع میں آئے سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ملک کنڈا کے کاخ جو حبشی تھا اور ملک کا وزیر تھا وہ برہمنوں میں
عبادت کرنے کے لئے آیا تھا اور جب عبادت کر کے اپنے ملک کو واپس آیا
اور آقا اور اپنی رشتہ میں سوار تھا اور وہ سوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام
صاحب پروردگار تھا۔ رشتہ سے نہیں دیکھی کہ اس کی ہدایت کے لئے
بھیجا۔ وزیر نے اسے اپنے ساتھ رشتہ میں لے کر لیا کہ وہ رشتہ پر سوار ہو
کر اس کے پاس پہنچ گیا اور اس سے پوچھا کہ جو کچھ تو پروردگار سے
سچتہ بھی ہے؟ اس نے کہا کہ میں سے کوئی کچھ سچتہ نہیں ہے جب تک کوئی
کچھ نہ سچتہ ہے۔ نہیں ہے اس سے منہ م کا مطلب سمجھا اور نبوت کی

جو غصہ وہی تو وہی وقت میں ہی آئے اور مسیحی ہو گیا یہ وہی تھا
۹۴۔ ۹۵ میں پتیل تھا ہے۔ پتیل کے ساتھ ساتھ ساتھ ہے جو ایک طویل ہے
میں صحت کو رجم میں ہے اور صحت کو صحتوں کے مصلحتوں سے لگتی ہے جس
ساتھ میں وہ رشتہ ہے سے گذرے ہوئے صحت میں ہو گیا
ہیں اور میں کوئی ہیں وہ رشتہ ہے وہ ہم سے کوئی کوئی کوئی
میں ہیں پتیل سے سب سب سب کے پتیل میں کی کیا اور اس کے
میں کی طرز و امثال، طرز کلام، طرز سے وغیرہ معلوم ہوتا ہے ہیں ان کے
ذاتوں سے رشتہ ہوتا ہے مثلاً کوئی اور میں کی تعلیم کو نہیں سمجھ
سکتا جب تک وہ اس کے لئے کا علم نہ رکھتا ہو اور پتیل سے
کی سب میں وہ میں سے ہیں اور عورت سے کہ اس میں قرینہ
میں کی رشتہ سے۔ پتیل کی کیا ہو کہ اس کی صحت کی تعلیم سے
صحت کوئی پتیل سے کہ اس کے لئے پتیل کا صحت کوئی اور اس
میں کہ میں پتیل سے پتیل میں ہیں پتیل کو لانا کی تعلیم کی رہنمائی اور
ورادہ دل ضرورت سے کہوں وہی میں کا صحت کی حفاظت ہے اور
میں میں پتیل کے صحت کوئی اور خدا کی تعلیم جو ان کو لانا کی رہنمائی
ہے وہ میں سے معلوم ہو سکتی ہے اس کو مطلب ہے میں کی تعلیم
عبادت کا پتیل مطلب پتیل کے پتیل سے پتیل سے پتیل سے پتیل سے
ہے۔ پتیل خدا کی رہنمائی سے نہیں سے خدا کی تعلیم وہی میں ہے لیکن
جب کسی خاص عبادت کے معنی کے بارے میں فتویٰ نہ ہو تو
فتویٰ مٹوا غلط معنی کے صحت ہوتا ہے اور ان کوئی کے بارے میں
ہوتا ہے حرمین اور صحت کے بارے میں میں میں وہ فتویٰ

خط تعلیم سے آگاہ کرنے والا ہوتا ہے اور بزرگوں کی کتابیں دیکھنے والا ہوتا ہے کہ تفسیر جو پیش کی گئی ہے وہ ایمان کی عام سمجھاؤ کی مطابقت میں ہے یا نہیں تفسیر معنی قوم کی ہوتی ہے یعنی ہمیں تفسیر جو یہاں درج ہے اس کے خلاف سے جاننے سے کہتی ہے یعنی خط تفسیر سے کہتی ہے اور جہاں کتب صرف معنی تفسیر کی یہاں لکھی ہے وہاں کتب تفسیر مختلف قسم کی رہیں دیکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ علم الہی میں کتنا عیالوں کے واسطے ہر ایک میں ہیں جو عبارت و بیان اور اخلاق سے متعلق نہ ہو وہاں کتب تفسیر جو معنی سے سب سمجھے گئے ہوں گے ان میں سے ہر ایک تفسیر پر وہ معنی کی کتاب مقدس کی خلاف ورزی کرتا ہے کہ اس مقدس میں کوئی خط بات نہیں ہو سکتی اور کوئی تفسیر اس معنی کو رد نہ کرے یہاں سے بڑا چیلنج ہے۔ اسے تو اختیار کیا ہے کہ وہ لارہ اس وقت کے علم کی مطابقت میں ہوگی، بہت عرصہ نہیں ہو کر لوگوں کا کتاب کے پہلے باب کے بارے میں یہ مانگتے تھے کہ خدا کے دنا تحت تدبیر کے چھ دولوں میں بنائی تھی اس میں کے علم اور اس میں سے فی رب سے معلوم نہ کر رہے تھے اس لیے اس باب کا یہ مطلب میں سے اور اس سے حقیقی مطلب کی امداد کیلئے طرح طرح کی ترقی کی گئی تھی۔ اس باب میں سے لوگ ایک ہی گئے ہیں جو مساقی ہے لیکن کیلئے کو ایسے معاملات سے معطل کرنے کا سرور داشت اصرار ہیں ہے کیونکہ جو باتیں ایمان کے ذمے کے تحت ہیں یہی معنی ہیں جو پر ایمان مار رہے ہیں اور جو باتیں مساقی یا یہ ہیں میں مقدسین مختلف آراء رکھتے ہیں آراء سے جیسے کہ عمر بھی عسک آراء

رکھنے میں سزا دیں۔ یہ کتابیں پوپ یوسیف دوم کے خط عام لا تمام پر لکھی گئی ہیں اس سے پوپ صاحب کی کتاب میں کتاب تفسیر کیا گیا ہے کیسی صحیح اور درست رہنمائی کرنے والی ہے۔ کتاب مقدس کی تفسیر کی مفصل اقسام یہ ہیں:-

۱۔ عقلی تفسیر۔

۲۔ صیغہ یا تعریف

۳۔ عقلی تفسیر کی قسمیں۔

۴۔ کتاب مقدس کے ہر حصے کے عقلی معنی ہیں۔

۵۔ لفظی معنی ایک ہے۔

۶۔ معنی کی سمجھائی یا پورا ہونا۔

۷۔ مذہب یا تفسیر

۸۔ موجودگی یا حقیقت

۹۔ مذہب کی صبر کی قسمیں

۱۰۔ توسیع

۱۱۔ سادہ و سلیس تفسیر یا معنی میں ہے۔

۱۲۔ قوت و تہائی و ثبوت یا تہائی کی قوت و ثبوت کی قسمیں

۱۳۔ کتاب مقدس کے متن سے ظاہر ہونے والی مشابہت و مطابقت۔

تفسیر کے اصول۔

۱۔ عام اصول۔

۲۔ پس منظر۔

۳۔ مفسر

فردین الفاظ سے مجتہد کے معیار کا بیان کرنا مقصود ہے۔ مفہوم کلمہ کے
 گئی معنی میں ذرا گوشت کے بھی متعدد معنی ہیں زبان کے معنی ایک سے
 زیادہ ہو سکتے ہیں لیکن اس عبارت میں کلمہ کے معنی فعل کا پیش میں اور
 گوشت سے اس کی ذرا مراد ہے جو اس نے اختیار کی جیسے کہ کلمہ
 عبارت ذرا پخت کی ساری اجیل سے معلوم ہوتا ہے نہیں تعسف کی
 بات کے ایک ہی معنی ہو سکتے ہیں کہ بات کے ایک معنی ہوں تو وہ
 ہی بات کو آپ شکستہ اور بدلے کرنے والا ہوتا ہے جس طرح ایک
 ناری شاعر کے پاس سے ہیں کہ جس نے بادشاہ کی تعریف میں قصیدہ
 لکھا۔ وہ نظم جو حادثہ کی تعریف میں لکھی اس میں ایسے نفاذ معنوں
 کئے ہیں کہ معنی اچھے اور بُرے دونوں طرح کے تھے جب اس نے
 بادشاہ کے حضور میں وہ نظم پیش کی تو بیادشاہ پر وہ قصیدہ منسوب ہو گیا
 اور اس کے معنوں کے خلاف اس نے وہ نظم بادشاہ کی بوجھتی ہو کر اس میں اس
 کا رد کیا اور اس پر اس کی تائید کی تھی۔ اس سے معنی تھوڑے
 سے بدلتے ہیں۔ اس کا رد کرنا اس کے معنی کے خلاف ہے۔

نوں میں سے وہ علم بھی تھا اس نے لکھا۔ یہاں معنی ہے
 لی وہ معنی عبارت کے ایک ہی معنی ہوتے ہیں اور وہی اس کے فعلی
 معنی ہوتے ہیں۔ فعلی معنی وہ معنی ہوتے ہیں جو ان الفاظ کے
 دئے ہوئے ہوتے ہیں جو زبان کے استعمال کر کے لے کر ہوتوں اور
 مادوں کی مدد سے اقراء یا کلام کی اکائیوں اور ٹولوں میں ترتیب دئے
 گئے ہوں۔ آجکل تو فعلی معنی ایسے معنی کہتے ہیں جو مذکور ہوں
 فعلی معنی اس طرح کے نہیں ہوتے ہم فعلی معنی کو اس طرح کہتے ہیں

جو کونے کا در روحانی زکوٰۃ اور نہ براہِ میرا لے اور روحانی معنی فعلی معنی
 نہیں ہوتے چونکہ زبان میں کسی بات کو مجاز کی صورت میں اور کلام قریح ہے
 پس یہاں میں فعلی معنی کو مجازی صورت میں بھی ادا کیا گیا ہے۔ یہاں
 میں قریح کی طرز استعمال کی گئی ہے وہ قدیم زمانے کے مشرقی عہد کی
 مجازی طرز ہے وہ وہ طرز نہیں جو آجکل دیگر ملک میں پائی جاتی ہے۔
 پس اس کے معنی اس طرز کے مطابق ہوتے ہیں جو مستعار کی گئی
 ہے۔ ذرا ہی معنی ہوں جو نہیں جو قدیم زمانے میں کئے جاتے تھے جی تو
 قدیم زمانے میں تھے۔ چونکہ اس کے معنی قدیم زمانے والے معنی ہیں۔
 اس سے یہ کہ طرز کے پڑھے احوال کو ان کے معنی سمجھنے میں مشکل پیش
 آتی ہے اور یہ سمجھنے کے سبب پیچیدہ اور دھندلے ہونے میں ہیں
 یا نہیں کا کوئی بھی مجازی کلام فعلی معنی سے مراد نہیں ہے۔ اس کے
 معنی کلام کے فعلی معنی ہیں۔ یعنی وہ فعلی معنی میں ہیں جو طرز کے
 طرز استعمال سے ہیں۔ اس میں صلاحتہ ہو جو کلام کا معنی میں
 ہو۔ اس کا معنی اس کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی میں ہے۔

یہاں ہوا اور یہاں ہوا اور یہاں ہوا

الف فعل غائب کی تفسیر :-

انجیل مقدسہ کی حریت ابھی ابھی پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ
 مجتہد ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجتہد کا یہاں سے اس کا مطلب
 صاف ظاہری اور واضح ہے لیکن اس کے اس سے میں یہاں
 ہے کہ اس کے روحانی وجود میں غیرانی رہا تھا۔ یہاں اس کے

[illegible]

بنا ہوئی ہے۔ یہ بڑی عمدہ قسم سے بنائی ہوئی ہے جو کہ ساری دنیا میں
میں سے بہت زیادہ اعلیٰ سطح پر ہے۔ اسے دنیا کے سب سے بہترین
میں سے بہت زیادہ اعلیٰ سطح پر ہے۔ اسے دنیا کے سب سے بہترین
میں سے بہت زیادہ اعلیٰ سطح پر ہے۔ اسے دنیا کے سب سے بہترین

میتو ہے لیکن اس معاملہ کو دستبردار نہیں کرنا چاہیے اور یہ نہیں کیا جائے گی۔
 کیونکہ اس طرح کا مطلب ہماری مطلب میں ترقی، ہماری مطلب کو بڑی اور
 واضح مطلب ہی ہوتا ہے جو بعضی مطلب ہوتا ہے جو بعضی مطلب میں ہوتا
 ہے۔ کہ وہ برہنہ طور کے مطلب سے بھر نکال دیتا ہے لیکن ہماری
 مطلب بعضی مطلب نہیں ہوتا۔

[illegible]

لڑی ایک ماٹ کو بھاری کہتا ہے اور دوسرے اس کو بھاری نہیں کہتا بلکہ کسی اور کو
بھاری کہتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری کئی مثالیں ہیں مثلاً "بہتر ہے جی جی
جھے" اس میں ایک اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے بڑی کی۔ "وہ تیرے
بزرگ نام اور بڑی لافندہ اور بلند بار کا صاحب ہیں گئے"۔ "لوگ چہ بزرگ
نام سے بزرگ دچا ورمی ہاتھ اور بلند دزد سے توئی اور خدا قدرت
مرد چھہ قصہ پیشہ ہر ایک نہیں پالی حق ہے جسوں میں میں
آگ سے عدلی و مصیبت کی آگ مرا ہے یہ عدل اور عیب کے معنی
میں اس میں کسی سے نہیں تھا ہی نکلے تو دونوں طرفوں کو سہ کیے۔
ملک بلکہ او بل تو کی باری کا امت زور اور ہل سہ اور ہل تو بل ملک
کو تباہ کریں۔ لی ملک سے تباہی تھے معنی وہ تباہ کرنے والا ہوا اور ملک
اور پل تیرے سے تباہی تھے پل تباہ کر دے۔ ہاں اس سے
میں ان کو بھاری معنی میں خدا کا بھاری کیا گیا ہے اور خدا کو بھاری معنی میں اس
کا بپا کہا گیا ہے۔

روح کتاب مقدس کے ہر حصے کی لفظی تفسیر ہے۔

یونیک باک مفسر نے جس میں کتاب مقدس کی لفظی تفسیر کی ہے اس میں
مفسر دوسرے مفسرین کرتے ہیں جس میں عبد الہی مفسر کی مفسرین
بطرح ہائی تفسیر کا سہ کوئی حصہ ایسا ہیں تاکہ جس کے لفظی معنی نہ
ہوں مسیحیت کے ہند۔ یہ تو اس میں سکندری سلسلہ کے بعض مفسرین
نے مثلاً اور یونان نے روحانی معنی پر اس قدر زور دیا کہ اس نے اور اس
جیسے دوسروں نے بعض عبادوں کے لفظی معنی کا بالکل انکار کر دیا یعنی

یہ کہ ان عباراتوں کے صرف روحانی معنی ہی ہیں اور لفظی نہیں ہیں۔
موجودہ زمانے میں بھی ایسا مہلک پایا گیا ہے لیکن ایسے نظریے کبھی کی دانت
کے مطابق کسی بھی نہیں ہوتے ہیں۔ مثلاً "میں آئین کے تفسیر اور نظریوں
کے با۔ سے میں ایک عام ہنگامے میں ایک نامی سے ایک قابل اور اسے حیات
لکھی اس سے اس کے کن نظریوں کے بارے میں جو تفسیر کے لفظی رکھتے
نئے بڑی تہیت سے حیات کی لئے یو یک کہتا ہے کہ چونکہ آج بھی مسیح کا
شہادت گورہ تھا اور اس سے پتا چلتا ہے اس کے لئے پورے طور پر وقت
برکھ موصوفہ اس دہر سے وہ سارے کتاب مقدس میں مدعا لی اور قابل
معنوں کی جستجو کرتا تھا لیکن وہ ہمیشہ اس کی تاریخی حقیقت کی کمی تسلیم کرتا تھا۔
شے یو یک یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس عظیم اسکندری کو اس
طرح کا نہیں سمجھا۔ حطرت کا وہ تھا اس کے اسے میں دیکھ لفظ اس کا انکار
دے ہیں۔ حسب رہ کسی واقعہ کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ اس واقعہ
کے صرف روحانی معنی ہیں تو ہی معنی نہیں ہیں تو طاعت۔ اس سے اس کی تفسیر
یہ ہوتا ہے کہ اس کے معنی علامتی اور بھاری ہیں اور پھر جب اگر کسی نے
یہ کہا کہ با میں کے بعض حصے جو واقعات کی طرز میں تاریخی طرز میں تھے
ہوتے ہیں وہ تاریخی نہیں ہیں اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ وہ ہیں تو
تاریخی لیکن اگر ان کے بعض حقائق تاریخی معنی ہیں تو ان کے واقعات کے
واقعہ ہونے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہوتی یعنی ان کے واقعہ ہونے کی
توفی کافی وجہ نہیں ہوتی اور اس کی طے ہے۔ اور اس معنی میں وہ کہتے
ہے کہ وہ کبھی ہوتے ہیں نہیں۔ دوسرے مفکرین میں اسے یو یک کہہ
تے ہیں کہ عہد عتیق کے بہت سے واقعات اس سے وقوع ہیں اسے

ہے لفظ پر "حدیث" کی رو سے و چلا کر دین کے سے کسی و حدیث
 کو پڑھ کر کہ ہے چنانچہ دو سو سے مزید میں لکھا ہے کہ کوئی میرا بیٹا ہے اگلا تو
 مجھ سے پیدا ہوگا ہے "یعنی جس لفظ کے دن ہی اٹھنے سے خود سے پیدا
 ہوئے ہیں یہاں تک کہ حدیث سے پیدا ہوئے سے اس کا بھی نہیں خود
 ہے بلکہ میری ہی ہے میں خود نہ میری ہی کی کو نسبت مراد ہے لفظ ہو
 "فرشتوں میں سے کسی سے اس نے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے سچ ہی تو ہے
 سے یہ کہو ہے "لیکن یہ خیال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ میں خود
 تھا تو میں لفظ ہی نہیں کہتا ہے میں لفظ نہیں کہتا میں دانا دانا کا مفہوم
 کہا کرتا ہے اس کے دو سو حدیث کا کہتا ہے دو سو حدیث میں اس کی کوئی
 میں ہی اس دن سے وہ بات نہ کہتا ہے اس کا تھا میں اس دن سے
 ہوا ہوا چلا گیا حدیث میں وہ میں دن یہاں وہ میں وہ
 میں سے کہتا ہے کہ اس کے دو سو حدیث میں اس کی کوئی
 میں سے کہتا ہے کہ اس کے دو سو حدیث میں اس کی کوئی
 میں سے کہتا ہے کہ اس کے دو سو حدیث میں اس کی کوئی
 میں سے کہتا ہے کہ اس کے دو سو حدیث میں اس کی کوئی

[illegible]

۲۔ معنی غور میں سے یہ عبارت ہے کہ جس میں کیا چند گہنی مسر مہ
سے ہرے ۱۱۔ ۲۰ معنی جس عبارت میں رہا ہے ۲۰ پہلی عبارت

ایسی وجہ و مفصل تصویر غریق سے نکالنے کی کوشش کریں جیسے عہد
 جدید میں پانی حقیقی ہے جس عارف درمختل تصویر میں قہر جدید سے
 حاصل ہونے لگی ہے اس کی دوسری تصویر عقیقہ سے حاصل میں ہوسکتی
 ہے ایسے اس کا صحت میں جو یہ کہنے میں کہ کمال اور پورے معنی کو دیکھتے ہیں
 ایمان کی تکلیفیں چاہیں تو ان کی نظریں دو طرف عہد ناموں کی وحدت
 و استقامت میں کو دیکھ سکتے ہیں جو پورے اور سارے معنی مختصر و
 موقوف ہیں لیکن اس بات کی وضاحت دیکھا ہے یہ جس عقلی معنی
 سے ہے نفس نہیں ہونے بلکہ اسے ہی اور ہر کردار ہوا ہے جس جو
 شخص تصویر کے عام فانی عہد اور امور کے مطابق تصویر ہوتا ہے وہ پورے
 معنی کو کھول کر بیان کرنے کیلئے راہ و راستہ پر ہوتا ہے کہ یہ راہ و راستہ
 ایمان و لا ہوتا ہے اسے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ نئے اور نیا
 دونوں عہد ناموں میں ہر طرف سے پانچا ہے جسے سمجھتے کیسے مرزا
 حیات میں ہوتا ہے۔

بستر اگر پاک مصنف ایسے معنی سے ناواقف ہوتا ہے یا اسے
 بہت دھندلے طور پر در بہت کم سمجھتا ہے تو پھر ایسے معنی کو عقلی معنی
 کی توجیہ کیسے کہ حاکم ہے جو حریف کے واسطے اس کی مصنف سے
 خیال میں حقیقی ہے اس کا جو سب دیکھتے ہیں اس بات میں انہی
 مزید ہونے پر پاک مصنف کی مصنف ہونے کی حیثیت در ہے اور
 خبر کی حیثیت اور ہے۔ جہاں تک وہ پاک مصنف ہے اسے اسے اس
 معنی میں جہد و راہ و شریک ہونا چاہیئے جسے خدا مقرر کے ذریعے
 تیار ہے و سے کہ مستقل کرنا ہے لیکن پاک مصنف بعض اوقات نئی

ہوتا ہے یعنی بنی کاروں اور کرتا ہے وہ ہی کی عقل ناقص آہ ہوتا ہے۔
 ہندو میں راجا قدرت کے امید کو دکھاتا ہے یہ وہ کہتے در کرتے
 میں وہ ان باتوں کو پورے طور پر نہیں جانتے یعنی وہ اس سب کچھ کو
 نہیں جانتے جو یہ دکھائی ہوئی کہی ہوئی در کی ہوئی اور اسے ظاہر کرتا
 مقصود ہوتا ہے جسے میں کو کچھ عہد بہ طرف سے دیکھتے در کہتے
 در نہتے ہیں وہ اس عہد کچھ کا مطلب ہے اسے طور پر نہیں سمجھتے۔ یہ کہ
 اس کو ساری بات کی سمجھتے اسے اس کی ضرورت نہیں اور اس کے لئے علم کا
 وہ عقد ہے اس میں عہد نامہ لاری در ضروری نہیں مگر وہ اس کے علم
 سے عہد راج ہوتا ہے۔ حقیقت میں سب کچھ عہد نامہ صرف یہ ضروری
 ہی میں ہونا بلکہ یہ ضروری کیا ہوا ہے کہ وہ بھی کچھ چاہے۔
 دیکھائی ہوئی ہی ہوتی اور کی ہوئی باتوں سے جس قدر جان اس کیلئے
 ضروری ہے اس کے جاننے میں کی ضرورت مل جاتا ہے اور کچھ
 ضروریات و حقائق ہی ہوتا ہے۔ اس کے جاننے سے عہد راج ہوتا
 ہے چہ وہ سے اس عہد نامہ پر جس میں سے کہنا کو کامل نہیں در
 اسے اس میں عہد نامہ حاصل ہو جس میں ہی ہے۔ اس کی وضاحت
 حاصل ہو جائے مثلاً میراثی قوم کے معنی سے آئے کے علاوہ آپس
 میں بھی کے معنی سے آئے کا بھی کچھ پتہ چل جائے۔
 یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے اور صرف کہ ہی نہیں جا سکتا بلکہ اگر توجیہ
 کہتے ہیں کہ اس طرح کرنا راہ کا نا درست استعمال ہے۔ نہ ہی کہ اس
 طرح استعمال کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ اس طرح پاک مصنف کے الفاظ کے
 بد معنی ہونے و بجائے کسی معنی یا ایک سے زیادہ معنی ہو جائیں

سے پنے لوگوں کے ساتھ کلام کرتا ہے وہ لوگ، آسمانی من سے پرستش کرتا ہے جو ہر طرح مومن نے بیابان میں زمینی من سے امر نیکیوں کی پرورش کی تھی اور ہر طرح مومن کے دل سے تربیت ہوئی اس کے در سے فضل اور سبائی پہنچی ہے۔

زادہ کاغذ کے بعض مصنفین کے نزدیک عہدہ ہوں کی یہ دھت سی ہے جو عہدہ شیعہ میں حالہ واقع ہے۔ اور اسے جانے مناسب حالہ بنی ہے۔

مطلوبہ سے پہلے ہے لیکن اس کی روشنی پہچانے کے لئے جو یہ ہے عہدہ کے

کی کتاب کرشن کر دیتی ہے جو اسے بلکہ ہی جلدی ملی عادی ہے تو

روح القدس سے منسوب ہے اور یہاں مدحی معنی نفیس و برتر پاتے

ہیں۔ عہدہ عتیق جو عہدہ میں بہت بڑی حد تک علامتوں اور نشانیوں کے

درجہ سے نفیس رہا ہے آج کی اور وسطی مدافعوں میں تفسیر کے بارے میں

میں علامتوں جو زیادہ تباہ ہیں، اور ان زیادہ تباہ کی مخالفت کر رہی، اور

اس وجہ سے آپس میں علامتوں کی تفسیر کے مشکل سے قبول کرتے ہیں لیکن علامتوں تفسیر

کو نہیں دیکھنے کی طرف ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی علامتوں

یوں لے سقوی غور پر صرف عقل کو مہیا پایا جاتا ہے نہیں سہ لاسوروی
پوشیدہ و پیشنیزم یا عقل پختی کے باعث علامتی تفسیر کو عقلی مفردی
درمچہ حد تک ہی نہیں سامنے آن کو یہ غور لاحق ہے کہ ایسا کرنے سے ہم
نہیں بے بنیاد و اطلاتیں اور نشانہ نال میں یعنی جہاں کوئی علامت اور نشان
نہیں وہاں علامت یا نشانہ ہی نہیں لیکن جو نظریہ یا دستور احکامات ہم
ڈنہ عقل میں لاسے ہیں وہ علامتوں اور نشانہ سے بھر پور ہے اور یہ
اس امر کی مشابہت ہے کہ جہد حقیق مرہد کلام نہیں ہے جو عامی میں

مردوں ہے کہ یہ زمانہ کام سے ہیں کے دوسرے سے زمانہ نمرہ کے
اسی طرح کہ جو اسے پہلے میں کزیت سے عطا میں
ناتے تھے وہ سب بھی اس عجیب حقیقت میں رہتے یقیناً استخوان کرتے تھے۔
وہ عبدعزیز کو عبدحمید کی روشنی میں دیکھتے تھے اور اس کی کڑواہٹوں
سے مضطرب وہ روحانی فائدہ حاصل کرتے تھے اُس طرح ہم نہیں کرتے
روحانی زندگی بھلے زمانہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس سے بہت تجربہ کیا
سکتے ہیں۔

تبدیلی زمانے کے معنی میں مثلاً اسکندر کی مسلک کے علماء و محدثوں سے
پرستہ نکل گئے اور ہر کسی طرح و سطحی زبانوں کے بعض مصنفین نے بھی
حالات و روشنیوں کی کوئی حد نہ سمجھ کر ان کی تصویروں سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ نئے عہد نامے کی ساری تالیف کا کس پر اسے عہد نامے میں موجود
ہے اور ان کے ایسے مطالبوں کا حق ہے تب یہ ہوا اگر بعد کے زبانوں میں
علماء و محققین کے بارے میں ظاہر ہو گئے۔

(ب) روح فی تفسیر کاتنام :-

عقلمندوں اور اشرافوں سے عہدِ عتیق عہدِ جدید اور انہوں کی زندگی کا پیش نمونہ ہو سکتا ہے انہوں کی کوئی تھیک تھیک حد نہیں بتائی جاسکتی طریقوں اور مشورہ کی تعداد ضروری بات نہیں ہے جو ہر فرد کے لئے ہے یہ ہے کہ پڑھنا عہدِ نئے کے لئے عہدِ نئے کی پس منظر کو توڑ کر بنیاد بنائی اور مصدقہ معنی نہ لگائے جائیں اور اس طرح کرنے سے جس کے معنی اور تفہیم کے کسی پہلو کو خارج نہ کیا جائے پھر بھی

و محاسن کی بات معنوں کی کچھ تفسیر ضروری ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے بارے میں وہ اصطلاحیں استعمال کی جائیں جن کے بارے میں بہت بڑی حد تک اتفاق ہو چکا ہو ہے ۔

ظہور کے طور کو تو نظر رکھ کر ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر فعلی معنی ہی لڑی ہو تو روحانی معنی بھی چاندی ہوتے ہیں ذرا دیکھو ۱۱۱۱۱۱ میں اسریلی توں کو چاندی طور پر کوٹنے کے سرے کا پتھر کہا گیا ہے اور معنی پہلے ہی بتا دیں جہاں کو پہلے پر عائد کرنا ہے اور وہ بھی اسے مجازی معنی ہی میں پہنچے اب پر عائد کرنا ہے کیونکہ وہ لغوی معنی میں کوٹنے کے سرے کا پتھر میں ہے بلکہ محض مجازی معنی میں کوٹنے کے سرے کا پتھر ہے ۔ دوسری طرف عذر پہلے میں کانسو کے سر کا ذکر سے جس نے درستی سے غوی معنوں میں خدا کے حرکات و سوانح مرد ہے جو فعلی معنی میں کانسو کا سر ہے اور جو بعض لغوی معنی میں کانسو کو دیکھنا اس کو خودی یا فعلی معنی میں خدا کا جسم حاصل ہو جانا تھا اور یہ جانتا تھا کہ کانسو کے ساتھ کی طرح مسیح کا دیکھنے پر چڑھا یا جانے لگا رہے ۔ کانسو کا سانپ لغوی اور فعلی معنی میں دیکھ کر چڑھا یا گیا تھا مسیح بھی لغوی اور فعلی معنی میں دیکھ کر چڑھا یا گیا تھا اور جس طرح سانپ کی طرف کان سے دیکھنے والے جسم نے غے سے کسی طرح مسیح مصلوب کی طرف بھاگ کر دیکھنے خدا کا جسم حاصل کر لیا ہے کتاب مقدس میں کانسو کی لغوی معنی کے لحاظ سے با تو راست اعتقاد کے بارے میں ہوگی اور با راست اخلاقی کے بارے میں ۔ اگر با راست اعتقاد کے بارے میں جو لوگ ہیں اس کے بارے میں پھر اور اٹھا دیکھی کرنا ہوگا کیونکہ کلیسیا اسریلی کلیسیا اور مسیح مند کلیسیا کے

درمیان میں ہے جس میں معنی میں ایسے عورتے ہیں جو عذری کلیسا کے پہلے پہلے ہیں انہیں ہم نیشیل کہتے ہیں اور عہد عہدین اور عہد عہدین میں ایسے کوٹنے بھی ہیں جو مسلمان کی خدمت کلیسیا کے پیش کوٹنے ہیں جو کہ انسان کا اپنا جسمان میں جاتا اور عہد و رجسٹر و رجسٹر کا شریک ہوتا ہے اس کے لئے اس بات کو ظاہر کرنے والی تفسیر کہ انجائی یا بالائی کہتے ہیں کیونکہ وہ عام بالا کے بارے میں ہے اور جس کی طرف رجسٹر لگتی ہے اور اگر سچائی راست ہوگی یا راست ہیں اور نیک اخلاق کے بارے میں ہو تو اس کو مصلوب کی تفسیر کہتے ہیں ۔

مندرجہ بالا تفسیریں کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں اور

شیخ کا تہہ ۔ کانسو کا سانپ اور کوٹنے کے سرے کا پتھر مجازی یا کوٹنے کی تفسیر کی مخلوق مسائل ہیں ۔ کانسو کی درستی کی بات نا ہو ہے ۔ مجرہ دم ۔ پا رہا ہونے کے ذریعے سے ہی روح انسان کا تہہ کی طرف سے غصے پانے کا عہد ہے یہ صوبہ عہد عہدین میں پڑی ہیں ۔ انجائی تفسیر کی مثال یہ ہے کہ عہد عہدین میں پڑی ہیں اس کی تفسیر کے کوٹنے کے طور پر پیش کرتا ہے اور آسمانی ہر جہت کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ شہر نگاری مال ہے کلیسیا پہلے اخلاقی تفسیر کی شان محنت پہلے میں دانی جاتی ہے جہاں سے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جس طرح مسیح سورج نکلنے سے پہلے چمک کر ہوتا تھا اسی طرح ہمیں خدا کی تعداد اس کا شکر کرے کیونکہ مسیح سورج سے اٹھنا چاہیے ۔ مسیح کے سورج سے سورج چمک کر نے کا حکم خود مسیح کے سورج میں باپ ہیں یا عبادت ہے اور یہ اس بات کا نمونہ ہے کہ جس طرح کی عبادت اور اس کی

روحانی پرکھیں حاصل کرنے کے کام چاہی کر کے چاہیں وہ جس سے بچت
کے سبب ضروری دماغ حاصل کرنے چاہیں جو اس سے فیض کا مستحق
ہے۔

یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ یہ نصیر میں جیسے ایک باب کر کے ہی پاتا
جاتی میں یعنی کسی ایک مقام میں صرف ایک ہی طرح کی روحانی نصیر ہوتی ہے
بلکہ جیسے ایک بھی موش ہے کہ وہ اس طرح کی نصیر میں کھلی پڑ جائے میں مستند
عراق جو اس کا ملک موعود میں داخل ہوا صرف غیر اقوام ہی کے کلیپ میں داخل
ہونے کا نہیں بلکہ نہیں تھا جو شہر نصیر ہے اور سر زمین کی بہت
میں سوویتہ ہی نہیں تھی جو کہ ایک ہی نصیر ہے بلکہ یہ بیان لانے کی
ضرورت اور یہاں لانے کی پرستی کا بھی لحاظ دینا ہے اور اعلیٰ کی
نصیر ہے غریبوں کا اس میں اگرچہ بھی نصیر ایک ہی ہوتی ہے۔
روحانی نصیر جیسے کسی پر مبنی ہوتی ہے، ہم مقلد اور مقلد
نہیں ہیں جس میں وہ مقلد اعلیٰ نصیر پر مبنی ہوتی ہیں

چہ روحانی نصیر کی وسعت ہے

سب سے بات یہ بتانی کہ نصیر میں کھلی جہت میں جہر
جہد کا پیشہ نور ہے ہم یہ جان کر چکے ہیں کہ بعض کلیپ کی بلو اور
سہ فی کلیپ کے حصص میں جس حد سے آگے بڑھ گئے اور وہ اعلیٰ نصیر
کی ہر بات کو جتنی کہ سرفظ اور سرفظ سے کوئی حد جہد کا نور
جانی کرنے لگے لیکن حق یہ ہے کہ اعلیٰ نصیر کا ہر نصیر جہد کا نور نہیں
ہے بلکہ اس حد سنق جہد میں حیثیت میں جہد جہد کا نور ہے

چونکہ وہ ہر بات، ہر لفظ اور ہر کار سے کوئی حد جہد کا نور نکلتے ہیں اس
کا مطلب یہ ہوا کہ روحانی نصیر صرف اشخاص اشیاء اور واقعات ہیں
میں نہیں نکلتے تھے بلکہ اس سے بڑھ کر وہ یہ نکلتے تھے کہ ہر نصیر میں
بھی ہے یعنی نصیر کی عبارت میں بھی ہے اور ان وہ الفاظ اور عبارت
میں بھی ہے۔ اس میں بھی نکلتے تو اچھی بنیاد پرانی بنیاد ہوتی ہے کہ
جب عتیق میں جہد جہد کے کوسے ہاتھ جاتے ہیں لیکن ہر بات وہ ہر
کار سے کہ روحانی نصیر کر کے کیلئے کوئی بنیاد ہیں۔ یہ کوسٹنس اور
یہ دھوکا ہے بنیاد ہے۔ جہد عتیق جو علی حیثیت میں جہد جہد کا نور
ہے اور اس میں کئی نئے درجے کے نور ہیں جن کا نور ہر بات
جو کہ ایک مقدس ہی ظاہر کرتی ہے دیگر نوروں اور صورتوں کے ہاتھ
میں بڑی مضبوط اور خرداوی سے نصیر کرنا چاہیے۔ بعض لوگ جہد جہد
میں نوروں کے اسے حاسے کا نکاد کر کے ہیں وہ یہ دلیل دیتے ہیں
کہ روحانی نصیر خدائی کے واسطے سے جو ہر نصیر کی جاسکتی ہے۔ نصیر کا
نور و نصیر کا ہر نصیر روحانی نصیر کا نور ہے جہد عتیق ہی میں
ہے چاہئے ہیں جہد جہد میں کوئی مکاشفہ کی صورت اور جہد جہد
پانی جاتی ہے جس کی شہیت اس کے دیکھوں اس کے ہی نکلتے
در آسمان پر جاتے سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے اس بات میں سچائی
تو یہی جاتی ہے کہ کوئی حد جہد میں پورا مکاشفہ ہونے کی وجہ سے
اس میں کوئی سبیل میں پورے ہوئے دے جہد جہد کے نکلتے ہیں
اس کے بارے میں بہت کوسے میں ہو سکتے لیکن اچھے اس بات کو
کوئی بھی نہیں جانتا کہ مکاشفہ کی سب کی سب سچائیوں پر سے طور

پر ظاہر ہو چکی ہیں۔ یہیں دس بات کا قرار کرنا پڑتا ہے کہ ایسی سچائیاں ہیں
جس جن میں کسی تک بھی بہت بھید پیدا ہوتا ہے جس کو گھسا کے ہارے میں
جو کہ خدا کی بادشاہت ہے جسے زمین حد ہے جسے گزر کر بالائی پرستار
کے درجہ تک پہنچنا ہے۔ گھٹیا سا کپڑا ایسی کی انجانی تفسیر کرتے ہیں۔

۱۰۔ روحانی تفسیر کس معنی میں مسمیٰ ثابت ہے۔

روحانی تفسیر اپنے نہایت وسیع معنی میں مسمیٰ ثابت ہے یعنی مسیح کے
بارے میں ہے۔ یہ یا تو تاریخی مسیح کے بارے میں ہوتی ہے یا مسیح
کی زندگی سے عیدوں کے بارے میں یا مسیح کے ساکرمنٹوں اور کلیسیا
میں ہمارے کے بارے میں۔ دوسری کی دوسری آمد اور ہماری شہادت
کے بارے میں۔ عہد عتیق کے بڑے بڑے نمونے مسیح کی زندگی کے
بھیڑے ہیں۔ نقاب کے بارے میں یہی مثلاً مسیح کی موت اور اٹھانے
کے بارے میں اور پر غور کرنے سے مسیح کے بڑے اور گامی کے سانچے ہیں
جائے جاتے ہیں۔ اور تمام چیزوں کا اظہار بہت اچھے سے

ہم جہاں حقیقت سے واقف ہیں کہ مسیح کو موت بھی حقیقت
میں جان گئے ہیں تو عہد عتیق پر اور دستور العبادت میں دوسرے عہد
عقین سے اظہار و اظہار احاطہ میں جان کیا جاتا ہے پھر وہ تاریخ
کے نمونے بھی ہیں جو ساکرمنٹ کی زندگی اور مسیح کے روحانی یا حسی
بدن کلیسیا کے بارے میں ہیں۔ انھیں جو حقا رسول کی انجیلیں ہیں
ساکرمنٹ صبر بہت بڑی پالی ہے یعنی مسیح اٹھنے کی بہت بڑی
کا شانہ ساکرمنٹوں کی طرف ہے مثلاً روٹیوں کا بڑھایا جانا جو کہ

۱۱۔ بات ۲۔ یہ ہے اور مقدس اور مسمیٰ عورت سے گفتگو ہے
کا مسیح کس سے اور ان کا پس منظر شروع کے بڑے ساکرمنٹوں میں
خمس کے بارے میں۔ مسیح اور مذہب بڑی میں ایک حجاب ہے ان کا پس منظر
خمس کا تہہ من اور پتہ پائی ہے۔ آخر میں آخر باقی عہد ہے یہ
آخر بات یہ علم آجوت کے بارے میں ہے یعنی حجاب میں مسیح کی
ہونے والی ہیں اور لہذا آخری باتیں ہیں یہ تفسیری یا آخری باتوں کے بارے
میں ہے اور عہد عتیق اور عہد عہد میں یہ دونوں ہیں جو ان واقعات
کے پس فلسفہ میں جو مسیح کی دوسری آمد کی صورت دہرا ہیں ان کے
تدوین کا نقشہ مکاشفہ کی کتاب میں ہے۔ یہیں واقعات پر جائز کیا
جائے۔ عہد عہد کے دونوں میں یہ ساکرمنٹوں سے عہد کے
وہ طرز و تہہ۔ انھیں مسیح جس سے کے نمونے کے طور پر
کا نمونہ ہے جس کو آخری عدالت کے فیصلے کے طور پر
کا کیا ہے۔ اس سے یہاں لڑنا لیا ہے۔ یہاں حجاب ہے
تجارت ہو سکتی ہے۔ اخلاقی معنی تفسیر سچائی سے جو حقیقت
میں مسیح کے روحانی حجاب میں وہاں ہونے والی
اور جسے اصل سے علی حذر لیا ہے اور حجاب کی بار مسیح کی
زندگی کا حقیقی کس جوتا ہے جس کی بار مسیح کے حجاب میں
عہد ہے جس کی بار مسیح کی زندگی کا عکس ہونا کافی وجہ ہے جسے کہ
دوسری قسم کی تفسیر میں مثلاً عکس اور ان کا عہد پر دو سے مسیح
ہی ہے جس کا عہد میں کہ ہوتا ہے۔ یہ اخلاقی عہد پر عہد
پر مسیح تفسیر نہیں ہوتی۔

کسی بات کا کسی مقصد یا معنی کے مطابق کر دینا ہے جو معنی و مقصد و حقیقت
 جس فعل سے میں نے یہ کہہ دیا ہے جیسے ہوں۔ اگر وہ بات روحانی معنی میں بھی
 استعمال کی گئی ہو تو وہ بھی یہی بات سے شوق میں پیش کی جا سکتی ہے لیکن
 اگر اس میں روحانی معنی ہو تو نہ صرف مشابہت ہی مشابہت ہو بلکہ وہ صرف
 ایک حرت کی مصاحت جسے جس جہاں تک وہاں تفسیر جہاں سے معلوم کی جا
 سکتی ہے یعنی جہاں تک یہ یقینی ثابت ہو کہ وہاں تک یہ تو بہت ہے جو
 یہ بھی مستحکم کی جا سکتی ہے جس میں کوئی شک نہیں کہ سب سے پہلے اس سے
 سے مصلوب نے اس لیے کہ اس کا مستحق لکھ دیا اور وہ طور پر کہ ہے
 بات و حقائق میں دیکھتے ہیں کہ اس سے اب اس معلوم ہوتا ہے کہ اس میں
 روحانی اصلہ زانی ہے لیکن یہ واضح رہا کہ اس میں روحانی تفسیر ہے
 ۱۔ ہاں۔ بلکہ یہ ہے کہ اس کے معنی میں ہی درج ذیل سمجھتے ہیں
 ۲۔ اس سے اس کا کوئی تفسیر نہ ہو۔ اس کا کوئی قاعدہ بھی نہیں کی مدد
 سے جب ضرورت ہو تو ہم آسانی سے اور بغیر کسی قسم کی مشکل پیش آتے
 کے جلد ہی سے معلوم کر لیا کریں کہ یہاں روحانی معنی پائے جاتے ہیں اور
 وہاں جس طرح ہی درج ذیل مشابہت پائی جاتی ہے۔ اور اس میں کسی
 وجہ سے اس سے اس کے لیے اس کا اسے اس کوئی تفسیر موجود نہیں
 ہے۔ اس عجیب معلوم ہو سکتی ہے کہ بہت دفعہ روح القدس کا مطلب
 معنی روحانی مطلب معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن یہ سب کو کتاب مقدس کی
 روحانی تفسیر ہی تک محدود نہیں ہے۔ عہد عیش کے جن متون میں ایسے
 اور اقوال کے روحانی معنی عہد جدید میں بیان کیے گئے ہیں ان میں
 کے روحانی معنی ماننے کے لیے بہت سی باتیں ہیں لیکن جن باتوں کے روحانی معنی

عہد جدید میں بیان ہوئے وہ معلوم کرنے کے لیے اس سے پہلے نہیں ہونے چاہیے
 رہے۔ اس سے اس میں یہ بات ہے کہ اس میں اس کے لیے اس کے لیے
 معنی بیان کیے گئے ہیں وہ حد کے ساتھ اس میں اور اس سے اس میں
 متون کو بھی محدود کرنا چاہیے لیکن جو اس میں عہد جدید کے مصلوب
 کے علاوہ روح جدید کے علاوہ۔ اس کے لیے اس میں اس میں اس میں
 اس کے لیے عہد جدید میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
 اس سے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں



۳۔ کتاب مقدس کے متن سے تفسیری و تفسیری مشابہت یا مطابقت

کتاب مقدس میں اس کے مصلوب اس کے مصلوب اس کے مصلوب اس کے مصلوب
 ہے جس کا مقصد اس کے مصلوب اس کے مصلوب اس کے مصلوب اس کے مصلوب
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
 آدمی کے طرف سے اس کے مصلوب اس کے مصلوب اس کے مصلوب اس کے مصلوب
 اصطلاحی مواد ہے لیکن اس کے مصلوب اس کے مصلوب اس کے مصلوب اس کے مصلوب
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

بائیں دسّم

تفسیر کے اصول

بائیں دسّم کی کتب میں کوئی تو بعض پرانے زمانے کی تصانیف سمجھا جا سکتا ہے اور خدا کا اپنی کام جو میں نے اپنی کلیسا کے شہر دیکھا تھا ہے پس ان کی تفسیر کر کے کہیں درمیان کے جوں کام میں لائے جائے جس یعنی خاص اصول اور عام اصول، بائیں کی تفسیر کے، اصولوں کے رد و رد میں عام اصولوں کا مجموعہ اور خاص اصولوں کا مجموعہ اور چونکہ خدا فطرت اور فوق الفطرت دونوں طرح کی باتوں کا خالق اور بانی ہے ہمارے ہر طرح کے اصولوں میں کبھی بھی حقیقی خداوند نہیں پایا جاتا۔ یہ سب ایک دوسرے سے متعلق ہیں مگر ایک دوسرے کے خلاف اور الٹ ہیں۔ ہر بائیں کو صرف عام، اصولوں ہی کے ذریعے سے صحیح طور پر سمجھ سکے اس کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں خاص اصولوں کے مجموعہ کو بھی استعمال کیا جاتا ہے یعنی بائیں کو حقیقت میں اور شکی طور پر تب سمجھا جاتا ہے جبکہ صرف ایک طرح ہی کے ہیں بلکہ دونوں طرح کے اصولوں کے مجموعوں کو استعمال کیا جاتا ہے، وہ پھر یہ بات بھی ناقص و ناموس ہے کہ بائیں کی جس عبادت کے روحانی مفسر تھے کچھ ہی ہوں اور حواہ کہتے ہی ہوں مگر ان کو بتانے سے پہلے لفظی تفسیر کو بخوبی بیان کر دینا چاہیے یعنی پہلے کسی عبارت کے لفظ

میں ہیں جس سے جانیں اور پھر کسی اور طرح کے کسی کو لکھ کر طرح کے اصولوں کی صحیح فہم تفسیر میں ہے۔

۱۔ عام اصول

(۱) پس مفسر۔

بائیں کی باتوں کو شکی سمجھنے سمجھنے میں کے تا دیکھ جبر فیائی اور تقاضا پر مفسر سے بخوبی واقف ہونا چاہئے لہذا میں اس شرط ضروری ہے مفسر و دیوان کا حضور ان کی تاریخ اور ان کی عاقبت میں معلوم ہونا چاہیے بشمول کے حالات معلوم ہونا۔ یہی ہیں اس طرح سے جسے جو یہ دیکھ کے ان کی باتوں کی تاریخ ہے اس کا بھی علم ہونا چاہیے ایک سال میں کی تکمیل بخوبی بھی سمجھ میں آسکتی ہے حکم اس زمانے کے حالات معلوم ہوں مفسر پورے سوال نے جو کلیہ میں سفر کئے ہیں ان کا پتہ بھی چل سکتا ہے در ان کی شکی طور پر بھی سمجھ سکتی ہے اس کے وقت کے روحی اصولوں کا علم ہو جائے اس کے شان کلیہ میں سمجھ سکتا ہے یا جنونی کلیہ میں، کلیہ کے میں ہونا اور ان کے سامنے کر وہ فروریہ اور کلیہ کے خلاف ہیں سے کہہ رہے ہیں۔

دب، مقصود۔

بائیں کی کتب میں عین سادگی اور لو بھی طریقوں کے جہاز سے پہلے کلیہ میں اس وقت وقت کا علم اور تواریخ کی طریقے توجہ میں رہے۔ مشرقی لوگوں کی طبیعت ایسی ہے کہ یہ کم و بیش اور اختلاف کی پر داس میں کرتے اگر کسی جہر کی ریاضی تیار ہو تو بہت ہی بڑھاکر بتاتے ہیں اور کئی

[illegible]

ہے سو کہ جس کتاب کا وہیہ قول دریا گیا ہے وہ جنوب کی ایک جگہ ہے لیکن
 دن کا شفق کی کتاب ہے) عراق میں دن کا شفق کا انتہا کرنا ہے لہذا
 چوتھا عنصر ہے ۱۲۰ مکاشفہ کی کتاب میں مذکور ہے کہ اس میں
 چیز پر جو کوئی ہے اس کا سبب حصہ بہرہ اور وقت میں مکاشفہ ہے
 آسانی مہر کے بارہ دروازوں میں سے تین مشرق کو تین مغرب کو
 تین شمال کو و تین جنوب کو ہیں۔ مکاشفہ ۱۲۰ در حصہ کی زبان کی

جنوب کا کتبہ ۳۶ و ۳۷ ر ۳۸
 عدد چارہ کو اس نے مقدس سمجھا تھا کیونکہ دنیا کی چار طرفیں اپنی
 باقی ہیں یعنی مشرق مغرب شمال اور جنوب اور اسی طرح باقی کے طور
 بھی مقدس نے جانے گئے ، اور صرف وہ عدد ہی ہیں لوگوں
 کے بعض نے بھی مقدس مانے جاتے تھے اور جیسے تین اور چار کا گنا
 ۱۵ ہے کس اور چار کا گنا چالیس ہے ۔ سات کا گنا چودہ ہے
 سات اور دس کا گنا ستر ہے وغیرہ میں ، میں مقدس کو سمجھے
 سمجھنے ان عددوں کا مطلب بھی معلوم ہوا تھا ہے کہ مصنف سا کو جس
 معنی میں سمجھا رہا ہے ۔ ساتی نسبت ہاوس کی تہذیب یا سہ ہے
 کہ آٹا پر گندھ کو جو قابل فیکے اور پیہر میں شامل کئے گئے ہیں
 جو قوم یا تہذیب جاں پسند ہو ، وہ ان کو کچھ ہے درختوں میں پھیرا
 ہوئے وہ صلیب کے کچے ہیں ۔ ملکوں کے نام بھی نسبت ہاوس میں
 شامل ہیں مساحم کے چنے کوٹھ اور دھندو کو کھان پیہر کوٹھ اور دھندو کو کھنڈ
 ہوئی ہے لیونٹ مسیح راؤد کے بیٹے ، ہر باہم کے بیٹے کا نسب نامہ اور اس
 نے باہم کے نام اور جہاں ہوئے تھے اور جہاں کوئی قوم رہتی ہے

اُسے دلوں کی مین کہل گیا مثلاً بائیں کی مین سے بائیں دم مرد سب جیہوں کی
میں سے وہ ستر سے مرد ہیں جو جیہوں میں جینے لگے۔ اُس سے
کے مصنف اس طرح لکھتے تھے اور اُس کی اس طرح کی سب طرحوں
معلوم ہونا چاہیے۔

ہر صفت کے لیے خاص حالات ہوتے تھے اور ہر خاص
طبیعت ہوتی تھی اور ہر نفس کمر دہا کی قزموں میں پڑ جاتا ہے۔
تقدیر کا اعلیٰ درجہ جو اشیاء میں کو حاصل تھا وہ اس کے کلام کی جلدی
سے صرف ظاہر ہوتا ہے۔ حالانکہ اس میں کثرت تھا اور اس کی کثرت سے
دستی پہن دروازہ کشیدہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے صفات دہائی
سے طرک تضاد سے مراد ہیں۔ مقدس ہر نفس کی جو کبھی طبیعت کا
مقدس روح کی صفات کی طبیعت کے ساتھ ملا کر جان پڑے گو
مقدس روح میں کسوں روح مقدس پوچھیں ہے کہ ہمیں غلطی

جہاں کتاب ۱۰

مفسر کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ دوسری دلی میں دور
کی گرد مشہد تصدیق میں جہاں سے ۱۰ ہوا دے اور ۱۰ ہوا دے
نسبوں کے علم اور ان کے ایک دوسرے سے تقاضات اور اُس کے
خود اس کے علم سے حاصل ہوتی ہے۔ اس سے باقی عدد خانہ گھبرا
جاسکے اور اس انداز کو بہت اچھی طرح استعمال میں لایا جانے اور
صرف انہیں سے نہیں بلکہ دیگر علوم سے جتنی بھی مدد ملے اُس سے
نام نہ نہانا چاہیے اور اس کی مدد سے معلوم کرنا چاہیے کہ مصنف

نے کون کونسا وہی طرز و کو استقامت کرنا چاہا اور اس نے کس کس طرح
دفع میں استقامت کیا۔ لہذا پائلس و اوزو ہم فرات میں کہ یہ معلوم صرف
میں ہی نہیں بلکہ یہ مفسر کے لئے سمجھ ضروری ہیں۔ اس طرزوں کے
بارے میں یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ نظریات کیا ہیں اور کیا ہیں۔

عبد جلیل میں نظم صرف شاعرانہ کی ہوتی ہیں جس میں جاتی جاتی غزل اور
اور غزلیں لکھا ہوا ہے۔ یہی جاتی جاتی ہے اور جو جاتی جاتی ہے۔ ان میں انہیں
کی جاتی جاتی ہے اور اس کی تفسیر اس طرح کی جاتی جاتی ہے کہ وہ شاعر ہی ہے
یہ جاتی جاتی کلام ہے کہ "یہ جاتی جاتی ہے" سے مراد ہے کہ وہ
اور جاتی جاتی ہے۔ وہ تفسیر ہر جاتی جاتی کی طرز میں لکھا گیا۔ کون سے
تفسیر ہے۔

تاریخی کتب میں ہیں کہ اس کی صفات کے لئے ہر جاتی جاتی
پانچ جاتی جاتی ہیں جس میں تفسیر میں جاتی جاتی ہے۔ ان میں جاتی جاتی
ہے۔ اس طرح یہ تفسیر میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے
ہے۔ "تفسیر اور جاتی جاتی ہے۔" میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے
کے جاتی جاتی باب میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے
ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے
لوگ جانتے ہیں کہ ادبی میں ہے۔ جہاں جہاں میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے
جتنی میں لکھیں۔ اس میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے۔ اس میں جاتی جاتی ہے
تفسیر میں کو کتب کرنا چاہیے۔ مثلاً پہلی دفعہ کے موقع پر جو تفسیر کی
کسی بھی قسم کے حدود اور جاتی جاتی کی تفسیر میں کو کتب میں کے ساتھ

باغیہ قوم بچنے لکھی تھی وہ عبری، آرمی، لاطینی اور فلکیوں کی کتابوں میں ترجمہ
کی گئی تھی اور اس کی وضاحت کی گئی تھی ہے ملاحظہ ہو مرقس ہے
میں خدا کی الفاظ آئے ہیں بھی تلمیذ قوی در ان کا ترجمہ ہے سے لڑکی
آنکھ۔ وہ ترجمہ تھا یہاں سے درج ہے اور مرقس نے میں وضاحت
پائی جاتی ہے ملاحظہ ہو "کوئی چیز ہر سے آدمی میں داخل ہو کر سے
نا پاک نہیں کر سکتی مگر جو چیزیں آدمی میں سے نکلتی ہیں۔ وہی آدمی کو پاک
کرتی ہیں۔" مرقس نے اس کی وضاحت یوں بیان کی تھی ہے "میں تم
نہیں سمجھتے کہ کوئی چیز جو ہر سے آدمی کے اندر جاتی ہے، اسے نا پاک نہیں
کر سکتی۔ مگر وہ اس کے وہ جس میں نہیں بہر پیٹ میں جاتی ہے۔"
مرقس میں نکل جاتی ہے یہ کہ اگر اس نے کھائے کی تمام چیزوں کو
پاک سمجھ لیا پھر اس نے کہا کہ جو کچھ آدمی میں سے نکلتا ہے وہی آدمی کو
نا پاک کرتا ہے کیونکہ اندر سے یعنی آدمی کے دل سے ہر سے خیال نکلتے
جی سو دکا ہیں۔ بڑا نا پاک ہو کر ہیں۔ نا پاک ہیں۔ ریح۔ وہاں، مکر،
شرارت، بدی، غش، بدگوئی، شہی، دھوکوں یہ سب ہر سے آدمی میں
سے نکلتے ہیں۔ مرقس نے اس پر وضاحت یہ کہ آدمی میں سے ہر سے
نکلتے لکھا ہے وہ اس بات پر کہ آدمی سے جو غیر تو م کے خلاف ہیں اور
بہیں پڑھ کر وہ "خوش و نادم ہو سکتے ہیں۔ تو بغیر قوام کیلئے لکھا
ہے اس لئے وہ ہر سے بات سے بچ کر چلتا ہے جو اس میں نہیں لگائے
وہ اس کی بات میں لکھا جو غیر قوموں کے لوگوں کے احساسات اور
جہالت کے خلاف ہو یا ان کی جس آدمی پر دل شکنی کا باعث
ہو سکتی ہو۔

د) الفاظ، سیاق و سباق اور متوازی عبارتیں۔

بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ الفاظ کے معنی، لفظ کے مادہ کے حالات
اور ہونے میں یکساں جہاں استعاروں کے لئے ہوتے ہوئے ہیں وہاں لفظ
ہونے میں متلا۔ یہ پچھلی شروع شروع میں ملک یونان کے فہرست لکھنے یا
لکھنے کے ایک پہلو کی کام تھا اس کے معنی میں اس کی پہلی پہلو
یہاں سے کہ ترجمہ یونان کی سب سے بڑی کو اس جہت میں یہاں سے
ہوا کرتی تھی اس دور سے یونان کی حد تک اس کا نام اور چلے ہو گیا وہ وہاں
منتقل ہوئی۔ اس پہلو کی کام یہاں سے غلام ہو گیا وہاں سے آج
بہر سے جی جی ہے کہ الفاظ کے معنی وہاں سے رہے رہے ہیں یہ غلطی اگر
کی گئی ہے۔ مثلاً یہ کہ یونانی کو یونانی سمجھا جائے تو اس کا معنی
کی مستند درجہ درجہ کی یونانی لفظ اس یونانی سے معنی کے متعلق
مسیح کی لکھی لکھی حد تک کی یونانی میں جی سے لکھا ہے یہ وہاں
ہو گیا۔ اس کے لئے اسے یونانی میں لکھا ہے کہ اس کی حد تک
یونانی ہے "یونانی کے کی یونانی کی کو دوسرے۔" اور کائنات اور
کی وسیع ہونے میں اس کی حد تک کی کام سے کہتا ہے کہ حد تک
یونان قدیم یونان میں بلکہ مسیح کے زمانے میں یونانی ہے۔ انیس کے شیخ
طالعہ جیسے اسماء میں زبانوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ چوب پانس دور دورہ
ہیں کہ کوئی شخص کتاب مقدس کا بھی معنی میں سمجھتا ہے کہ وہ کتاب
مقدس کی اصل زبان یونانی، آرامی اور یونانی، صحاح قادیان اہل انبیا
کے علاوہ شمس، عربی، دراکا دی زبانیں بھی بالکل کے معنی کے

جو تھا تفسیر کرتے وقت ہر بنی نظری مساوات درجہ اولیٰ و دومی سرورہ نظر رکھنا چاہیے مثلاً $99 \div 99 = 1$ میں خدا کے نزدیک سے لڑنے کے فرد ہیں انسانی نہیں کیونکہ جو فقرہ میں سکے پر برادر شادی ہے ان میں ان کے بارے میں اسے کہ مضائقہ ہیں کون خدا کے برابر ہے درجہ اولیٰ و دومی میں لڑنے سے جو سکے ہیں وہی ہیں میں مساوات نظر ہوتی ہے کہ وہ ہے ہم معوم کر سکے ہیں کہ خدا کے فرد ہیں سے لڑنے میں ہر عارفی نظر کی تفسیر کرتے وقت اس کی مساوات و ان طریقہ کی خاصیت کو نظر رکھ کر اس کی تفسیر کرنا چاہیے۔

خاص اصول

کتاب مقدس کا وہی جیسے سے ہونا اس کے قدیم ادب ہونے سے ہیں لڑنے کے وقت سے پہلے اس کا خدا ہی سے کرتے ہیں۔ درجہ اولیٰ سے لیتے خدا تعالیٰ درجہ اولیٰ میں ہیں درجہ اولیٰ میں روح میں وہی ہیں جو مرید ہر روز اور جس بد میں میں رہتی ہوں کہ طرف مال ہو، حکمت پر۔ جس بات کو پس جہ حاصل ہے وہ دل کی معبودیت اور ان کی میں ہے۔ کتاب مقدس کا وہی ہیں یقیناً وہی لڑتی اور خدا کا ہر درجہ استقامت ہے اس سے یہ عولی پر کچھ جاتے ہیں۔ یہوذا صیت حاصل کرے کیونکہ وہ کی ضرورت ہے کتاب مقدس کی روحانی تفسیر معلوم کرنے کے لیے تفسیر کے یہاں ہی اصول خاص قدر و وقعت رکھتے ہیں اور اس قسم کی تفسیر بعض مسلمانوں کے ہتھوں

نہ ہر بات کی حاکم ہے۔
 (۱) ابام کی صحبت کا پسہ شہرہ ہے کہ کہ کتاب مقدس میں کون مطلق غلط ہیں ان کی حاکم ہے۔

جب یہ کتاب مقدس کا تفسیر کا کتبہ ہے اس کی تفسیر اور ہی دیکھنا ہے۔ درجہ اولیٰ و دومی میں معنی نظر کرنے کا اسے کی اختیار ہے۔ اس بات کی تردید کی کوئی نے تفسیر کی مطلق اور دیکھنے کی ہیں و اس نے اس کی اور ہی وصاحت کی مطلق یا میں ہیں وہ بھی تفسیر کا طرح کی باتیں ہیں ان میں حلیہ ہر جیسے آتا ہے یہ اور اس طرح کی اور بہتری موقوفہ تفسیرات۔ ہم یہ میں سے تفسیر مطلق کو خارج کرتے ہیں کہیں کتاب و ان سے کسی کی تفسیر کرتے یا بھی معین کرے گا کوئی حق اور احسن نہیں ہے لہذا کو رہے مطلق معین کرے گا اس کی تفسیر کو اس کے ساتھ ساتھ ان کے بعد کے مطلق ہونا ہے مثلاً مسلمان اور مسلمان کی تفسیر سے و لغات سے زبان کے مشرق سے کے بارے میں کلیسیا کی کوئی ہے اس پرچہ ان زبانوں کے بارے میں مطلق ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے جاری کے ان کے سے میں تفسیر و معزما کی کرتے رہا تھا کا کام ہے لیکن وہ انہی معادلات پر بیان اور احاطہ کی سہا یوں پر اور ہوئے ہیں ان میں سے یحییٰ علیٰ لفظ یوں کو رد کر سکتی ہے مثلاً مثلاً روح سرور کی تفسیر کی تعلیم سے معنی نہ کھتا ہے اور جو تفسیر مطلق ہے اس تعلیم کے خلاف ہو گا کیلئے یا سکون کر سکتی ہے۔ تفسیر کے طور کے بارے میں یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ کسی کسی عبارت کے کسی بے حقیقہ اور ہی معنی ہی مقرر کر دیتی ہے مثلاً یوحنا کے معنی۔ میں وہ یہ بتاتی ہے

کوئی شخص نہیں پہنچا، اور اسے خاص حالت میں ماننا زیادہ معقول ہے اس
کا مطلب یہ ہوا کہ کش کے فیصلوں کو تسلیم کرنے یا اس کے نتائج کو منسے کا
مطلب یہ نہیں کہ مزید تحقیق نہ کی جائے یا اس کے فیصلوں کو لا تبدیل سمجھا
جائے۔ بلکہ کش کے فیصلے بے خطا نہیں ہوتے۔

تو بحث کی کونسی کہی ہے کہ آباؤ اجداد کا کس مسئلہ کے بارے میں
متحدہ اقرار تفسیر کا پیمانہ اور معیار ہے۔ یہ بات ہمیشہ کلیسیا کی روایت رہی
ہے کہ آباؤ اجداد کا متحدہ اقرار تعلیم کے صحیح ہونے کا معیار ہے۔ جب آبا
کسی عبادت کی ایک ہی اور ایک ہی طرح کی تفسیر کریں بشرطیکہ وہ عبارت
ایمان یا اخلاق سے تعلق رکھتی ہو تو وہ تفسیر نہایت بند اختیار والی ہوتی ہے کیونکہ
ان کی یکسانیت اور یکجہلی سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایسی تفسیر کی تیسویں
ایمان کی بات کے حوالہ دہوں سے آئی ہے اور چلی آتی ہے۔ آباؤ اجداد کے اتحاد
سے اکثریت کا اتحاد مراد ہے یعنی اگر نہ تو کئے بہت سے حصوں کے گھیر آبا
متفق ہوں اور یا کسی بات پر مختلف زبانوں کے گھیر آبا کا اتفاق ہو اور کوئی
بزرگ اس کو رد نہ کرنا ہو اور جس نظریے کو وہ پیش کرتے ہوں وہ اپنی آ
یعنی اس کے یقین ہونے کی تعلیم دیتے ہوں اور بعض ایسا نہ کہا ہو کہ یہ ممکن
ہے یا طالیہ یا مضر ہے اور بالآخر تعلیم جو دی گئی ہو اسے مستطاف کی
مہائی کے طور پر پیش کیا گیا ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ شرائط اکثر وقت بیک وقت
پوری نہیں ہوتیں۔ چنانچہ انہوں کے معقول پر آبا کا عام اتفاق ہے ان کی
تعداد ان عبارتوں کی تعداد سے بھی کم ہے جن کے معقول کے بارے میں
کلیسیا نے فتویٰ دیا ہوگا ہے۔ ہم یہاں چند مسائل پیش کرتے ہیں اور وہ
یہ ہیں کہ کونسی کے عمل میں دیا جا رہا ہے یا کونسی کے فیصلے یا فیصلہ

اب ۵۲۔ اعراف کی ضرورت کی۔ ۲۔ نکاح میں ۱۲۔ ان حصوں کے معقول کے
بارے میں آبا کا عام اتفاق ہے۔

جب عام اتفاق نہ ہو تو کوئی تعلیم نہیں کی بہت سے آباؤ اجداد نے کلیسیا
تعلیم دی ہو تو اس تعلیم کی وہی قدر کہا جائے کہ جس قدر کے لائق وہ تعلیم ہوتی
ہے جس کو اسطرح علم والے الہیات دانوں اور اسطرح درجے کی پکیرگی والوں
نے سمجھایا ہو۔ آباؤ اجداد نے کلیسیا ہم الہی کے بڑے عالم اور بڑی مقدس زندگی والے
کے دامن سے ان کی وہی بڑی تعلیم ہوتی تدریس کے لائق ہے جو معاملات ایمان
اخلاق کے علاوہ ہیں ان کے بارے میں آباؤ اجداد نے کلیسیا کوئی مداخلت اختیار نہیں
رکھتے اور ان کے خیالات کا ان کے دلائل کی روشنی میں فیصلہ کرنا چاہیے مثلاً
اگر وہ کسی بات کو عام اتفاق سے بھی مایل مثلاً دنیا کا چرچہ جس چرچ میں کلیسیا کے
چھ دانوں میں دیا جاتا تو ہم اس بات کو ماننے کے پابند نہیں ہیں کیونکہ دنیا
جو ہمیں چرچ میں گھسٹوں کے چھ دانوں میں دیا جاتا ایمان و اخلاق سے تعلق
نہیں رکھتا صرف دنیا کا خدا سے خلق کیا جانا ایمان سے تعلق رکھتا ہے یہی
جو چھ دانے بیان کیا جا چکا ہے اس سب کے وجود و حشر کچھ وسیع میدان
فصل پڑا ہے۔ صرف تیسویں ہی عبارتیں ہیں جن کے معنی اختیار کے ساتھ
کلیسیا نے بیان کئے ہیں اور بہت سے ایسے اہم معاملات باقی ہیں جن
کے بیان کرنے میں کئی سو گز مفسرین کی حریت اور ذاتی بہت کام ہے مستور
ہے اور انہیں اپنی علیت اور ذاتی کو بائبل مقدس کے پیچھے مسائل
اور مشکلات کو حل کرنے کے لئے اور بائبل کی عبارتوں کا حقیقی مطلب
بیان کرنے کے لئے عمل میں لانا چاہیے۔

(۱) جن باتوں کا مطلب یا اعتقاد طور پر بیان نہیں کیا گیا ان حصوں کا

مطلب بیان کرنے کیلئے معتبر کتابوں کا ایک تودہ ایمان ہونا چاہئے جس کا وہ فقرہ
 کرنا ہے اور دوسرے ایمان کے حصوں کی باہمی مطابقت بھی رہنا ہونا چاہئے۔
 کسی عبارت کی بھی ایسی تفسیر اختیار نہیں کی جا سکتی جو متشوش صداقت کی کسی
 بات کی خلاف ورزی ہو، چونکہ مقدس کتابوں اور جو تعلیم خدا نے کبھی ہمارے
 لیے ان دونوں کا بانی خدا ہے لہذا یہ ناممکن ہے کہ مقدس کتابوں سے درست
 اور صحیح طور پر کوئی ایسی تعلیم اخذ کی جائے جو کبھی کسی اس تعلیم کے خلاف
 ہو جو اسے خدا نے سونپی ہوئی ہے۔ تفسیر کے اس ایمانے کو ایمان کی مطابقت
 کا معیار کہتے ہیں۔ ایمان کی مطابقت میں تفسیر کرنے اور تفسیر کرنے کی کام مقدس
 میں یوں تاکید کرتا ہے کہ "چونکہ اس توفیق کے موافق جو ہم کو دی گئی ہوئی
 ہے ہمیں طرح طرح کی امتحانیں ملی ہوئی ہیں اس لیے جس کو نبوت ملی ہوئی
 ہو وہ ایمان کے انداز سے کے موافق نبوت کرتا ہے۔"
 دوسری جگہ پوپ یوینزوریم ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خدا کے مقررہ حکام کے
 علاوہ غیر کی طرح مقرر روایت بھی ہے جو خدا کی طرف سے کشف کی ہوئی
 ہے۔ یہ حق ہے کہ عہد جدید کی کتابیں پہلے پیرسوں کو مسیح کا ایمان دینے
 کے لیے نہیں لکھی گئی تھیں بلکہ پہلے وہ مومنین کو تعلیم دینے کی غرض سے لکھی
 گئیں تھیں یعنی عہد جدید کی کتابیں پہلے مومنین کیلئے ہیں اور پھر کسی اور کے
 لئے پہلے والی کتابوں کو پڑھنے والے سمجھی اس بات کے بارے میں میرے
 مخاطب ہوں گے کہ جو ایمان ہم نے سیکھا ہوا ہے ہم ان کے خلاف ان
 کتابوں کے کوئی معنی نہ نکالیں یعنی ان کتابوں کا مطلب اس ایمان کی
 مطابقت میں ہونا چاہئے جو ہم نے بزرگائی دین سے سیکھا ہوا ہے۔
 اس میں ہے کہ مطلب یہ نہیں نکالا جا سکتا کہ اسکی خلاف کی اجازت دی گئی

ہے کیونکہ چند ہی سطریں اوپر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کو سختی سے منع
 کیا گیا ہے۔ عقیدوں پہلو کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسیح کے حکم کا انہیں تھے
 کیونکہ یہ عہد جدید کی کئی عبارتوں اور روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے
 کہ دوکانی سے بہت زیادہ تھے۔ ملاحظہ ہو روایتوں، پاپوں باب اول

عزیزوں ساتواں باب۔

دعا میں مذکور طور پر مفسر اس عام مطابقت کو اپنی رہت قرار دے گا جو
 دونوں عہد ناموں میں پائی جاتی ہے اور اس مطابقت کا اعلیٰ یہ ہے
 کہ دونوں کا سرچشمہ ایک ہی ہے اور وہ خدا ہے ان دونوں کے لئے جو
 وحدت ہے ہر سے معنی والی تفسیر بالکل ایسی ہر موقوف ہے۔

عہد ناموں کی وحدت اور بھی بڑا یہ کام کرتی ہے کہ یہ روحانی یا
 فروعی والی تفسیر کے معلوم کرنے میں مدد دیتی ہے اور یہ تفسیر محض اس
 بات کا نتیجہ ہے کہ خدا کا یہ کام کرتا ہے۔ یہی ہے جو اگر نصف
 کے طور سے باہر عہد ناموں میں پکارا ہو مگر حقیقی مطابقتیں قائم کرتا ہے
 چونکہ اسی نے یہ معنی دال رکھے ہوئے ہر سہ ہیں لہذا صرف وہی نہیں
 ہم پر ظاہر اور کشف کر سکتا ہے۔ وہ ہم پر انہیں ان طریقوں سے ظاہر
 کرتا ہے جو پہلے بیان کے جا چکے ہیں۔ ان طریقوں سے صرف چند ایک غروں
 ہی کے معنی تفسیر خود ہر نام کے لئے تھے ہیں۔ کیا اور غروں کے لئے کی توفیق
 کی جا سکتی ہے؟

عہد حقیقی میں دونوں کے چند نمونے پائے جاتے ہیں مثلاً خروج کے
 واقعات اور کفان کی فتح۔ عہد جدید میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں
 کی لئے اور بھی تفسیر کرنے کے لئے نکالیں ہیں جس عہد حقیقی میں عہد جدید

کے واقعات کی تفصیل میں اس رنگ میں تفسیر کرنا چاہیے۔ اصول کے لحاظ سے
تو یہ بات آسانی سے تسلیم کی جاسکتی ہے کیونکہ یہ اصول راست ہے کہ عہد جدید
عہد عتیق میں پرکشیدہ ہے اور دونوں عہدوں میں مطابقت ہے لیکن اس بات
کا فیض کرنا زیادہ مشکل ہے کہ بیان کرنے طریقے اور کوشش پر یکساں ہونی
ممکن نہیں۔ مصلوہ مشیوں کی جانچ پڑتال کرنا چاہیے یعنی عہد جدید کی کتابوں کو آگے
کیسیا کی تصانیف اور کیسیا کے اعلانات کی۔ عہد جدید کے مصنفوں کو کجست یا
اختتام کو پہنچانے والی باتوں کی ضرورت ہے۔ اس میں مختلف اقسام کی
مذہبوں والی تفسیر کی جاتی ہے مثلاً مقدس متی مقدس یوحنا اور مقدس پولس
کی روحانی اور انہوں نے والی تفسیریں اور بہت دفعہ بہت یقینی طور پر معلوم
نہیں ہوتی کہ عہد عتیق کے کسی نمونے کو حقیقی نمونہ سمجھا جا رہا ہے یا بعض
مشابہت محض کے طور پر وہ عبارت استعمال کی جا رہی ہے۔ جو جسامتی
اور نمونوں والی تفسیر آگے بڑھانے کی ہے۔ ذرا جائزہ کے علم کے لحاظ سے
اس میں سے بہت کچھ ترک کرنے کے لائق ہے مگر ان کی تفسیریں علم کا پیکار
چشمہ اور بائبل کی تعلیم کا صاف بیان ہے۔ ان کی تفسیریں سے بہت علم حاصل
ہوتا ہے اور وہ بائبل کی تعلیم کو واضح طور پر پیش کرتے ہیں۔

مذہبوں کے معلوم ہونے کے ڈھانچے میں عام سے خاص کی طرف
جاننا ممکن ہے جس میں صرف آباء کی تفسیر ہی کا استعمال نہ کیا جائے بلکہ ارباب
اور توار بھی اصولوں کا بھی۔ ان کو دانشمندی سے متحد کرنے اور علم سے
یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ نتیجہ چھٹا ہوگا۔ یہ اغلب ہے کہ ایک طرف بیانات
واقع ہوتی کہ بہت سے نمونے جن سے ہم خوب واقف ہیں غالباً عجیب
جسے یہی جنہیں ہم نمونے سمجھتے ہیں ان کے بارے میں یہ ثابت ہو جائیگا۔

کہ وہ نمونے نہیں ہیں دوسری طرف یہ ہو سکتا ہے کہ نئے نمونے ظہور پائیں جو
کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ جو ممکن ہے کہ جن نمونوں پر ہم بہت زور دیتے ہیں۔
بعد از تحقیق ان پر بہت متوجہ زور دیا جائے اور میں پر بہت متوجہ زور
دیا جاتا ہے ان پر بہت زیادہ زور دیا جائے۔

نتیجہ اور اختتام

جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اور خدا کے مقصد پر عام طور پر غور کرنے
سے یہ معلوم ہوتا کہ مفسر کا سب سے بڑھ کر یہ مقصد ہونا چاہیے کہ کتاب
مقدس میں جو تعلیم پائی جاتی ہے وہ اُسے بیان کرنے واضح کرنے اور ظاہر
کرنے پر زور دے۔ تاریخی جزائیاں اور اسی طرح کے اور معاملات بھی
بہت اہمیت رکھتے ہیں لیکن مفسر کا مقصد اوقین یہ ہونا چاہیے کہ وہ یہ
چتا نہیں کہ ہر کتاب اور ہر متن میں ایمانی اور اخلاقی کے بارے میں علم الہی
کی کوئی کوشش تعلیم پائی جاتی ہے تاکہ ان کی تفسیر میں الہیات ہی کیلئے مسابون
ثابت نہ ہو جبکہ وہ عقائد ایمانیہ کی توجیہ کریں بلکہ کہ بنوں پہلے بھی مفید ہو جبکہ
وہ لوگوں کے سامنے کسی تعلیم کو بیان کریں اور اس کے علاوہ مسابون
پہلے دیگر ثابت ہوتا کہ وہ مقدس اور مسیحی زندگی گزاریں۔ یہ اعلیٰ مقصد
دیگر بڑی بڑی کوششوں اور محنتوں کا ثمر ہونا چاہیے خواہ کیسی ہی اور

کہتی ہی مشکلات سامنا کرتی رہیں۔ چونکہ بہت سی مشکلات کا حل ہو چکا ہے اور وہ دور ہو چکی ہیں اس سے یہ سچی امید پیدا ہوتی ہے کہ جو مشکلات باقی ہیں وہ بھی اسی طرح دور ہو جائیں گی۔ ہم کو خوب یاد ہے کہ کئی مشکلات ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ جب ہم انہیں حل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اُس وقت حل نہیں ہوتیں لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ حل ہو جاتی ہیں جن مشکلات کا حل لازمی ہے وہ اپنے اپنے وقت پر حل ہو کر رہیں گی۔

چونکہ مفسر کو تفسیر کے بارے میں بہت آزادی حاصل ہوتی ہے اس لئے اُسے چاہیے کہ وہ دوسروں کے خیالات کا احترام کرے اور ان کے لئے اُمیدیں برداشت اور تحمل پایا جائے۔ دوسرے بھی تو اسی کی طرح آزاد ہیں اور وہ اس کے خیالات کا احترام کرتے اور انہیں برداشت کرتے اور ان کے بارے میں تحمل کرتے ہیں اور اسے بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔ جب کوئی تفسیر نئی ہو تو اُس کو شک کی نگاہ سے دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ خدا کے فرزندوں کی آزادی یہ ہے کہ وہ کلیسیا کی تعلیم کو وفاداری سے مانتے رہیں اور اس کو خدا کا عطیہ سمجھ کر شکر گزار رہیں سے قبول کریں اور دنیوی علوم سے جو جو امداد حاصل ہو اُس کو بہادری سے کام میں لائیں اور سب مسیحی سرگرمی سے اُسے راست اور درست ثابت کریں اور دل سے مانتے رہیں کیونکہ یہی شرط لازمی ہے اور کیتھولک علمیت میں کسی محسوس ترقی اور کسی حقیقی کامیابی کا یہی چشمہ ہے۔